

#####

https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2590048771019102?comment_tracking=%7B%22tn%22%3A%220%22%7D

یہ ابھی اور عین اسی وقت کی تصویر ہے۔ میں اور الیکٹریشن کچھ سامان کا انتظار کر رہے ہیں جو وقاص بس لاتا ہی ہوگا۔ سمجھ ہی نہیں آتی، کب سیٹ ہوگا یہ گھر اور کب میں غالب ایوبیو پر واقع گھر کے اس ڈرائینگ روم میں دوستوں کے ساتھ بیٹھ کر انہیں بتا سکوں گا کہ وقاص نے کل مجھے غالب کے اُموں والا قصہ یہ کہتے ہوئے سنایا "میں آپ کو غالب کا اُموں کے حوالے سے ایک دلچسپ و عجیب قصہ سناتا ہوں....." یعنی گھر کی صرف مرغی ہی نہیں بلکہ دانشور بھی دال برابر ہوتا ہے۔ اس کی سگی اولاد بھی اسے اس طرح کے مشہور ترین قصے "معلومات میں اضافے" کی نیت سے سناتی ہے۔ اور جب سنا کر فارغ ہو چکے ہیں تو داد طلب نظروں سے بھی دیکھتے ہیں، یہ فیس بک والے لونڈے بھی تو سناتے ہیں! 😊😊😊 ہمارے ساتھ یہی کر رہے ہوتے ہیں۔ وقاص کہیں کے

#####

https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2598695516821094?comment_tracking=%7B%22tn%22%3A%220%22%7D

رب کریم آپ کے خاندان کو آسائش اور اطمینان نصیب کرے۔ آمین

#####

https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2601731806517465?comment_tracking=%7B%22tn%22%3A%220%22%7D

معاذ بن محمود نے اپنے فنکار کی تصویر اپلوڈ کی تو کمنٹ کرتے ہوئے عرض کیا "اگر یہ عمران خان کی طرح کسی اور کے کام پر فوٹو سیشن نہیں کرا رہا تو اسے ابھی سے سٹینڈ خرید کر دیں ورنہ بعد میں اس پر شفت ہونے میں مشکل پیش آئے گی۔" 😊😊😊 معاذ بولے "سر خالصتا اس کی اپنی محنت ہے۔ پرسوں میں گھر گیا تو یہ اور ایک اور پینٹنگ گھر میں سچی ہوئی تھی۔ سٹینڈ کے معاملے میں اس کے پاس چوائس تھی کہ سٹینڈ خریدنا ہے یا پیانو۔ اس نے پیانو پر رضامندی ظاہر کی۔ پیانو پھر ملا نہیں تو اس نے کچھ اور لے لیا۔ یہ سب سالگرہ کے تحائف تھے۔ لیکن جس طرح سے یہ ٹیلنٹ دکھا رہا ہے میں بہت جلد اسے سٹینڈ لے دوں گا انشاء اللہ۔ عمران خان۔۔۔ سر جی گدھے گھوڑے سے ملا دیں عمران خان سے تو نہ ملائیں۔" 😊😊😊 عرض کیا "اب اگلی سالگرہ تک لٹکا مت دینا یار! بچہ اپنی چیزیں دکھاتے ہوئے جب دس چیزوں پر یہ کہہ چکتا ہے کہ "یہ ماما نے دلایا تھا" تو تب کہیں اس کی اشیاء میں سے گیارہویں چیز ایسی برآمد ہوتی ہے جس کے متعلق وہ خبر بریک کرتا ہے "یہ بابا نے دلوائی تھی" ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ بابا اپنے ہاتھ سے کوئی چیز سالگرہ پر ہی لے کر دیتا ہے۔ اور بچہ یہ نہیں جانتا کہ ماما کی لائری نہیں نکلی تھی بلکہ اس نے بھی بل باپ کے کریڈٹ کارڈ سے "پھاڑے ہیں"

#####

https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2602474963109816?comment_tracking=%7B%22tn%22%3A%220%22%7D

میری اہلیہ دس سال تک دعاء مانگتی رہیں "اے اللہ! ہمیں مسجد کے قریب رہائش عطاء فرما" میں بھی دس سال تک دعاء مانگتا رہا "اے اللہ! ہمیں زونگ کے ٹاور کے قریب رہائش عطاء فرما" ہم دونوں کی دعاء بیک وقت قبول ہوگئی مگر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے زیادہ اہمیت میری دعاء کو ہی دی ہے۔ مسجد 100 گز کے فاصلے پر ہے اور زونگ کا ٹاور 80 گز دور! 🙏🙏

#####

https://www.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2604172032940109?comment_tracking=%7B%22tn%22%3A%220%22%7D

اگر آپ کی تعلیم پوری ہونے والی ہے تو دعوت تشرک، شادی ہونے والی ہے تو ولیمہ، بچہ ہونے والا ہے تو عقیقہ تو کرنا ہوگا۔ یعقوب عالم خوشیوں میں رنگ اور ذائقہ بھرنے کا کام کرتے ہیں۔ پیچ لائیک کر لیجئے تاکہ سنگ دل محبوبہ کا دل مسخر ہونے کے بعد خوار نہ ہونا پڑے۔ کھانا ان سے بنوا لیجئے گا، نکاح خواہ بھی ڈاکٹر اسحاق عالم کی صورت یہ ارینج کر دیں 😊😊😊

#####

https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2613029865387659?comment_tracking=%7B%22tn%22%3A%220%22%7D

کراچی کے دوستوں سے ایک چھوٹی سی گزارش کرنی ہے۔ آپ جانتے ہیں میں 25 سال پنڈی اسلام آباد میں رہ کر آیا ہوں۔ جہاں کا کلچر یہ ہے کہ رات 9 بجے کے بعد کوئی کسی کے گھر کسی ایمرجنسی یا پہلے سے طے شدہ کسی اجتماعی نوعیت کے پروگرام کے بغیر نہیں جاتا۔ رات دس بجے کے آس پاس کچھ لوگ سو چکے ہوتے ہیں اور کچھ سونے کی تیاری کر رہے ہوتے ہیں۔ سپر مارکیٹ جیسی آباد جگہ بھی ایسے ریسٹورنٹ پائے جاتے ہیں جو رات 11 بجے بند ہوجاتے ہیں۔ جبکہ فوڈ سٹریٹ پر واقع بیشتر ریسٹورنٹ ہوتے تو کھلے ہیں مگر بہت سی ڈشز سے متعلق کہتے ہیں "وہ ختم ہے" جبکہ یہاں کراچی میں معاملہ اس کے برعکس ہے۔ یہاں شب 11 بجے رات اپنا جوبن پکڑنا شروع کرتی ہے۔ مجھے اس شہر کی روایت پر نہ تو اعتراض ہے اور نہ ہی اعتراض کا کوئی حق۔ لیکن دردمندانہ گزارش ہے کہ میں اسلام آباد والے رنگ میں صرف رنگ ہی نہیں چکا بلکہ اب اس سے دستبردار ہونے کی بھی نہ تو ہمت ہے اور نہ ہی ذوق۔ میں اب بھی

رات 9 بجے کے بعد کسی ایمرجنسی یا پہلے سے طے شدہ کسی اجتماعی پروگرام کے سوا کسی کی میزبانی کا شرف پا سکوں گا اور نہ ہی آپ کے دروازے پر دستک دے پاؤں گا۔ یہ شوق اور ذوق ویسے بھی جوانی کے ہوتے ہیں، اور ادھر یہ حال ہے جوانی دور پیچھے رہ گئی ہے میں ڈھلتی عمر کا جغرافیہ ہوں

#####

https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2615764615114184?comment_tracking=%7B%22tn%22%3A%220%22%7D

پوچھا گیا "سر ! آپ باقی مولویوں کی طرح "جمعہ مبارک" والی پوسٹ کیوں نہیں کرتے ؟" عرض کیا "جب پہلی بار کی تو جمعرات نکل آئی تھی۔ صرف پوسٹ ہی نہیں کی تھی، بلکہ پوسٹ کرتے ہی غسل خانے میں گھس گیا، نہا دھو کر خوشبو لگائی۔ گھر سے نکلا جمعہ پڑھنے، اور پڑھ کر لوٹا ظہر کی نماز۔ بس تب سے جمعہ مبارک والی پوسٹ کرنے سے "بچ کر رہتا ہوں"

#####

https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2633451820012130?comment_tracking=%7B%22tn%22%3A%220%22%7D

"ارادہ کر لو میرے بھائی ! ارادے پر بھی اجر ہے"

#####

https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2633381626685816?comment_tracking=%7B%22tn%22%3A%220%22%7D

"افغان ٹرانزٹ"

#####

https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2636394096384569?comment_tracking=%7B%22tn%22%3A%220%22%7D

حاصل سفر" وہ ایک ملاقات تھی جو ان سے ہوئی، جن کی ایک رات میری پوری حیات سے بہتر ہے ♥♥♥♥ حاصل " ♥♥♥♥ سفر" وہ ایک ملاقات تھی جو ان سے ہوئی، جن کی ایک رات میری پوری حیات سے بہتر ہے

#####

https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2636169239740388?comment_tracking=%7B%22tn%22%3A%220%22%7D

"خضدار کے ایک ریسٹونٹ کا "فیملی حال"

#####

https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2640985519258760?comment_tracking=%7B%22tn%22%3A%220%22%7D

سچ کی تلاش" ::::::::::::::: یہ اکتوبر 1996ء کی ایک شام تھی جب میں نے عصر کی نماز طورخم باڈر کی پاکستانی جانب میں ادا کی اور سرحد عبور کر گیا۔ ہم تین ہمسفر تھے مگر طورخم پر ایک دوسرے سے لاتعلقی۔ سرحد کی دوسری جانب تقریباً ایک کلومیٹر کے فاصلے پر ایک مخصوص دکان کے مقابل پاکستان کی جانب رخ کئے ایک گاڑی ہماری منتظر تھی۔ ہم دس دس منٹ کے وقفے سے اس گاڑی میں جا بیٹھے تو وہ جلال آباد روانہ ہوگئی۔ مغرب کی نماز ہم نے جلال آباد میں ادا کی اور جب اندھیرا پوری طرح چھا گیا تو سیاہ شیشوں والی ایک گاڑی میں ہمارا وہ سفر شروع ہوا جس کی منزل سے میں آگاہ نہ تھا۔ ڈیڑھ سے دو گھنٹے کے سفر کے بعد گاڑی رکی اور ہم اس سے اترے تو ایک بڑی فصیل کے وسیع گیٹ کے سامنے تھے۔ بہت باریک بینی سے ہماری تلاشی لی گئی اور پھر فرشی نشست والے ایک مہمان خانے میں پہنچا دیا گیا۔ ہم نشست سنبھال کر پانی وغیرہ پی چکے تو کمرے کا دروازہ کھلا اور آگے پیچھے دو شخصیات داخل ہوئیں۔ شیخ اسامہ بن لادن آگے جبکہ شیخ ابوالحفص ان کے پیچھے تھے۔ دونوں کے چہرے پر گہرا تبسم تھا اور وہ گرم جوشی سے ملے۔ اسلام آباد واپس آکر میں نے اوپر تلے دو کالم لکھے۔ پہلے کالم کا عنوان تھا "اسامہ بن زید سے اسامہ بن لادن تک" جبکہ دوسرا کالم "اسامہ بن لادن نے کہا" تھا۔ تین دن بعد ہمارے ایڈیٹر حامد میر نے مجھے ایک لیٹر دکھایا جو امریکی سفارتخانے سے میرے دونوں کالموں کے ردعمل میں لکھا گیا تھا۔ اس لیٹر میں کہا گیا تھا کہ بہتر تو یہ ہوگا کہ دہشت گرد اسامہ بن لادن کو سپورٹ فراہم کرنے والے اس کالم نگار کو ادارے میں جگہ ہی نہ دی جائے لیکن اگر یہ ممکن نہ ہو تو پھر اس کے اس طرح کے کالم شائع نہ کئے جائیں۔ میں شکر گزار ہوں حامد میر کا کہ انہوں نے نہ تو مجھے اخبار سے نکالا اور نہ ہی مجھ پر کوئی قدغن لگائی۔ بات اسامہ بن لادن کو سپورٹ فراہم کرنے کی نہ تھی، بلکہ امریکہ اور اسامہ بن لادن کے قضیے میں ان کا موقف قارئین تک پہنچانا تھا۔ اخبار نویس کے قلم میں بارود نہیں روشنائی استعمال ہوتی ہے مگر آزادی اظہار کے عالمی چیپٹن۔ بھی۔ یہ چلتے ہیں۔ کہ یہ لٹی۔ یکطرفہ۔ مستعمل۔ 23 برس قبل کی اس ملاقات کے لئے میں اسلام آباد سے روانہ ہوا تھا تو روانگی سے واپسی تک پورے سفر میں کامل رازداری برتی گئی تھی۔ اس بقر عید کے اختتام پر مجھے ایک بار پھر افغان بارڈر کی طرف رخ کرنا تھا۔ ایک بار پھر ایک ایسا سفر درپیش تھا جس کی رازداری لازم تھی۔ پلوں کے نیچے بہت سا پانی بہ چکا تھا، دیواروں اور ٹیبلوں پر 23 گلیٹو۔ ہٹی۔ چکے تھے۔ اور۔ زلف۔ سوشل۔ میڈل گ آچک تھ۔ چٹانچہ۔ ریلوی۔ کی۔ ٹیکنیک بھی۔ نئی۔ ہوگئی۔ 90 کی دہائی میں "چمپن چمپائی" کارآمد ثابت ہوئی تھی تو اس بار اس کے عین برعکس راہ چنی گئی۔ سفر اپنے تین بھائیوں کی ہمراہی میں اختیار کیا گیا اور روانہ ہوتے ہی "تفریحی سفر"

رات کے اس پار " ::::::::::::::::::::::::::::::::::::::: کوچک ٹاپ سے اتریں تو وسیع میدانی علاقہ شروع ہوتا ہے جس کے بیچوں بیچ وہ چمن شہر پھیلا ہوا ہے جہاں سمگلر، جے یو آئی، پشتون نیشنلسٹ اور طالبان ایک گھاٹ سے پانی پیتے ہیں۔ ۴۰ سیدھے ان شورومز پر پہنچے جہاں ٹرانزٹ کی بیش قیمت کاریں فروخت ہوتی ہیں۔ جو گاڑیاں ہمارے ہاں کروڑوں کی ہیں وہ وہاں چند لاکھ میں دستیاب ہیں۔ کیونکہ وہاں یہ کسٹم ڈیوٹی کے بغیر دستیاب ہیں۔ ۴۰ نے کئی شورومز پر "سنجیدہ بھاؤ تاؤ" بھی کیا حالانکہ جیب میں پیسے بس اتنے ہی تھے کہ فرشی ریستورانوں پر دو چار وقت کا وہ مشہور زمانہ روش ہی دکھایا جاسکے جو دنبے کے گوشت کا ہلکی آنچ پر تیار ہوتا ہے۔ شورومز والوں سے کسی نہ آنے والی کل آنے کا کہہ کر ۴۰ ان کباڑیوں کی جانب متوجہ ہوئے جو افغان جنگ کا ترک فروخت کرتے ہیں۔ یہاں غیر قانونی اشیاء تو سرعام

فروخت کی جاتی ہیں، جبکہ بہت زیادہ غیر قانونی مواد کھوپچے میں۔ لیکن یہ بہت زیادہ غیر قانونی مال بھی وہ ہر ایرے غیرے کو نہیں بیچتے۔ ہم نے یہاں سے جیبی ٹارچ اور ایک عدد چاقو خریدا تاکہ وہ خربوزے کاٹے جاسکیں جو گاڑی کی ڈگی میں پڑے سڑنے کو تھے۔ یہاں سے چمن کے عام بازاروں کا رخ کیا تو چودہ طبق روشن ہو گئے۔ بیش قیمت چیزیں چھوڑیئے، پلاسٹک کا جو سادہ سا جگہ کراچی میں سو روپے کا تھا اس کی قیمت چمن میں تین سو روپے تھی اور چائے کے جو کپ ہمارے بڑے شہروں میں 350 روپے کے تھے وہ "اہل چمن" 700 روپے میں فروخت کر رہے تھے۔ دو چار سال قبل تک ان مارکیٹوں میں امریکہ، یورپ اور مشرق بعید کے ممالک کی مصنوعات عام دستیاب تھیں جو افغان ٹرانزٹ کے ذریعے ان مارکیٹوں میں پہنچتی تھیں۔ لیکن اب یہاں "چائنا مال" کی بھرمار تھی۔ چمن سے کوئٹہ تک پھیلے اس علاقے کے باسی سب کچھ ہیں بس "باسی" نہیں ہیں۔ کاروباری شعور کی یہ معراج پر ہیں۔ یہاں پچھلی نسل کے چٹے انپڑھ بابے دنیا بھر سے امپورٹ ایکسپورٹ کرتے ہیں۔ کروڑ پتی لفظ تو یہاں شاید ہتک عزت کے زمرے میں آتا ہو۔ اوطاقوں میں کسی کروفر کے بغیر بیٹھے سادہ سے نظر آتے یہ لوگ باہمی گفتگو میں کسی شبر زیدی کے خوف سے آزاد دو ہزار لاکھ اور چار ہزار لاکھ کے سودے طے کر رہے ہوتے ہیں۔ مگر یہ بات سمجھ نہ آئی کہ جو دکان یہ 20 کروڑ میں خریدتے ہیں، وہ کرائے پر صرف 10 ہزار میں کیوں دیدیتے ہیں؟ ہم شام کی چائے پر ایک بزنس مین کے ایسے مہمان خانے میں پہنچے جس کا صرف مہمان خانہ ڈھائی تین ہزار گز پر محیط تھا۔ ان کے جواں سال پڑھے لکھے صاحبزادوں نے ہمارا خیر مقدم کیا جن سے مختلف امور پر گپ شپ چلتی رہی، اس دوران ایک سادہ سی وضع قطع والے بزرگ بھی ہمارے سامنے آ بیٹھے، اور گفتگو میں شریک ہو گئے۔ خیال تھا کہ کوئی مٹل کلاسیے محلے دار ہوں گے، چنانچہ ہم نے بھی کوئی خاص توجہ نہیں دی۔ وہ تو وقت رخصت پتا چلا کہ یہی ہمارے میزبان تھے۔ اور یہی ان لوگو کا کمال ہے کہ وضع قطع، باڈی لینگویج اور گفتگو میں اس درجہ خاکسار رہتے ہیں کہ اجنبی اندازہ بھی نہیں کرپاتا کہ اس کا سامنا کسی توپ ہستی سے ہے۔ چمن کے ایسے ہی ایک ناخواندہ مگر اعلیٰ کاروباری دماغ والے شخص نے جب پہلی بار امپورٹ کے بزنس کا رخ کیا تو جاپان کا ویزہ لگوا کر پاسپورٹ ہاتھ میں تھامے کراچی ایئرپورٹ میں داخل ہوا۔ بھولے پن کا یہ عالم تھا کہ بہت سے دروازے دیکھ کر پہلے تو پریشان ہوا اور پھر ایمیگریشن کاؤنٹر پر جا کر دریافت کیا "جاپان کونسا راستہ جاتا ہے؟" افغان بارڈر سے متصل واقع یہ چمن شہر اس لحاظ سے بھی ایک دلچسپ شہر ہے کہ یہاں متضاد خیالات و رجحانات کے لوگ باہم شیروشکر رہتے ہیں۔ شہر ہندوؤں کے چمن داس مندر سے منسوب ہے۔ یہاں ہندوؤں کا ایک نہیں دو مندر قائم ہیں، ایک قدیم اور دوسرا جدید۔ صرف یہی نہیں بلکہ شہر کے ایک بازار کا نام بھی رام چندر بازار ہے جبکہ ایک شاہراہ بھی رام سے منسوب ہے۔ چمن کی ہندو برادری مسلمانوں میں اس حد تک گھل مل کر رہتی ہے کہ وضع قطع میں یکسانیت کے سبب بسا اوقات اجنبی کسی ہندو سے بھی کہدیتے ہیں "اذان ہوگئی ہے، نماز نہیں پڑھنی؟" تب آگے سے مسکراتا جواب آتا ہے "میں ہندو ہوں، آپ پڑھ آئے!" یہ ہم اس چمن شہر کی بات کر رہے ہیں جو افغان طالبان کا بھی گڑھ ہے۔ اسی چمن شہر میں ایک بڑی سیاسی قوت پشتون قوم پرست بھی ہیں۔ صرف چمن شہر ہی نہیں بلکہ بلوچستان کی پوری پشتون بیلٹ میں ان کی موجودگی واضح طور پر نظر آتی ہے۔ شاہراہوں پر جابجا محمود خان اچکزئی اور مقامی لیڈروں کی تصاویر کی بھرمار ہے۔ لیکن حالت یہ ہے کہ 2013ء سے 2018ء کے مابین بلوچستان پر پہلی بار حکومت کا موقع ملا تو کارکردگی صفر رہی۔ یہ وزارتوں اور گورنرشپ کا لولی پاپ بس خود ہی جوستے رہے، عوام تک اس کے ثمرات منتقل نہ کئے۔ نتیجہ یہ کہ 2018ء کے انتخابات میں کارکردگی پیش کرنے کے بجائے منظور پشتین کا ڈھول گلے میں ڈال کر اسے پیٹتے ووٹ مانگتے نظر آئے۔ منظور پشتین خوش تھا کہ اسے بلوچستان کے پشتونوں کی حمایت مل گئی، جبکہ محمود خان اچکزئی نے پوری سمجھداری کے ساتھ یہ بندوبست کیا کہ منظور پشتین اس پوری بیلٹ میں قدم نہ جمانے پائے۔ چنانچہ نتیجہ یہ ہے کہ اس پوری بیلٹ میں منظور پشتین کی ایک بھی تصویر کسی دیوار یا بل بورڈ پر نظر نہیں آتی۔ محمود خان اچکزئی کے لوگ منظور کا صرف نام کیش کرتے ہیں، خود منظور مسکین کو بس "روش" کہلا کر چلتا کر دیتے ہیں۔ علاقے پر سیاسی گرفت محمود خان نے اپنی ہی رکھی ہے۔ اور یہ گرفت بھی اتنی ڈھیلی ہے کہ پشتون بیلٹ سے قومی اسمبلی میں نمائندگی قوم پرستوں کی نہیں بلکہ جے یو ائی کی ہے۔ خود محمود خان اچکزئی بھی پچھلے الیکشن میں جے یو ائی کے مولانا صلاح الدین ایوبی سے شکست کھا چکے ہیں۔ ایسے میں یہ اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ بلوچستان کی جس پشتون بیلٹ پر قوم پرستی کی گرفت محمود خان اچکزئی نے اپنی رکھی ہے اور قومی اسمبلی میں خود وہ بھی نہیں ہیں تو اس منظور پشتین کی حیثیت تو وہاں گریبی کی بھی نہیں جس کی تصویر تک محمود خان اچکزئی پشتون بیلٹ کی دیواروں پر نہیں چھوڑتے۔ پشتون نیشنلزم کے اس پتلے حال پر غور کرتے کرتے ہم شب ب سری کے لئے ان کے ہاں پہنچے جو افغان طالبان کے شدید مخالف ہیں۔ ایسے سفر کی سب سے اہم رات بسر کرنے کا اس سے زیادہ موزوں مقام کوئی اور ہو نہیں سکتا تھا۔ اس رات کے میزبانوں نے ہمیں دنبے کا بہت سا گوشت ہی نہیں کھلایا بلکہ ساری رات طالبان کے حوالے سے ہماری "فکری اصلاح" بھی فرماتے رہے۔ اور ہم کامل یکسوئی و دلچسپی کے ساتھ ان کا وہ سبق سنتے رہے جو انہوں نے محمد خان شیرانی سے سیکھ رکھا ہے۔ یہی وہ رات تھی جس کے اس پار ہماری اصل منزل تھی!

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2660621160628529>

آج بیگم جان نے کوفتے بنانے کی کوشش فرمائی، پر بن شوربے والا قیمہ گیا۔ لذت تو ان کے ہاتھ پر ختم ہے سو کھایا خوب مزے لے کر۔ ہم کھا چکے تو بیحد محتاط لہجے میں نمک مسالے کی بابت دریافت فرمایا "کچھ کم یا زیادہ تو نہیں تھا؟" ان کی نظروں سے نظریں چار کئے بغیر عرض کیا "بس صمد بونڈ کی کمی تھی، ورنہ کوفتہ پھیلتا نہیں" خدا اس ٹی وی والی آنتی کے حال پر رحم فرمائے، جس کی یہ ریسپی تھی، کہ بیگم جان کے خاندان کی بددعائیں بڑی مشہور ہیں

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2664098260280819>

ہم نے ایک میمن سے پوچھا "کیا یہ درست ہے کہ میمنوں میں کوئی شاعر نہیں ہوا؟" گنتے نوٹوں کی گڈی لہرا کر بولے "اس سے بڑی شاعری اور کیا ہوگی؟ یہی میمن کی نثر اور یہی شاعری ہے" "سوال گول مت کیجئے، جو پوچھا ہے اس کا جواب دیجئے!" ہم نے پرائے نوٹوں کی خوشبو سے بدمزہ ہوکر کہا، تو وہ بولے "میمنوں میں شاعر بھی ہوئے ہیں، اور اللہ کے فضل سے آپ کے اس بھائی کی غالب فہمی کی پوری میمن برادری معترف ہے" "اچھا اس سادہ سے شعر میں

#####

#####

#####

#####

#####

#####

#####

#####

نہ آئے۔

ارتکار کیسے حاصل کیا جائے ؟ پوچھا گیا لگے ہاتھوں میرا بھی ایک سوال
 ہے ارتکار کیسے حاصل کیا جائے اگر کوئی شخص لکھنا چاہے اس کے پاس موضوع کے حوالے سے معلومات بھی ہوں لکھنا
 بھی جانتا ہو لیکن جب لکھنے لگے تو ارتکار چھوٹ جائے خیالات منتشر ہو جائیں عرض کیا ارتکار کے لئے لازم ہے کہ رائٹر

روز اپنے آپ سے طویل ملاقات کیا کرے۔ رائٹر کا تنہائی پسند ہونا ضروری ہے۔ بہت زیادہ سوشل ہونا رائٹر افورڈ نہیں کر سکتا۔ دوسری چیز یہ کہ رائٹر کا اپنا کمرہ بالکل سادہ ہونا چاہئے۔ میرے کمرے کی دیواروں پر کبھی بھی کوئی پینٹنگ یا اور کوئی چیز نہیں ہوتی۔ چار میں سے تین دیواریں خالی ہیں جبکہ ایک پر صرف ایک وال کلاک ہے۔ فرش پر بچھ میلہ میٹس۔ ہی میلہ سب کچھ ہے۔ لسی۔ پر سوٹا۔ لسی۔ پر کھلا پیتلا۔ لور۔ لسی۔ پر بیٹھ کر۔ کلم۔ کوٹ۔ لور۔ گھر کے جس حصے میں سب سے کم جاتا ہوں وہ ڈرائینگ روم ہے۔ یہ سب اس لئے کہ ارتکاز سب سے اہم چیز ہے، اور یہ سادگی سے جنم لیتا ہے۔ جتنا ارتکاز بھرپور ہوتا ہے اتنی ہی تحریر جاندار ہوتی ہے۔ میں جب کچھ اچھا لکھنے بیٹھتا ہوں تو عام طور پر ڈھائی سے تین گھنٹے لگتے ہیں۔ اور ان ڈھائی تین گھنٹوں کے دوران پھر میں اس پاس سے بے خبر کسی اور ہی جہان میں ہوتا ہوں۔ یہ بہت تکلیف دہ ہوتا ہے۔ جب ان تحریروں کی تکمیل کے بعد واپس اپنے حواس میں آتا ہوں تو نچلا دھڑ سن ہوچکا ہوتا ہے اور دماغ میں سیٹیاں بج رہی ہوتی ہیں۔ ٹھنڈا پانی پی کر ایک گھنٹے کے لئے نیم دراز ہوجاتا ہوں تب جا کر طبیعت بحال ہوتی ہے۔ فیس بک پر اس طرح لکھی۔ کئی۔ چیز۔ مہینے میں ایک آدھ بار۔ ہی۔ لکھتے۔ لور۔

#####

ایک میسج۔ لو۔ اس۔ کہ جلد : : : : : سلام۔ علیکم۔ سو۔ لپڈ ٹلپ آپ کہ خلد ہے۔ مطلب مصروفیات شاید کچھ کم ہوں گے۔ موقع اچھا ہے۔ سوچا بات کر لینی چاہیے۔ اگر آپ چاہیں تو میسج کو نظر انداز کر سکتے ہیں۔ سر میں ایک کم پڑھا لکھا مطلب صرف 6 جماعتیں پڑھا ہوں۔ پندرہ سے بیس ہزار تنخواہ لینے والا ملازم شخص ہوں۔ اپنے معاشی مسائل کے باوجود کوشش رہتی ہے کچھ نہ کچھ پڑھنا یا لکھنا چاہیے۔ زیادہ کتابیں خریدنے کی اہلیت نہیں رکھتا اس لیے انٹرنیٹ سے جتنا ہوسکتا ہے مدد لیتا رہتا ہوں۔ نیم خواندہ ہونے کے وجہ سے ظاہر ہے میری اردو اچھی نہیں ہے۔) آپ کے بارے میں بھی جانتا ہوں کس طرح آپ کے کچرے سے اخبار کے ٹکڑے اٹھا کر پڑھنا سیکھا۔ لیکن ایسی لیکن محنت اور شوق خدا ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں میں کسی ایک کو عطا کرتا ہے (میں کتاب خریدتا ہوں اپنی کام کے وقت میں سے پانچ پانچ دس دس منٹ نکال کر کتاب پڑھتا ہوں۔ صبح اُدھے سے پونا گھنٹہ لگا کر اپنی سوچ سمجھ کے مطابق ریویو لکھتا ہوں۔ لیکن مایوسی اس وقت ہوتی ہے جب صرف ایک لائیک، صرف وہ بھی اسی کتاب کے لکھاری کا۔ تھوڑی دیر بعد پورفائل تصویر تبدیل کرتا ہوں تو اس پر درجنوں لائک کمینٹ آجاتے ہیں۔ اب مسئلہ یہ نہیں کہ لائیک کمینٹ کیوں نہیں آتے۔ مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی پڑھتا ہی نہیں، میرا تبصرہ اس قابل ہی نہیں کہ اسے کوئی سنجیدہ لے تو کیا ایسی صورتحال میں بھی مجھے لکھنا چاہیے یا چھوڑ دینا چاہیے؟ یا پھر اپنی تحریر کو اس قابل کیسے بنایا جائے کہ اسے لوگ اہمیت دیں۔ بس آپ سے یہی مشورہ درکار تھا۔ جزاک اللہ عرض کیا آپ کو لکھنا چاہئے۔ تحریر کو تھوڑا دلچسپ بنانے کی کوشش کیجئے۔ سوکھی تحریریں لوگ پسند نہیں کرتے۔ کوئی دلچسپ پیرایہ اظہار لئے جملے ضروری ہوتے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ آپ میری پوسٹوں کے لائیکس اور کمینٹس مت دیکھئے۔ مجھے یہاں تک پہنچنے میں تیس سال لگے ہیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ قارئین کی تعداد بڑھتی ہے، آپ کی بھی بڑھے گی۔

#####

فرمایا "ہمارا شیر محسن داوڑ اور علی وزیر جیل سے رہا ہو گیا۔ وہ مجرم ہوتی تو رہا ہوتی؟" عرض کیا اگر آپ ان کی ضمانت کا فیصلہ پڑھیں تو آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ عدالت نے انہیں سیاسی رہنماء نہیں بلکہ جرائم پیشہ عناصر کے طور پر ٹریٹ کیا ہے۔ دونوں کو ضمانت دیتے ہوئے عدالت نے ان کی رہائی کو "نیک چال چلن" سے مشروط کیا ہے۔ اور ساتھ ہی یہ پابندی بھی لگائی ہے کہ دونوں مقررہ عرصہ کے دوران تھانے میں حاضری بھی دیا کریں گے۔ اس طرح کی ضمانتیں پنجابی فلموں میں نوری نتھوں کو ملا کرتی تھیں۔ اگر میں خود کو سیاسی رہنماء سمجھتا تو اس ضمانت کو قبول کرنے سے ہی انکار کر دیتا اور جیل میں ہی بیٹھا رہتا۔ لیکن محسن داوڑ اور علی وزیر تو "فوجی پکڑے" کھا کر مسکراتے ہوئے ایسی ضمانت پر باہر آگئے جو صرف مجرموں کے لئے مخصوص ہوتی ہے، سیاسی رہنماؤں کے لئے نہیں۔ افسوس اس بات کا ہے کہ آپ کے پنجرے والے دونوں شیر تو جنگل بھی نہیں جا سکتے کیونکہ عدالت نے انہیں تھانے میں حاضریاں لگانے کا جو پابند کر رکھا ہے

#####

تقریر مولوی سے اچھی کون کرسکتا ہے ؟ مگر اپنی ہر اچھی تقریر کے بعد جب وہ چندے کی رسید بک نکالتا ہے تو کام خراب ہو جاتا ہے۔ خان نے بھی اب عالمی برادری سے چندہ ملاقاتوں کے لئے روانہ ہونا ہے۔

#####

جب یعقوب عالم کا فیس بک پر اکاؤنٹ نہیں تھا اور اس نے آنا نہ ہوتا تھا تو کہا کرتا "شادی کا کھانا منوڑے پہنچانا ہے، نہیں آسکتا" اب نہ آنا ہو تو یوں کہتا ہے "شہر میں بہت شدید بارش ہوئی ہے، سارے انڈر پاسز لبالب ہیں۔ میں مشکل سے گھر پہنچا ہوں، آپ کہیں شہر کی طرف نہ چل پڑنا" اس عبارت میں بطاہر تو یہ کہ رہا ہے کہ بڑے بھائی کو آفت سماوی سے بچانے کی مخلصانہ کوشش ہو رہی ہے۔ لیکن درحقیقت مصنف اپنے "دانشور" ہونے کا اظہار کرتے ہوئے اپنے نہ آنے کی وجہ تراش رہا ہے۔ شرطیہ کہتا ہوں، مصنف اس وقت بھی کسی دور یار کے شادی ہال تک کھانا پہنچا رہا ہوگا

#####

ہماری کراچی منتقلی کے سب سے بڑے حامی میرے تینوں بچے تھے۔ چنانچہ جب سے ہم یہاں منتقل ہوئے ہیں تب سے

میں نے یہ معمول بنا رکھا ہے کہ کوئی بھی اونچ نیچ ہو جائے میں اسے کراچی کے نقص کے طور پر بیان کر کے جی بی جی میں لطف لیتا ہوں۔ مثلاً بجلی چلی جائے تو میں کہتا ہوں "اور آؤ کراچی ! پنجاب میں تو لوڈ شیڈنگ ختم ہو چکی تھی" گھر والے سبزی مہنگی ہونے کا واویلا کریں تو میں فی البدیہہ کہدیتا ہوں "سبزی پنجاب میں اگتی ہے، کراچی میں صرف کیکر اور ملیر والی مرچیں اگتی ہیں" ان چبھتے جملوں کی ابتدا سب سے دلچسپ تھی۔ کراچی والے گھر میں ہمارا پہلا دن تھا۔ وقاص بازار سے روٹیاں لے کر لوٹا تو اچھا خاصا حیران تھا۔ کہنے لگا "ابو یہاں تو روٹیاں پکانے کا عجیب سسٹم ہے۔ ایک بڑی سی غار تھی جس کے اندر آگ تھی۔ نانپائی ایک تختے کی مدد سے اس غار میں روٹیاں پکا کر نکال رہا تھا" میں جی بی جی میں بہت ہنسا مگر اسے پوری سنجیدگی کے ساتھ بتایا "اسے بھٹی کہتے ہیں۔ اصل میں کراچی والے ابھی تندور کے دور میں نہیں پہنچے، یہ لوگ اس معاملے میں پنجاب سے تیس سال پیچھے چل رہے ہیں۔ پرانے وقتوں میں نانپائیوں کی طرح دھویوں کی بھی بھٹیاں ہوا کرتی تھیں۔ کراچی کے دھوبی تو بھٹیوں کے دور سے نکل آئے، لیکن میں نانپائیوں کی طرح دھویوں کی بھی بھٹیاں اب تک تندور کے دور میں داخل نہیں ہوسکے

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2709965789027399>

♥ جلیل القدر شیخ الحدیث ڈاکٹر سید شیر علی شاہ نوراللہ مرقہ کی شخصیت کا ایک حیران کن گوشہ

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2711369662220345>

پی ٹی ایم کی بے بی ڈول گلائی بھارتی اشاروں پر ناچنے لگی : ہماری یہ بات درست ثابت ہوئی کہ گلائی اسماعیل کو اقوام متحدہ کے باہر مظاہرہ کے لئے امریکہ سمگل کیا گیا تھا۔ مودی کی اقوام متحدہ میں تقریر کے دوران ہزاروں کی تعداد میں کشمیریوں اور سکھوں کے مظاہرہ کا بدلہ لینے کی خاطر بھارت نے وزیر اعظم عمران خان کے خطاب کے دوران یو این کے بلبر۔ پٹی۔ ایم۔ کی۔ بے بی۔ ڈول۔ کو۔ نچالیکن۔ بھلت۔ لو۔ گلا لئی۔ کے حصے۔ میں۔ خجلت۔ لو۔ رسوئی۔ کے سولہ کچھ نہ آئے بھارتی میڈیا بار بار اقوام متحدہ کے باہر پچھتوں ، بلوچوں اور سندھیوں کے مظاہرے کی خبریں نشر کرتا رہا مگر فوٹیج یا تصاویر دکھانے کی کسی کو جرات نہ ہوسکی، وجہ صاف ظاہر ہے کہ بے بی ڈول ناچنے کے باوجود وہاں گنتی میں اتنے لوگ بھی موجود نہ تھے جتنے طبقات کے مظاہرے کا پرویگنڈہ کیا جارہا تھا۔ تصاویر اور فوٹیج میں بھارتی ٹی وی چینلز کے سٹاف سمیت کل نوافراد گئے جاسکتے ہیں۔ ان میں بھی را کے وہ ایجنٹ پہچانے جا سکتے ہیں جو ماضی میں کبھی بلوچ بن کر ، کبھی سندھی اور کبھی پشتون بن کر مظاہرے کرتے رہے ہیں۔ فوٹیج کے لئے یہ لنک دیکھئے

شیم فار گلائی، # شیم فار پی ٹی ایم # <https://www.youtube.com/watch?v=g3UBvdAffqQ>

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2713500818673896>

سنا ہے جب سے محسن داوڑ اور علی وزیر نے فوجی پکڑے کھائے ہیں، انہیں "مینڈکی ڈکاریں" آرہی ہیں 🤔🤔🤔 سنا ہے جب سے محسن داوڑ اور علی وزیر نے فوجی پکڑے کھائے ہیں، انہیں "مینڈکی ڈکاریں" آرہی ہیں 🤔🤔🤔

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2713308868693091>

پورے کا پورا ماڈرن لٹریچر کسی نہ کسی "حور" کے مدار میں ہی گشت کر رہا ہے۔ فکشن، ڈرامہ، فلم، نثر، شاعری، مصوری، ڈانس اور گانے سمیت فنون لطیفہ کا ہر شعبہ حور پر ہی تکیہ کئے بیٹھا ہے۔ اور ان سب کا دعویٰ ہے کہ ان حوروں سے غیر نکاحی قربت "بہتر انسان" ہونے اور بہتر معاشرہ تشکیل پانے کی ضمانت ہے۔ 21 نہ سہی دو چار زنگ آلود توپیں ان کے لئے بھی استعمال فرما لی جائیں تو تشکر کا ہمیں بھی موقع میسر ہو۔ جہاں خدا نے روک رکھا وہاں تو اس کی ترغیب دینا اور جہاں خدا نے جائز کردیا، وہاں اسے طعنہ بنا دینا حیران کن چلن ہے۔ خود طوائف کی وکالت سے بھی باز نہیں آتے اور مولوی کو حور کا طعنہ ؟

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2715506688473309>

کراچی منتقل ہوتے ہوئے سوچ رکھا تھا کہ اگر وہ پہلی تقریب جس میں مجھے مدعو کیا گیا، ادبی ہوئی تو اس کا مطلب ہوگا کہ یہ شہر ابھی مرا نہیں، اس کی "روح" ابھی باقی ہے۔ اور اگر پہلی تقریب سیاسی، مذہبی یا کچھ اور نکلی تو اس کا مطلب ہوگا کہ پرانا کراچی الطاف برد ہوچکا، اب تو سرجانی کے قریب واقع پرانے وقت کا "نئی کراچی" پھیل کر "نیا کراچی" ہوچکا۔ لہذا یہ شہر اب اسی لائق ہے کہ یہاں سب سے کٹ کر گوشہ تنہائی میں زندگی کے باقی ماندہ دن گئے جائیں۔ بالآخر پہلا دعوت نامہ موصول ہوا۔ اور شادمانی بیان سے باہر ہے کہ دعوت "ادبی تقریب" کی ہے۔ اس کا مطلب ہے اس شہر میں مرنے کے لئے جینا نہیں پڑے گا بلکہ جینے کے لئے مرنے کا لطف میسر رہے گا۔ کل کراچی آرٹس کونسل میں ممتاز سندھی شاعر و ادیب شیخ ایاز مرحوم کی یاد میں ایک شام منعقد کی جارہی ہے۔ یوں تو اس تقریب میں بہت کچھ ہوگا مگر میرے لئے سب سے زیادہ دلچسپی کی چیز یہ ہے کہ لیجنڈری ضیاء محی الدین شیخ ایاز کی شاعری سنائیں گے ♥

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2717320801625231>

میں یہ نہیں پوچھوں گا کہ میرا نام سن کر آپ کے ذہن میں کیا آتا ہے ؟ "بلاک" کے سوا کیا آسکتا ہے ؟ میں یہ نہیں پوچھوں گا کہ میرا نام سن کر آپ کے ذہن میں کیا آتا ہے ؟ "بلاک" کے سوا کیا آسکتا ہے ؟

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2717843821572929>

#بائکاٹ انڈیا# ملائیشیا میں کشمیریوں کی حمایت میں #بائکاٹ انڈیا# ٹاپ ٹرینڈ -- مگر----- پاکستان-----؟#

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2719215434769101>

با ادب" ::::::::::::::: میں رائٹر تو کچھ خاص نہیں البتہ قاری قدرے بہتر ہوں۔ چھ برس کی عمر سے مسلسل مطالعہ جاری ہے۔ بیچ میں کچھ سال قبل یہ سوچ کر مطالعہ روک دیا کہ ذرا دیکھوں تو سہی کہ کسی تازہ مطالعے کے بغیر میرا قلم کتنی دیر چلتا ہے۔ اور وہ لمحہ کب آتا ہے جب میں الفاظ بدل بدل کر وہی باتیں دوبارہ لکھنے پر مجبور ہوجاؤں جو پہلے لکھ چکا۔ جب چار سال ہوئے اور "مکرر ارشاد" والا سانحہ رونما نہ ہوا تو مطالعے کی انتظاری جمع شدہ کتب کو چوم کر ایک بار پھر مطالعے کا سفر شروع کردیا۔ اور یہ سفر موت تک جاری رہے گا انشاء اللہ۔ رائٹر تو بڑا کوئی کوئی ہی بن پاتا ہے۔ شاید میں بھی نہ بن سکوں۔ لیکن قاری ہر کوئی بڑا بن سکتا ہے۔ مسلسل پڑھنا اور مسلسل سمجھنا بڑا قاری ہونا کہلاتا ہے۔ بڑا قاری بننا بڑا انسان بننے کا امکان پیدا کرتا ہے۔ اور بڑا انسان وہ ہوتا ہے جس سے سماج کو نقصان تو کوئی نہ ہو، فائدہ مسلسل پہنچ رہا ہو۔ سو میں ذاتی طور پر بڑا رائٹر بننے کی بجائے بڑا قاری بننا اپنے لئے زیادہ اہم سمجھتا ہوں۔ شاید یہ اس طویل مطالعے کی ہی برکت ہے کہ میں کبھی بھی اپنی بات میں قوت پیدا کرنے کے لئے تحریروں میں مصنفین یا ان کی کتب کے حوالے استعمال نہیں کرتا۔ مجھے یہ چھچھورپنا سا لگتا ہے۔ یہ حرکت میں صرف محققین لئے روا سمجھتا ہوں جو مصنفین میں سے اہم ترین ہوتے ہیں۔ اپنے کیریئر کے دوران میں دس پندرہ تحقیقی مقالے بھی لکھ چکا ہوں۔ جو ہیں بھی ایک دوسرے سے بالکل الگ موضوعات پر۔ لیکن ان میں سے ایک بھی فیس بک پر نہیں ڈالا۔ وجہ یہی ہے کہ ان میں کتابی حوالوں کی بھرمار ہے۔ یوں لگتا ہے جیسے میں یہ بتانے کی کوشش کر رہا ہوں کہ دیکھو میری اس موضوع پر کتنی گہری نظر ہے۔ اگر میری نظر کی گہرائی کی پیمائش کتابی حوالوں سے ہونی ہے تو یہ پیمائش نہ ہونا ہی بہتر ہے۔ جانتے ہیں فکشن کی سب سے ممتاز خوبی کیا ہے ؟ فکشن میں کتابی حوالے نہیں ہوتے۔ کردار ہوتے ہیں اور ان کرداروں کے گرد گھومنے والی کہانی سے رائٹر کی فکری گہرائی و گیرائی کی پیمائش ہوتی ہے۔ اپنے چوالیس سالہ مطالعاتی سفر کے نتیجے میں جو چند اہم ترین چیزیں سیکھ رکھی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ "ادب" بس ادب ہوتا ہے۔ اگر وہ معیاری ہے تو پھر ننکا ترین ہونے کے باوجود وہ "درس نظامی" کا بھی حصہ بن جاتا ہے۔ اور وہ طالب علم اسے روز استاد سے باوضو پڑھتے ہیں جن کے بارے میں گمان ہے کہ ان کے قدموں تلے فرشتے پر بچھاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ زمانہ جاہلیت کا امرؤ القیس ہو، خواہ عہد جدید کے سعادت حسن منٹو و عصمت چغتائی اپنا دستار بند سر پر ایک کی عظمت کے آگے خم کیا۔ اس شخص کا ادب سے دور پار کا بھی رشتہ نہیں ہوسکتا جو کسی ادیب کی تحقیر و تضحیک کرے۔ ایک کتاب کیا چھپی آپ کو بد ہضمی ہی ہوگئی؟ اور آپ اس خوش فہمی میں مبتلا ہوگئے کہ آپ کو مانے ہوئے ادیبوں کی تحقیر و تضحیک کا حق میسر آگیا؟ کیا زمانہ آگیا کہ یہ بھی ہم ملا ہی آپ کو سکھائیں گے کہ جس طرح منٹو کے ٹھنڈے گوشت کی تحقیر نہیں ہوسکتی ویسے ہی نمرہ احمد کے نمل اور عمیرہ احمد کے پیر کامل پر بھی بیہوشی نہیں کسی جاسکتی۔ "بادب" تو بن نہ سکے اور چلے ہیں ادیب بننے

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2721381091219202>

☺ عمر عالم کی سواری

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2723785320978779>

جامعہ تراث الإسلام میں تخصص فی الإفتاء کے شرکاء سے تین گھنٹے گفتگو ہوئی۔ سوال وجواب کا دلچسپ سیشن ہوا۔ اس کے بعد جامعہ کے رئیس، استاد محترم مولانا ابن الحسن عباسی کے ساتھ ان کے دولت کدے پر لنچ کے دوران ون ٹو ون علمی و ادبی بیٹھک ہوئی۔ ماہنامہ النخیل کے چار شمارے دیے۔ معروف عالم دین مولانا محمد عالم رحمہ اللہ ان کے فارسی زبان کے استاذ تھے۔ کہنے لگے 'مولانا محمد عالم رحمہ اللہ فارسی کے ہر شعر کا ترجمہ کرکے اس کا ہم معنی اردو اور پشتو شعر کہتے جاتے۔ ایک بار طلبہ نے درخواست کی آج ہر لفظ پر ایک شعر کہئے۔ استاذ نے مسکراتے ہوئے فرمایا یہ کونسا مشکل کام ہے۔ ایک نہیں دو دو شعر پیش کرونگا۔ اس دن انہوں نے دو نہیں بلکہ کئی کئی اشعار گنگناتے ہوئے ہر ہر لفظ پر پیش کئے۔ اللہ تعالیٰ نے غضب کا حافظہ دیا تھا۔ اور شعر کا نفیس ذوق بھی۔ ہزاروں عربی، فارسی، پشتو اور اردو کے اشعار ان کو از بر تھے۔ عجب وضع کی شخصیت تھی۔ بے نظیر عالم دین۔ فصیح و بلیغ مدرس، مشفق معلم، بذلہ سنج، حاضر جواب، فقہ میں طاق۔ حماسہ، متنبی، معلقات اور متون فقہ کے حافظ۔" إنما الأمم الأخلاق ما بقيت فإن هم ذهبت أخلاقهم ذهبوا

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2756608374363140>

اب اتنی سی اینٹوں سے تو عمران خان والی مرغیوں کا درجہ بھی نہیں بن سکتا، ضرور کوئی "میگا پروجیکٹ" ہی بننے لگا ہے !

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2756546771035967>

جویل۔ صرف۔ ضیلہ۔ دور۔ والے۔ "ٹھکی" نہیں تھے۔ لس۔ دور۔ سے۔ پچھلے۔ لو۔ لگے۔ سب۔ ہی۔ رومانتک۔ فلیش۔ ہیں۔ جرنیل۔ صوف۔ دور والے "ٹھکی" نہیں تھے، اس دور سے پچھلے اور اگلے سب ہی رومانتک فلمیں ہیں

#####

قاری صاحب، پیچہ اور آپ : : : : : یہ آپ کی خوش فہمی بلکہ انتہاء درجے کی حماقت ہے کہ آپ نے ہم مولویوں کو فرشتہ سمجھ رکھا ہے۔ ورنہ سچ صرف اور صرف اتنا ہے کہ ہم بھی آپ کی ہی طرح کے انسان ہیں۔ سوا انسانی جبلت اور فطرت کی تمام تحریکات ہم میں بھی بعینہ اسی طرح پائی جاتی ہیں جس طرح آپ میں ہیں۔ اگر میں آپ سے کہوں کہ خوبصورت لڑکی دیکھ کر میرے دل میں "کچھ کچھ" نہیں ہوتا تو یہ دعویٰ ایک صریح بکواس کے سوا کچھ نہ ہوگا۔ میرے دل میں اگر کچھ کچھ نہیں ہوتا تو اس کا سبب میرا مولوی ہونا نہیں میرا بیمار ہونا ہو سکتا ہے۔ اور جس کا مزید صریح مطلب یہ ہوگا کہ مجھے حکیم کی ضرورت ہے۔ تقویٰ اس چیز کا نام نہیں کہ متقی کے دل میں کچھ کچھ نہیں ہوتا بلکہ تقویٰ یہ ہے کہ اس کچھ کچھ کو کنٹرول میں رکھا جائے۔ اس کے نتیجے میں نفس جو ناجائز مطالبات کر رہا ہے انہیں رد کر دیا جائے۔ لیکن صرف تقویٰ سے بھی کام نہیں چلتا۔ کچھ عملی اقدامات کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ مثلاً کبھی کبھار میڈیا میں آنے والے وہ واقعات تو آپ نے نوٹ کر ہی رکھے ہوں گے جن میں بتایا جاتا ہے کہ مولوی صاحب لونڈے کے ساتھ منہ کالا کرتے پکڑے گئے۔ کیا آپ جانتے ہیں ان کیسز میں 99 فیصد کیسز ایسے ہیں جن میں منہ کالا کرنے والا مولوی نہیں بلکہ قاری یا مؤذن ہوتا ہے ؟ آپ نے تو کسی کے مولوی ہونے نہ ہونے کا فیصلہ ڈاڑھی اور ٹوپی سے کرنا ہوتا ہے اور یہ دونوں چیزیں تو قاری مؤذن کے پاس بھی ہوتی ہیں سو خبر آپ مولوی کی ہی لگاتے اور پڑھتے ہیں۔ اب آجائے ملین ڈالرز کے اس سوال کی جانب کہ ان کیسز میں قاری اور مؤذن ہی کیوں ملوث ہوتا ہے اور مولوی صاحب کیوں نہیں ہوتے ؟ کیا وجہ تقویٰ ہے ؟ نہیں ! وجہ بس اتنی سی ہے کہ مولوی صاحب کو آپ نے مسجد کی چار دیواری کے اندر گھر دے رکھا ہے جہاں اس کی بیوی موجود ہے۔ یوں وہ اپنی ساری جلیبی خواہشیں نماز سے پہلے اور نماز کے بعد پوری کرنے کی سہولت محراب سے چند قدم کے فاصلے پر ہی رکھتا ہے۔ جبکہ مؤذن اور قاری صاحب کو آپ یہ سہولت نہیں دیتے۔ ان میں سے اکثر کی بیویاں گاؤں میں ہیں۔ اب شریعت تو یہ کہتی ہے کہ میاں بیوی میں چار ماہ سے زیادہ دوری نہیں ہونی چاہئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم جاری کر دیا تھا کہ کوئی بھی شادی شدہ سپاہی چار ماہ سے زیادہ محاذ پر نہیں رہے گا۔ ہر چار ماہ بعد اسے گھر ضرور آنا ہوگا۔ مگر آپ تو مؤذن یا قاری صاحب کو سال سے پہلے چھٹی دینے کا سوچ بھی نہیں سکتے۔ ایسے میں جب آپ اس سے یہ سوچ کر اپنے بچے پڑھوائیں گے کہ یہ تو فرشتہ ہے تو وہ تو فرشتہ نہیں البتہ آپ پرلے درجے کے احمق ضرور ہیں۔ میری مانیں تو یا تو انہیں امام صاحب کی طرح رہائشی سہولت دیدیں یا پھر ان سے اپنے بچے نہ پڑھوائیں۔ پہلی آپشن زیادہ مناسب ہے۔ آپ نے کونسا اپنی جیب کے خرچ کرنا ہے۔ جو خدا کے نام پر جمعے کے بعد چادر پھیلا کر جمع کر رکھا ہے وہی خرچ کرنا ہے نا ؟ تو جان کیوں نکلتی ہے ؟

خارجہ پالیسی میں مشرف دور کا "پیپل ٹو پیپل کنٹیکٹ" تجربہ تو ناکام ہوا۔ اب "کنجر ٹو کنجر کنٹیکٹ" کی پالیسی بنتی نظر آ رہی ہے۔ خارجہ پالیسی میں مشرف دور کا "پیپل ٹو پیپل کنٹیکٹ" تجربہ تو ناکام ہوا۔ اب "کنجر ٹو کنجر کنٹیکٹ" کی پالیسی بنتی نظر آ رہی ہے۔

یوتھیے یہ بتائیں کہ اگر واقعی ڈیل ہی ہو رہی ہے تو کون کر رہا ہے ؟ اگر عمران خان کر رہا ہے تو لٹکا دوں گا، نہیں چھوڑوں گا والے دعوے کہاں گئے ؟ اور اب "لوٹی ہوئی دولت" کا کیا بنے گا ؟ اور اگر ڈیل کوئی اور کر رہا ہے تو پھر عمران خان کو کٹھ پتلی کہنے پر برا کیوں مناتے ہو ؟ سو خوب سوچ سمجھ کر بتاؤ کہ کیا واقعی ڈیل ہو رہی ہے ؟ اگر ہو رہی ہے تو کون کر رہا ہے ؟

چل کیا رہا ہے ؟" : : : : : سینئر اخبار نویس اور میرے یار غار سیف اللہ خالد نواز مخالفین میں سے ہیں۔ مگر جتنے وہ نواز مخالف ہیں اتنے ہی عمران مخالف بھی ہیں۔ ہم جس غار کے یار ہیں وہاں ہمارے سوا صرف خلائی مخلوق پائی جاتی ہے۔ اور یہ غار سیکیورٹی ایشوز کی کوریج کے سبب ہماری پیشہ ورانہ ضرورت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خطے کے دفاعی امور کے حوالے سے ہم اپنی قومی پالیسی کے ہمنوا رہتے ہیں جبکہ ملک کی داخلی سیاست کے حوالے سے ہم ان غار والوں سے الگ سوچ رکھتے ہیں۔ کل رات فون پر گپ شب کے دوران میں نے سیف سے پوچھا "یار ! نواز شریف کی بیماری کے حوالے سے تمہیں کیا لگتا ہے، کیا چل رہا ہے ؟" سیف نے کہا "یار ! سچ پوچھیں تو میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ میاں صاحب بیمار تو تھے مگر انہیں خطرہ کوئی لاحق نہ تھا۔ ارباب اختیار نے سرکاری میڈیکل رپورٹس میں مبالغہ آمیزی سے کام لے کر ایک افراطی پیدا کرتے ہوئے میاں صاحب کو یہ باور کرانے کی کوشش کی کہ میاں جی آپ بس مرنے والے ہیں۔ جلدی سے برطانیہ کے کسی ہسپتال پہنچنے ورنہ آپ کے وہاں پہنچنے سے قبل فرشتہ اجل آپ تک پہنچنے ہی والا ہے۔ اور میاں ان کے اس چکر میں آیا نہیں۔ اگر وہ موت کے خوف میں مبتلا ہوکر جہاز پر چڑھ جاتا اور برطانیہ پہنچ جاتا تو وہاں کی میڈیکل رپورٹس تو مختلف ہوتیں۔ یوں وہاں سے "ذرائع" کی مدد سے یہ بریکنگ نیوز چلا دی جاتی کہ میاں ٹھیک ٹھاک ہے، وہ تو ڈیل کرکے نکل گیا۔ اب میاں جہاز پر چڑھنے کے بجائے عدالت پہنچ گیا ہے۔ اور وہ اس طبی بنیاد پر ضمانت مانگ رہا ہے جو حکومت کا دعویٰ ہے۔ اب حکومت عدالت میں یہ تو کہہ نہیں سکتی کہ میاں ٹھیک ٹھاک ہے اسے ضمانت نہ دی جائے۔ کیونکہ افراطی تو میاں یا نون لیگ نے نہیں بلکہ خود حکومت نے "جان کا خطرہ" کہہ کر پیدا کی ہے۔ ضمانت ہوجائے گی مگر یہ یقین سے نہیں کہا جاسکتا کہ میاں باہر چلا بھی جائے گا۔ لیکن فرض کیجئے چلا بھی گیا تو طبی بنیاد پر تو پہلے بھی چند ہفتوں کے لئے باہر گیا ہے۔ لہذا یہ کوئی نئی اور حیران کن بات نہ ہوگی۔ اگر میاں باہر گیا تو مجھے لگتا ہے کہ چند ہفتوں میں واپس لوٹ کر ایک بار پھر ارباب اختیار کے لئے درد سر بن جائے گا۔ ایک بار پھر یہ تاثر قائم ہوجائے گا کہ میاں جیل سے ڈرتا نہیں۔ وہ تیسری بار بیرون ملک

سے جیل چلا آیا۔ مٹی انہی کی پلید ہونی ہے جن کی اقامہ پر سزا کے بعد سے پلید ہوتی آرہی ہے " میں نے پوچھا "اس سارے تماشے کا ممکنہ مقصد کیا ہوسکتا ہے ؟" "یار ! مقصد تو ان کا خاک میں مل ہی چکا۔ اگر میاں افراتفری میں گھبرا کر جہاز پر چڑھ جاتا اور راتوں رات برطانیہ پہنچ جاتا تو فضل الرحمن کا آزادی مارچ تو فارغ ہوجاتا۔ کیونکہ سوال ہر طرف یہ زیر بحث آجاتا کہ مدعی تو ڈیل کر گیا، گواہ فضل الرحمن کی پھرتی اب کس کام کی ؟۔ مجھے نہیں لگتا کہ میاں آزادی مارچ سے قبل باہر جائے گا، وہ اس مارچ کو کسی صورت نقصان نہیں پہنچنے دے گا۔ امکان یہ ہے کہ وہ ارباب اختیار کی اس چال کا بہترین سیاسی استعمال کرکے اسے ان کی مہلک غلطی بنا دے گا" سیف کا یہ تجزیہ میرے تو دل کو لگتا ہے۔ آپ کی کیا رائے ہے ؟

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2767769239913720>

چمن کے سابق اسسٹنٹ کمشنر اوریا مقبول جان ایلینز کی تفصیلات بتا رہے ہیں

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2767672326590078>

ایمان سے یہ حافظ حمداللہ بڑی تیز شئی نکلا ہے۔ اس نے بیٹا ضرور "ڈکٹیٹر" بنانے کے لئے بھرتی کرایا ہوگا 🙄🙄🙄 سے یہ حافظ حمداللہ بڑی تیز شئی نکلا ہے۔ اس نے بیٹا ضرور "ڈکٹیٹر" بنانے کے لئے بھرتی کرایا ہوگا 🙄🙄🙄

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2769600646397246>

علم الاعداد کے کرشمے ::::::::::::::: علم الاعداد بڑی دلچسپ چیز ہے۔ اس علم کی مدد سے آپ جو کم سے کم فائدہ اٹھا سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ جس بھی شخص کے ساتھ کوئی بڑا معاملہ کرنے جا رہے ہیں اس کی شخصی خوبیوں اور خامیوں سے پیشگی آگہی حاصل کر سکتے ہیں۔ میں زیادہ تفصیل میں نہیں جاؤں گا، آپ کو اپنے عدد کی صرف ایک خامی بتا دیتا ہوں آپ خود ہی چونک جائیں گے۔ میرا عدد 9 ہے۔ اس عدد کے زیر اثر لوگ خود پر تنقید برداشت نہیں کرتے 😊 ایک اور 9 علم الاعداد کے سب سے طاقتور نمبر شمار ہوتے ہیں۔ یہ ناقابل تقسیم نمبر کہلاتے ہیں سو ان نمبروں سے وابستہ افراد کو توڑنا، یا دباؤ میں لانا لگ بھگ ناممکن تصور کیا جاتا ہے۔ آپ نے یہ بات نوٹ کی ہوگی کہ بعض افراد کی ایک دوسرے سے بالکل نہیں بنتی۔ آپ انہیں جتنا بھی جوڑنے کی کوشش کریں یہ بہت جلد دوبارہ آمنے سامنے آجاتے ہیں۔ یہ بھی اعداد کا کرشمہ ہوتا ہے۔ بعض نمبر ایک دوسرے کے حریف جبکہ بعض بہترین اور مثالی دوست ہوتے ہیں۔ مثلاً نمبر ایک اور نمبر 9 ایک دوسرے کے مثالی دوست نمبر ہیں۔ اگرچہ مجموعی طور پر یکساں خوبیوں کے مالک یہ دونوں ہی نمبر سب سے طاقتور نمبر ہیں مگر ان دونوں میں سے نمبر ایک زیادہ طاقتور ہے۔ میرا عدد 9 ہے جبکہ عمر کا ایک، یہی وجہ ہے کہ ہم دونوں عام دادا پوتا سے تھوڑے زیادہ ہی ایک دوسرے کے قریب ہیں۔ عمر نمبر ایک ہونے کے لحاظ سے مجھ پر حاوی ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے مگر یہ مقابلہ چھوٹے گا برابری پر ہی۔ کیونکہ میرا صرف نام کا عدد ہی نمبر 9 نہیں بلکہ تاریخ پیدائش کا عدد بھی 9 ہے 🙄🙄🙄 اب آپ پھر پوچھیں گے، سر ! آپ ان چیزوں پر یقین رکھتے ہیں ؟ تو عرض ہے کہ صرف اعداد ہی کیا میں تو کیلکولیٹر پر بھی یقین رکھتا ہوں

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2769494506407860>

دادا جی ! کیا ہم بھی ایلینز ہیں ؟" "پتر ! تیرا تو نہیں پتا، البتہ میں ہوں" "وہ کیسے دادا جی ؟" "پتر ! یہ تو 31" "اکتوبر کو بتاؤں گا

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2770089429681701>

کتنے لوگ ہیں ؟" اس سوال کے جواب میں صرف مجھے گندی ویڈیو بھیجی جا رہی ہے یا عمران خان کو بھی ؟ 🙄 "کتنے لوگ ہیں ؟" اس سوال کے جواب میں صرف مجھے گندی ویڈیو بھیجی جا رہی ہے یا عمران خان کو بھی ؟ 🙄

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2770064999684144>

! کسی کو یاد ہے، فضل الرحمن نے 2014ء میں کہا تھا، ڈرو اس دن سے جب ہم مارچ نکالنے پر آگئے

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2772030129487631>

خواتین کے حقوق " ::::::::::::::: آج تک کسی مولوی کو اس کی بیوی نے قتل کیا ؟ آج تک کسی مولوی کی بیوی نے اس سے خلع طلب کی ؟ آج تک کسی مولوی کی بیوی آشنا کے ساتھ بھاگی ؟ نہیں نا ؟ آپ کا کیا خیال ہے مولوی کی بیوی بہت نیک ہوتی ہے اس لئے ایسا نہیں کرتی ؟ حضور ! عورتوں میں نیکی کا رجحان زیادہ ہوتا تو رابعہ بصری ایک نہ ہوتی۔ عورت بس رنگ و بو کی اسیر ہوتی ہے۔ کپڑے کا رنگ، دوپٹے کا رنگ، سینڈل کا رنگ، اس کا ڈیزائن، اس کا ڈیزائن۔ گلاب کی پتی، موتنے کی مہک، گل داؤدی کی قوس قزح۔ ان سب کے بعد وہ اپنے جس حق کے معاملے میں بے حد حساس ہے وہ اسے بس مولوی کے ہاں ہی پورا پورا ملتا ہے۔ سو نہ مولوی کی بیوی اسے قتل کرتی ہے۔ نہ اس سے خلع مانگتی ہے اور نہ ہی اسے چھوڑ کر کسی آشنا کے ساتھ فرار ہوتی ہے۔ وہ کسی نیکی کے سبب نہیں بلکہ بھرپور "حق" کے سبب ان کی وفادار رہتی ہیں۔ فیس بک پر "عبد الغفوروں" کو میں اسی لئے تو آسانی پکڑ لیتا ہوں

کہ یہ سالے خود کو ایکسٹرا نیک شو کر جاتے ہیں۔ میری پچھلی سات پشتیں مولوی در مولوی ہیں۔ ہمارے خاندان کی سینکڑوں خواتین جی ہاں ! سینکڑوں خواتین یا تو کسی مولوی کی بیٹیاں ہیں، یا مولوی کی بیویاں ہیں، یا مولوی کی بہنیں ہیں، یا مولوی کی بھویں ہیں۔ غرضیکہ کسی نہ کسی اینگل سے وہ مولوی کی کچھ نہ کچھ ضرور ہیں۔ سو مجھ سے زیادہ بہتر کون جان سکتا ہے کہ کٹر دینی ماحول کی عورت کتنی نیک ہوتی ہے ؟ وہ پردے، نماز، روزے اور تلاوت کا اہتمام کرتی ہے تو یہی بہت ہے۔ اس سے زیادہ نہ وہ کرتی ہیں اور نہ ہی ہم ان سے امید رکھتے ہیں۔ عورت نوافل و اذکار پر اتر آئی تو پھر تو چل گیا نظام فطرت ! کبھی وہ نفلی روزے سے ہو، کبھی مصلے پر 25 منٹ کے نفلی سجدے کر رہی ہو، کبھی نفلی اعتکاف پر بیٹھی ہو، کبھی یومیہ دس سہارے تلاوت کے لیے جلوہ افروز ہو تو قسم لے لیجئے ایسی عورت کے ساتھ تو میں ایک دن نہ گزاروں کوئی آزاد خیال کیا گزارے گا ؟ عورت میں نیکی کا رجحان اسی لئے ذرا کنٹرولڈ رکھا گیا ہے کہ وجود زن سے ہے کائنات میں رنگ۔ اگر یہ تقویٰ پر اتر آئی تو رنگ تو گئے پھر بھاڑ میں۔ سو میرے بھائی ! "عورت کے حقوق" صرف وہی اد نہیں کر رہے جن کو کبھی وہ قتل کر دیتی ہے اور کبھی چھوڑ کر کسی اور کے ساتھ بھاگ جاتی ہے۔ یہ عورتوں کے حقوق والے طعنے ہم اہل مذہب کو مت دیا کیجئے ! ویسے جانتے جاتے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں۔ یہ فارچیونر کی پچھلی سیٹ پر حقوق اد ہو رہے ہیں یا غصب ہو رہے ہیں ؟

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2771891752834802>

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2772387636118547>

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2772186332805344>

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2774687695888541>

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2774384122585565>

#####

لانگ مارچ کے بیچوں بیچ میٹرو بلا روک ٹوک رواں دواں ہے۔ بخدا جے یو آئی نے حیران کیا ہے

#####

استاد محترم ! ہماری آج کی سیاست کی اگر پچھلی دو صدیوں کی سیاست سے کوئی حقیقی اور قابل فہم نسبت بنتی ہے تو وہ یہ ہے کہ برٹش سرکار نے اپنے قدم مضبوط کرنے کے لئے اس خطے میں دو اقدام اٹھائے تھے۔ ایک تو سرسید احمد خان کو خطابات، اعزازات اور فنڈز مہیا کر کے اپنے جیسے مزید وفادار پیدا کرنے کے لئے علی گڑھ کے منصوبے کو آگے بڑھایا تھا۔ دوسرا یہ کہ ملک کے طول و عرض میں پھیلے مختلف گدی نشینوں کو جاگیریں دے کر صوفی اسلام کے نام پر مذہبی کارڈ اپنے حق میں استعمال کیا۔ مگر اس سب کے باوجود اسے یہاں سے ذلیل ہوکر جانا ہی پڑا تو اس نے علی گڑھ سے نکلنے والے اور درگاہوں پر پلنے والے دونوں ہی طرح کے وفادار ہمارے جرنیلوں کو مقدس امانت کے طور پر سپرد کر دیے۔ آپ پچھلے ستو۔ سلی۔ کی۔ تلخ۔ میں۔ سلسلہ۔ سوسینٹ۔ اور۔ سلسلہ۔ رنگی کے ہو۔ سپوت۔ کو۔ بطی۔ لکھنؤ۔

#####

چل کیا رہا ہے ؟- حصہ دوم :::::::::::::::::::: راوی کہتا ہے گزشتہ روز سے سروسز ہسپتال میں بات چیت جاری ہے۔ اور بڑے نازک مرحلے میں ہے۔ نکے کے چاچے یعنی اس کے ابا کے بھائی کہہ رہے ہیں، مائٹس ون کیا ہم تو مائٹس ٹو کا پروگرام بنا کر بیٹھے ہیں مگر شاہد خاقان عباسی یا شاہ محمود میں سے کسی ایک کو نیا وزیراعظم بنانے کی صورت ان ہاؤس تبدیلی کی ہاں کر دو۔ میاں صاحب اور مریم نہیں مان رہے۔ مولانا فضل الرحمن کی منت سماجت کی گئی ہے کہ پلینز مارچ کی رفتار ذرا سلو کیجئے تاکہ معاملات طے ہوسکیں۔ سنا ہے میاں صاحب نے دو مطالبات رکھے ہیں۔ ایک یہ کہ قوم سے معافی مانگو اور دوسرا یہ کہ ایسے انتخابات کروائے جائیں جس کی شفافیت پر سب کا اطمینان ہو۔ سننے میں یہ بھی آ رہا ہے کہ مریم نے گزشتہ شب ایک مقدس سفیر کی مٹی پلید کرکے سروسز ہسپتال سے رخصت کیا ہے۔ مریم نے اس سے کہا "جب ہم مشکل میں تھے تب آپ کہاں تھے ؟ اب اگلے ناکام ہوکر پھنس گئے تو آپ حرکت میں آگئے ؟" معاملات طے کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔ اگر طے ہوگئے تو صرف نکا ہی نہیں اس کا ابا بھی ساتھ جائے گا۔ اور یہ بات میاں صاحب اور مولانا فضل الرحمن دونوں کو بتا دی گئی ہے کہ صرف نکا ہی نہیں ہم باپ کو بھی چلتا کرنے کو تیار ہیں بس آپ ضد چھوڑ دیں۔ دیکھتے ہیں ہوتا کیا ہے۔ نکے کے ابا کو اپنے ہی عزیزوں کی جانب سے

#####

عمر عالم تربیتی پروگرام :::::::::::::::::::::::::::::::::::::: بچہ اور چائے — چھوٹے بچوں کے لئے سبز چائے بہت مفید چیز ہے۔ جب وقاص چھوٹا تھا تو اس کی جو ابتدائی ٹھوس غذا ڈاکٹر ظریف الدین نے تجویز کی تھی اس میں ابلا ہوا آلو، دہی جو معمولی سی بھی کھٹی نہ ہو، یخنی اور سبز چائے شامل تھی۔ خاص طور پر سبز چائے کے حوالے سے میں چونکا تھا جس پر ڈاکٹر صاحب نے فرمایا تھا "یہ بچوں کے نظام ہضم ہی نہیں ان کے سینے کی صفائی کے لئے بھی زبردست کردار ادا کرتی ہے۔ بچے کے سینے یا گلے میں یہ ریشہ نہیں بننے دیتی" یوں وقاص کو ابتدائی عمر سے ہی سبز چائے شروع کرا دی تھی۔ البتہ اس میں شوگر کی مقدار بہت ہی معمولی رکھئے۔ عمر کی تصویر میں آپ ایک اچھا خاصا بڑا کپ دیکھ رہے ہیں مگر یہ بات ذہن میں رکھئے کہ یہ پورا کپ نہ وہ پی سکتا ہے اور نہ ہی اسے دیا جاتا ہے۔ اس کپ میں سے وہ بمشکل چار گھونٹ ہی لیتا ہے۔ اور خود ہی مزید لینے سے انکار کر دیتا ہے۔ دودھ والی چائے سے ہم وقاص کو نہ بچا سکے اور اس چائے کی اسے ایسی عجیب لت لگ گئی تھی کہ 24 گھنٹوں میں تین ٹائم پیتا تھا۔ صبح ناشتے اور شام کی چائے کا معمول تو قابل فہم تھا۔ مگر وقاص میں ایک عجیب آفت یہ پیدا ہوگئی تھی کہ یہ بلا ناغہ رات ٹھیک تین بجے بیدار ہوکر چائے مانگتا تھا۔ شروع شروع میں تو ماں نے بنا کردی مگر جلد ادیت سے بچنے کے لئے یہ ترکیب نکال لی کہ رات کو سونے سے قبل اس کی چائے بنا کر تھرموس میں رکھ لی۔ دو بار ایسا کیا گیا اور دونوں ہی بار اس نے ہنگامہ کھڑا کر دیا کہ چائے ٹھیک نہیں ہے۔ چنانچہ اگلے سات آٹھ برس اس کی ماں روز رات تین بجے اسے تازہ چائے بنا کر دیتی رہی۔ عمر عالم کے معاملے میں ہم نے طے کیا ہے کہ اسے دودھ

والی چائے کی لت نہیں لگنے دیں گے۔ اسے ناشتے میں دودھ کا عادی بنائیں گے لیکن اگر کوئی الجھن ہوئی تو ناشتے میں بھی سبز چائے دیں گے۔ ایک مزے کی بات یہ کہ ناشتے میں پراٹھا پختونوں کی سب سے بڑی کمزوری ہے۔ 90 فیصد پختون ناشتے میں پراٹھا ضرور لیتے ہیں۔ ہمارا عمر بھی ناشتے میں نہ دلیے کو منہ لگاتا ہے، نہ بسکٹ کو اور نہ ہی کسی بھی اور چیز کو۔ ناشتے میں پراٹھے کے سوا کچھ نہیں لیتا، فی الحال پراٹھا دودھ یا سبز چائے کی مدد کے بغیر ہی لیتا ہے مگر جب عمر بڑھے گی، پراٹھے کی مقدار بھی بڑھ جائے گی، تب انشاء اللہ دودھ یا سبز چائے ہی کا ہی معمول بنائیں گے۔ #عمرترتیب

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2778931858797458>

نکوں کی کوئی کمی نہیں غالب ایک ڈھونڈو ہزار ملتے ہیں

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2785079828182661>

😊 "کوئی مانے یا نہ مانے، غفورا غفورا"

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2784934664863844>

راستے میں ایک آدمی دیکھا، جو اپنے موبائل پر کچھ دیکھ کر ہنستا جا رہا تھا۔ کہیں "آصف بھائی" نے پھر تو نہیں کچھ پوچھ لیا؟ راستے میں ایک آدمی دیکھا، جو اپنے موبائل پر کچھ دیکھ کر ہنستا جا رہا تھا۔ کہیں "آصف بھائی" نے پھر تو نہیں کچھ پوچھ لیا؟

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2787463981277579>

میرے پاس پی ٹی آئی کے کئی دوست ایڈ ہیں۔ اور یہ سب کے سب انصافے ہیں، یوتھئے نہیں۔ کبھی کبھار ان میں سے کوئی ایک ادھ جذبات سے مغلوب ہو کر یوتھئے میں کنورٹ ہو جاتا ہے۔ تب میں لمحہ ضائع کئے بغیر انفرینڈ کر دیتا ہوں۔ آج ایک کو انفرینڈ کیا تو اس نے دوبارہ فرینڈ ریکویسٹ بھیج دی۔ میں نے پہلے فرینڈ ریکویسٹ قبول کی اور پھر فوراً بلاک کر دیا۔ اب دو دن تک وہ فضل الرحمن سے زیادہ مجھے کوسے گا۔ اسے کہتے ہیں نفسیاتی طور پر ٹارچر کرنا ☹️

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2787442247946419>

دھرنا "ناکام" ہونے کا ثبوت

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2788812394476071>

عمران خان آصف غفور والے سوال کا جواب دیتے ہوئے

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2790221614335149>

"نٹل" کا رشتہ ہے بھئی، نٹل ہی منسوب ہوسکتی تھی"

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2789400837750560>

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین بیچ اس مسئلے کے کہ آج والی پوسٹ "غلامی اور آزادی کا فرق" صرف چند سطری یک پیراگرافی تبصرے کے طور پر شروع کی تھی۔ پہلے پیراگراف کی آخری سطر باقی تھی کہ مسجد سے عصر کی۔ قلمت کی۔ لڑو۔ لگی۔ چٹانچہ آخری۔ سطر۔ پوری۔ کے بغیر۔ مسجد۔ ہو۔ لگی۔ بقی۔ سلی۔ تحیو۔ ہی۔ ہوئی۔ نظر۔ سوچو۔ لب۔ سولی۔ یہ ہے کہ تحیو۔ تو لب ہوگی۔ مگر۔ نظر۔ لب ہوگی۔ کہ نہیں۔؟ لحد۔ تو لحد ہے۔ یہ کہی۔ بھی۔ شروع۔ ہوچکی۔ ہے۔ اصلاح شدہ نصاب والوں پر واش روم میں ہوتی ہے، ہم اہل مدرسہ پر نماز میں ہوگئی

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2791233237567320>

ہمارے مکان پر ان دنوں میلاد کا چراغاں ہے۔ اس کی اطلاع دیتے ہوئے بیگم جان بولیں "ہمارے مالک مکان بریلوی ہیں" ہم نے پوچھا "بیگم جان ! آپ کو اس کا علم کیسے ہوا ؟" فرمایا "باہر جاکر دیکھئے، گھر پر چراغاں جاری ہے" یہ سن کر ہمارے منہ سے ایک بے اختیار سا "الحمدلہ" نکل گیا۔ جس پر بیگم جان حیرت سے تکتے لگیں۔ ہم بولے "بیگم جان ! مقام شکر ہی تو ہے کہ بریلوی مالک مکان ملا ہے۔ اب 12 ربیع الاول کا حلوہ تو طے ہی ہے، سوال بس یہ باقی ہے کہ "حلوہ ہوگا مغز والا یا سادہ ؟ دیوبندی مالک مکان ہوتا تو 12 ربیع الاول کو فتوے کے سوا کیا کھلاتا ؟

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2791121207578523>

تین دن قبل طلعت حسین اور عاصم شیرازی کی بٹی کے تعاقب میں نکلنے والے تجزیہ کاروں کی طبیعت اب کیسی ہے ؟
 تین دن قبل طلعت حسین اور عاصم شیرازی کی بٹی کے تعاقب میں نکلنے والے تجزیہ کاروں کی طبیعت اب کیسی ہے ؟

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2793519354005375>

مولانا فضل الرحمن کے دھرنے کے سیاسی اثرات تو جب ظاہر ہوں گے سو ہوں گے۔ ماحولیاتی اثرات تو کچھ یوں ظاہر ہو رہے ہیں

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2793345760689401>

بدعتی پوسٹ " ::::::::::::::: کل شام میلاد پر چراغاں والی پوسٹ لکھ رہا تھا کہ اچانک فون بج اٹھا۔ " سکرین پر نظر ڈالی تو الحاج آف حضور شریف یعنی اپنے سلطان محمود بھائی کا نام جگمگا رہا تھا، جو حضور کے نامی گرامی اہلحدیث ہیں۔ جلدی سے کال کاٹی اور چھیتی سے پوسٹ پوری کر کے اپلوڈ کردی۔ جب اچھی طرح تسلی ہو گئی کہ پوسٹ وال سے ٹھیک ٹھیک چپک چپکی ہے تو فون اٹھا کر الحاج آف حضور شریف کو جوابی کال ملائی۔ اور ان سے گفتگو کا آغاز کچھ یوں کیا "یار بہت معذرت چاہتا ہوں کہ آپ کی کال ریسرو نہیں کرسکا۔ وہ دراصل ایک بڑی ہی بدعتی قسم کی پوسٹ کر رہا تھا۔ اب ایسی پوسٹوں کے بیچ اگر کسی اہلحدیث کی کال آجائے تو یہ نیک شکون تو نہ ہوا۔ آپ کی کال ریسرو کر لیتا تو پوسٹ تو پھر گئی تھی تیل لینے۔ سو آپ سے بات کرنے سے قبل پوسٹ چڑھانا لازم تھا۔ اب بتائے ☺ کیسے یاد فرمایا تھا ؟" ہم تو اپنے مختلف مسالک والے یار دوست یوں ہینڈل کرتے ہیں۔ آپ کا پتا نہیں

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2795242453833065>

باب ؟ یعنی نکلے کا ابا ؟

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2801302766560367>

مولوی منظور مینگل سے آپ لیاری، پٹھان کالونی، قصبہ کالونی، اورنگی ٹاؤن، بھینس کالونی، مانسہرہ کالونی اور منگھوپیر جیسے علاقوں میں۔ بیلن۔ کھولے۔ لکے۔ فضل۔ سے۔ مجمع۔ لوٹ۔ کر۔ رخصت۔ ہو۔ گے۔ سلمین۔ انہی۔ بلو۔ بلو۔ بلانے۔ کی۔ تھ۔ کیونکہ وہ جس مزاج اور شعوری سطح کے انسان ہیں وہ صرف انہی علاقوں میں پایا جاتا ہے۔ اگر آپ ان سے گلشن اقبال، نارتھ ناظم آباد، دھوراجی سوسائٹی، کلفٹن یا ڈیفنس میں بیان کروائیں گے تو اپنی عزت کا فالودہ کروانے کے آپ خود ذمہ دار ہوں گے۔ ایک آدمی بلوچستان کے دیہی ماحول سے اٹھ کر جامعہ فاروقیہ آیا۔ وہیں سے فارغ التحصیل ہوکر وہیں مدرس ہوا۔ اور اس کے بعد شہر کے مضافات میں اپنا مدرسہ قائم کرکے وہاں بیٹھ گیا۔ تو اسے کیا خبر کہ جدید تمدن اور اس کی شعوری سطح کیا ہے ؟ آپ جدید تمدن اور اس کے تقاضوں کو تب تک سمجھ ہی نہیں سکتے جب تک اس تمدن میں آپ دس بیس سال جی نہ لیں۔ ہمارے مدارس کے اکثر طالب علم دیہات سے آتے ہیں۔ وہ مدرسے میں بھی دیہات آئے ہوئے بہت سے طالب علموں کے ساتھ پورا ہفتہ رہتے ہیں۔ جمعرات کو چھٹی ہوتی ہے تو رشتیداروں کے ڈیرے پر جا کر اسی دیہی ماحول میں ایک دن گزار کر واپس ایک ہفتے کے لئے مدرسے آجاتے ہیں۔ یوں وہ پورے دس سال کراچی میں گزار کر بھی کراچی کے شہری تمدن کا حصہ نہیں بن پاتے۔ نتیجہ یہ کہ اگر اسی شہری تمدن کے کسی فورم پر انہیں دعوت خطاب دیدی جائے تو یہ مسائل پیدا کرتے ہیں۔ مولوی اور مسٹر کے فاصلوں میں ایک بڑا کردار اسی چیز کا ہے۔ جس مولوی منظور مینگل سے گلشن اقبال کی کسی مسجد میں درس دلوانے کا رسک نہیں لیا جا سکتا، آپ نے اسے آزادی مارچ کے سٹیج پر بلا کر کیمروں کی مدد سے پوری قوم سے مخاطب ہونے کے لئے کھڑا کر دیا ؟ پکڑ کر دس جوتے مارے اس احمق کو جس نے یہ پلٹک مشورہ دیا تھا۔

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2800486476641996>

مدارس اصلاحات کے نام نہاد علمبردار ! ::::::::::::::: خاصی پرانی بات ہے۔ کراچی میں مدارس اصلاحات کے ایک این جی اوز مارک علمبردار سے سامنا ہوا، جو اس موضوع پر اخبارات میں کبھی کبھار مضامین لکھا کرتے تھے۔ میں نے پوچھا "آپ مدارس کے نظام کے بارے میں کتنا جانتے ہیں ؟" فرمانے لگے "جتنا جاننا چاہئے اتنا جانتا ہی ہوں" عرض کیا "کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ مدارس کے طالب عالم شام کا کھانا کس وقت کھاتے ہیں ؟" فرمایا "عشاء کی نماز کے بعد" میں زور سے ہنس دیا، تو بولے "کچھ مدارس میں مغرب کی نماز کے بعد کا بھی رواج ہے" میں اور زور سے ہنسا تو سٹیٹا کر بولے "اب عصر کی نماز کے بعد تو کھانے سے رہے" عرض کیا "جی ہاں ! مدارس میں شام کا کھانا عصر کی نماز کے فوراً بعد ہی کھایا جاتا ہے" وہ یہ سن کر پریشان ہو گئے، میں نے ان کی پریشانی بڑھانے کو اگلا سوال داغا "جن مدارس میں ناشتہ فراہم کیا جاتا ہے، ان مدارس کے طالب علم ناشتے میں کیا کھاتے ہیں ؟" فرمایا "چونکہ اتنی بڑی تعداد کے لئے بریڈ اور انڈوں کا انتظام ممکن نہیں ہوتا۔ لہذا مدارس میں چائے پرائٹھا دیا جاتا ہے" میں پھر زور سے ہنس دیا تو بولے "کم طالب علموں والے مدارس میں بریڈ اور انڈے بھی دئے جاتے ہیں" میں پچھلی تین باریوں سے بھی زیادہ زور سے ہنسا تو ان کا رنگ اڑ گیا، اور سوالیہ نظروں سے میری جانب دیکھنے لگے۔ عرض کیا "چائے کے ساتھ صرف ایک عدد سادی روٹی دی جاتی ہے۔ اور آپ ہمارا کمال دیکھئے کہ دس بارہ سال یہ سادہ ناشتہ اور بے وقت کھانا کھانے کے باوجود ہم اپنے اداروں کو پوری قوت کے ساتھ ڈیفینڈ کرتے ہیں۔ فرمانے لگے "مدارس کا کھانا پینا ایشو نہیں، ایشو تو ان کا متشددانہ نصاب ہے۔ عرض کیا "میں آپ کے سامنے کسی بھی درجے (کلاس) کا پورا نصاب کتابی

شکل میں رکھوں گا۔ کیا آپ مجھے ان کتب میں سے عبارت پڑھ کر متشددانہ تعلیمات کی نشاندہی کر سکیں گے؟" اب عربی یا فارسی کتب کی عبارات تو ان کے اچھے بھی نہیں پڑھ سکتے تھے، سو بولے "جو اس میدان کے ماہرین ہیں وہ آپ کو دکھا سکتے ہیں" عرض کیا "تو پھر ماہرین کو بات کرنے دیجئے، آپ کس خوشی میں اس موضوع پر خامہ فرسائی فرماتے ہیں؟" اللہ ہی جانے، زندہ ہیں یا فوت ہو گئے، مگر اس دن کے بعد پھر کبھی مدارس اصلاحات پر ان کا مضمون دیکھنے کو نہیں ملا۔ یہ اصلاحاتی انڈے دینے والے فقط این جی اوز یا اسٹیبلشمنٹ کی لائن فالو کرتے ہیں۔ نظام اور اس کی خرابیوں سے متعلق انہیں کچھ بھی علم نہیں ہوتا۔ مدارس میں اصلاحات کے ہم بھی قائل ہیں۔ لیکن ہمارے پیش نظر وہ بکواس نہیں جو سرکار یا این جی اوز کا ایجنڈا ہے۔ یہ سرکار والی اصلاحات کے حق میں جو بھی کھڑا ہونے کا دعویٰ کرے گا، انشاء اللہ ہمیں اپنے روبرو پائے گا۔ آپ تو کرپشن کے خلاف بھی عمران خان کے ساتھ کھڑے ہوئے تھے۔ وہاں تو آپ کا کپتان اور حوالدار دونوں لیٹ گئے تو اب آپ کو کھڑا ہونے کے لئے نیا شوشہ چاہئے؟

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2802632459760731>

جاؤ اپنا کام کرو" یہی بات جب پشتو میں کسی کو دہکارتے ہوئے کہنی ہو تو یوں کہی جاتی ہے "جاؤ مڑا اپنے ٹمائر" 🤔🤔🤔 بیجو! "خان نے قیمت وہاں پہنچا دی ہے کہ اب پٹھان کیا کوئی پنجابی بھی اپنے ٹمائر نہیں بیچ سکتا

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2802353873121923>

لگتا ہے منظور مینگل اسٹیبلشمنٹ کا "پلان" ب "تھل لگتا ہے منظور مینگل اسٹیبلشمنٹ کا "پلان بی" تھا

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2804810889542888>

کیا تعبیر کا بیان ہونا ضروری ہے؟ ::::::::::::::::::::::::::::::::::::::: بعض لوگوں کا خیال ہے کہ تعبیر ظاہر ہونے کے لئے ضروری ہے کہ کوئی نیک آدمی تعبیر بتا بھی دے۔ یہ بالکل غلط خیال ہے۔ خواب میں معبر کا کردار بس اتنا ہے کہ وہ خواب میں دی گئی خوشخبری یا وارننگ کی تشریح کردے۔ تعبیر ظاہر ہونے کے لئے تعبیر کا بیان ہونا ضروری نہیں۔ ہاں برے خواب کی تعبیر کو ظاہر ہونے سے روکا جاسکتا ہے لہذا ضروری ہے کہ خواب معبر کو بتا دیا جائے۔ جب وہ بتادے کہ کچھ برا ہونے جا رہا ہے تو صدقہ دے کر بچ جائے۔ لیکن صدقہ عالمگیر ٹرسٹ والا بکرا نہ ہو۔ کچھ بھی دیدیجئے مگر وہ ہو آپ کی مالی حیثیت کے مطابق قابل قدر۔ حیثیت آپ کی بیس ہزار والا بکرا دینے کی ہے اور دے آپ عالمگیر ٹرسٹ والا بکرا رہے ہیں تو یہ صدقہ نہیں مذاق ہے۔ بکرا بھی ضروری نہیں۔ اور نہ ہی مدرسے میں دینا ضروری ہے۔ بیشک اپنے غریب ملازم یا رشتیدار کو راشن یا نقدی دیدیجئے، مگر صدقہ دے ڈالئے۔ انشاء اللہ بچت ہوگی۔ برا خواب دکھا کر آپ کو پہلے سے ڈرانا مطلوب نہیں ہوتا، بلکہ وارن کرکے بچنے کی سبیل کرنے کی طرف متوجہ کیا جانا مقصود ہوتا ہے۔ جہاں تک تعبیر بیان نہ کرنے کا تعلق ہے تو اس حوالے سے آپ کو ایک ذاتی تجربہ بتاتا چلوں۔ برادر دم ڈاکٹر اسحاق عالم نے کچھ عرصہ قبل مجھے اپنا ایک خواب سنایا۔ میں نے مسکراتے ہوئے ان سے کہا "یوں کرتے ہیں کہ میں اس کی تعبیر نہیں بتاتا۔ بس اتنا بتا دیتا ہوں کہ اس کی تعبیر آج سے سات ماہ بعد ظاہر ہوگی۔ تم تاریخ نوٹ کر لو اور سات ماہ بعد تعبیر ظاہر ہونے کے لئے ریڈی رہو" وہ بولے "اچھا یہ تو بتا دیجئے کہ تعبیر اچھی ہے یا بری؟" عرض کیا "ظاہر ہے اچھی ہی ہے ورنہ میں فوراً بتا دیتا تاکہ تدارک ہو جاتا" ٹھیک سات ماہ بعد ڈاکٹر اسحاق عالم کا فون آیا اور بتایا "بھائی جان! سات ماہ پورے ہو گئے، تعبیر ظاہر گئی" میں فوراً سیدھا ہو کر بیٹھ گیا اور پوچھا "کیا ملا؟" وہ بولے "میری کراچی ☺" یونیورسٹی والی جاب پرمنٹ ہو گئی اور اسسٹنٹ پروفیسر کی حیثیت سے ترقی بھی مل گئی

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2804702302887080>

خوابوں کی دنیا ::::::::::::::::::::::::::::::::::::::: خوابوں کے حوالے سے چند باتیں پیش خدمت ہیں۔ پہلی یہ کہ سچا خواب من جانب اللہ آپ کے لئے خوشخبری یا وارننگ ہوتا ہے اور یہ چند سیکنڈز سے زیادہ کا نہیں ہوتا۔ بہت بھی کھچ جائے تو 14 سیکنڈز کا، ورنہ بالعموم سات سیکنڈز کا ہوتا ہے۔ یہ جو آپ کے خواب میں سید نور یا رام گوپال ورما کی فلمیں چل رہی ہوتی ہیں یہ "خواب" نہیں ہوتے۔ دوسری بات یہ کہ قومی سطح کا خواب صرف قومی سطح کا آدمی ہی دیکھ سکتا ہے۔ یہ جو بزرگوں والے خواب ہوتے ہیں کہ ملک کی کایا پلٹنے والی ہے یہ سب جھوٹ، فریب اور بکواس ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے اس طرح کے وہ خواب بھی اپنی تعبیر نہیں پاسکے جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت کا بھی ذکر تھا۔ ایسے خواب نواز شریف، بینظیر، ضیاء الحق، ذوالفقار علی بھٹو، مفتی محمود جیسے لوگ ہی دیکھ سکتے ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ انہیں تو کبھی ایسا کوئی خواب نہیں آیا۔ جب بھی آیا کسی مشکوک بزرگ کو آیا۔ تیسری بات یہ کہ یہ جو ٹی وی، اخبارات اور فون پر خواب کی تعبیر بتاتے ہیں یہ بھی دھوکہ اور فراڈ ہے۔ ایک معبر تب تک درست تعبیر بتا ہی نہیں سکتا، جب تک وہ خواب دیکھنے والے کی سماجی حالت سے آگاہ نہ ہو۔ مثلاً چور خواب میں اذان دے رہا ہے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ پکڑا جائے گا۔ نیک آدمی خواب میں اذان دے تو تعبیر حج ہے۔ اب یہ ایک دوسرے کے بالکل برعکس تعبیریں ہیں اور ان کا تعلق خواب دیکھنے والوں کی سماجی حالت سے ہے۔ فون وغیرہ پر تعبیر تب ہی بتائی جس سکتی ہے جب آپ غائبانہ سہی مگر خواب دیکھنے والے سے متعلق واقفیت رکھتے ہوں۔ چوتھی چیز یہ کہ خواب میں وقت اور موسم کا بھی کلیدی کردار ہے۔ مثلاً گرمیوں کے موسم میں انکارے حادثے کی تعبیر رکھتے ہیں جبکہ سردیوں میں انکارے دیکھنا نعمت ملنے کی دلیل ہیں۔ جبکہ ہمارے معبر ایک ہی رٹ لگائے نظر آتے ہیں۔ پانچویں چیز یہ کہ معبر کو تمام فروش، سبزیوں، دالوں سمیت جملہ غذائی اجناس کے جملہ طبی اثرات معلوم ہونے ضروری ہیں۔ مثلاً اگر ایک شخص خواب دیکھتا ہے کہ وہ بہت سارے بینگن کھا رہا ہے تو لازماً اس شخص کے جسم پر کوئی پرانا زخم ہے جو کھلنے والا ہے۔ بینگن کی یہ خاصیت ہے کہ اس کا زیادہ استعمال پرانا زخم ہرا کر دیتا ہے۔ اب جسے بینگن کی یہ وارداتی خاصیت معلوم ہی نہ ہو وہ درست تعبیر بتا سکے گا؟ چھٹی بات یہ کہ خواب میں بے انتہاء باریکیاں ہوتی ہیں۔ مثلاً کسی کا آنا خیر کی دلیل

اور اس کا جانا شر کی علامت ہوسکتا ہے۔ جبکہ کسی کا آنا شر کی دلیل اور جانا خیر کی دلیل ہوسکتا ہے۔ مثلاً والدین کا آپ کی طرف آنا خیر کی دلیل اور جانا شر کی دلیل ہے۔ جبکہ بد کردار کا آنا شر کی دلیل اور جانا خیر کی علامت ہے۔ پھر اس سے بھی زیادہ باریکی یہ کہ کسی ایک خواب دیکھنے والے کے لئے ڈاکٹر کا جانا صحت کی دلیل جبکہ کسی دوسرے کیس میں یہ موت کی بھی دلیل ہے۔ ہاں ! یہ ہے کہ موت والا خواب مریض خود نہیں دیکھ سکتا۔ ایک اور باریکی یہ ہے کہ جو اولاد والدین کے زیر کفالت ہیں ان کے اکثر خواب والد کے لئے ہوتے ہیں۔ ان کے تمام خواب ان کے تب بنیں گے جب یہ خود فیملی ہیڈ بنیں گے۔ ہمارے طارق نے حال ہی میں خواب دیکھے جن کی تعبیر مجھے ہی بھگتنی پڑی، طارق سے ان کا تعلق جزوی رہا۔ اور بھگتنی بھی مجھے اس لئے پڑا کہ اس نے خواب تب بتائے جب میں بھگتنی شروع کر چکا تھا۔ پہلے بتا دیتا تو صدقہ دے کر بچ جاتا۔ ساتویں بات یہ کہ خوابوں کی تعبیر ظاہر ہونے کی زیادہ سے زیادہ مدت سات ماہ ہوتی ہے۔ طویل المدت خواب صرف پیغمبروں کے ہوا کرتے تھے۔ مثلاً حضرت یوسف کے خواب، یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت سے متعلق خواب، جس کی تعبیر چالیس سال بعد ظاہر ہوئی۔ ہاں ! اولیاء اللہ کے خواب کی تعبیر زیادہ سے زیادہ سات سال لے سکتی ہے، مگر آج کل کا عام آدمی سات ماہ سے آگے نہیں جاسکتا۔ اٹھویں بات یہ کہ اب انبکس میں تعبیر نہ پوچھنا شروع کر دیجئے گا۔ کیونکہ میں آپ کی سماجی حیثیت اور چال چلن سے واقف نہیں۔ 😊 فیس بک پر آج تک کسی ایک کو ہی تعبیر بتائی ہے، وہ بھی ایک خاتون کو بتائی ہے اور وہ بھی اس لئے کہ ان کے خواب میں بھی موجود تھا، لہذا تعبیر بتانا مجھ پر لازم ہوگئی تھی۔ انہیں تعبیر بتائی تھی کہ کوئی زبردست ملازمت ملنے والی ہے مگر اندیشہ ہے کہ آپ مشکل کے سبب کہیں انکار نہ کر بیٹھیں۔ کچھ ہفتوں بعد وہ امریکہ کی فیڈرل گورنمنٹ جاب کے لئے منتخب ہوگئیں مگر جاب تھی کسی دوسری سٹیٹ میں۔ جاب کے لئے منتخب ہونے پر بتایا تو انہوں نے یہی تھا کہ مسترد نہیں کروں گی مگر خبر نہیں کہ مسترد کردی یا دوسری سٹیٹ 😊 شفٹ ہوگئیں

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2806884736002170>

مسجد، مقتدی اور امام :::::::::::::::::::::::::::::: پہلے مسجد میں ایک آدھ بزرگ ایسا ہوتا تھا جو جماعت میں بیٹھ کر اشارے سے نماز ادا کرکے شریک ہوتا تھا۔ مجھے یاد ہے پرانے وقتوں میں ہماری عثمانیہ مسجد میں ایک حاجی محمد یوسف صاحب نور اللہ مرقدہ ہی تھے جو اشارے سے نماز ادا کیا کرتے تھے۔ خدا جانے یہ کس کمبخت کو سوچھی کہ اس نے مسجد میں ضعیف اور معذور افراد کے لئے کرسیوں کا ایڈیا متعارف کرا دیا۔ نتیجہ یہ ہے کہ اب چوبیس بندے صفوں کی دائیں جانب کرسیوں پر جلوہ افروز ہوتے ہیں اور 24 بائیں جانب۔ ہمارے محلے کی مسجد حصہ میں تو یہ معاملہ یوں ایک درد سر بن گیا ہے کہ یہاں لوگ کرسی لے کر صف کے بیچ میں ہی آکر جماعت میں شریک ہوجاتے ہیں۔ بھئی اگر معذور یا بیمار کو کرسی پر اشارے سے جماعت میں شریک کرنا ہے تو پھر اشارے کی اگلی سٹیج تو لیٹ کر اشارے سے نماز ادا کرنے کی ہے۔ تو پھر مسجد میں بیٹھ بھی لا کر لگادو تاکہ زیادہ معذور افراد ان پر لیٹ کر باجماعت نماز ادا کرلیا کریں۔ اور مساجد میں امام، مؤذن اور خادم کے ساتھ ڈاکٹر اور نرسیں بھی بھرتی کر لیجئے تاکہ کسی ایمرجنسی میں معذور نمازی کو سنبھال سکیں۔ برادر م قاری حمایت اللہ آغا ہسپتال میں بائیس سال سے امام ہیں۔ وہاں بیشتر بڑے بڑے ڈاکٹرز پیچھے کرسیوں پر جلوہ افروز ہوکر نماز پڑھنے لگے تو انہوں نے لاؤڈ سپیکر پر کھری کھری سنادیں کہ چونکہ مفتیوں نے کہہ رکھا ہے کہ اگر ڈاکٹر تجویز کرے تو آپ نماز میں کرسی کا استعمال کرسکتے ہیں۔ اب آپ تو خود ہی ڈاکٹر ہیں تو سب نے مل کر ایک ہوسے کے لئے کرسیوں کی تجویز کر دی۔ مگر یہ اتل بھی ایڑی نہیں جتنل لپ لگوں نے سمجھ لیا ہے۔ اس معاملے میں اپنے ڈاکٹر اسحاق عالم تو ان سے بھی دو ہاتھ آگے چلے گئے۔ کسی نے کہا، بھئی ! نماز میں طویل قرأت کیوں کرتے ہو، پیچھے معذور اور بیمار کھڑے ہوتے ہیں، ان کا لحاظ کیوں نہیں کرتے ؟ انہوں تڑاخ سے جواب دیا "بیمار اور معذور کے لئے تو مسجد اور جماعت سے چھوٹ ہے، وہ مسجد کیوں آتا ہے ؟ جب آگیا ہے تو اب بھگتے بھی خود !" معمار کی حفصہ مسجد میں اور بھی بڑے تماشے ہوتے ہیں۔ ایک تبلیغی ہے جس نے قسم اٹھا رکھی ہے کہ وہ فجر کی نماز کے لئے مسجد میں عین اس وقت داخل ہوگا جب جماعت کھڑی ہوجائے گی۔ پھر وہ جوان کا بچہ دوسری صف میں عین جماعت کے بیچ سٹیں۔ کی۔ نیت۔ بلند۔ لیٹ۔ ہے۔ اور۔ یہ۔ لڑک۔ بلند۔ سٹیں۔ لا۔ کھٹ۔ ہے۔ لپ۔ کل۔ ک۔ ہی۔ ایک۔ اور۔ تھل۔ ٹپکے۔ مغرب کی جماعت میں پچھلی صف میں عین میرے پیچھے دو بندے آ کھڑے ہوئے۔ امام قرأت کر رہا ہے اور ان دونوں نے چوری کی واردات ڈسکس کرنی شروع کردی۔ ایک پوچھتا "اے کس راستے سے تھے ؟" دوسرا بتاتا ہے "کچھ پتا نہیں چلا" پہلے والا ارسطو بن کر کہتا ہے "ساتھ والے مکان کی چھت سے آئے ہوں گے" خدا گواہ ہے یہ بکواس عین جماعت کے دوران میں سنتا رہا۔ صرف یہی نہیں بلکہ ایک روز ایک بندہ اپنا تین سال کا بچہ لے آیا۔ جماعت میں اس بچے کے دائیں جانب میں کھڑا ہوں، اور بائیں جانب اس کا ابا۔ پوری نماز میں وہ بچہ کبھی باپ کی پینٹ کھینچتا رہا تو کبھی میری شلوار۔ وہ تو خدا کا شکر ہے کہ ہم پٹھان شلوار میں نازے پر سمجھوتہ نہیں کرتے ورنہ اس بچے نے تو میرا تماشا لگا دینا تھا۔ جس۔ مسجد۔ کے۔ نظری۔ مسجد۔ اور۔ نظری۔ کے۔ طلبہ۔ سے۔ لگہ۔ نہ۔ ہی۔ یہ۔ اس۔ مسجد۔ کے۔ لہم۔ کی۔ غلط۔ کی۔ طیل۔ ہوتی۔ ہے۔ میرا تجربہ یہ کہتا ہے کہ جس مسجد کا امام چار ٹائروں والی گاڑی استعمال کرتا ہو اور کپڑے روز بدلتا ہو، وہ دلیر بھی ہوتا ہے اور نمازیوں کی ٹریننگ بھی کر رہا ہوتا ہے۔ اور جس مسجد کا امام دو پہیوں والی سواری پر پھرتا ہو اور کپڑے ہر تیسرے۔ روز۔ بدل۔ ہو۔ وہ فیس۔ بک یا کسی۔ جلسی۔ میں۔ تو۔ ضرور۔ شیر۔ سلام۔ پڑھ۔ ہے۔ لیکن۔ مسجد۔ میں۔ بھیگی۔ بلی۔ بٹ۔ رہا۔ ہے۔ ! اس ڈر سے نمازیوں کو ٹوک نہیں پاتا کہ کہیں نوکری ہاتھ سے نہ چلی جائے

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2806720456018598>

جب علاقے میں کوئی واردات ہوجاتی ہے تو ہماری پولیس کا روایتی طریقہ کار یہ ہے کہ واردات اگر چوری کی ہو تو وہ شہر کے مشہور چوروں کے پیچھے پڑ جاتی ہے۔ اور واردات مذہبی نوعیت کی ہو تو وہ شہر کے ایسے مذہبی لونڈوں کے پیچھے پڑ جاتی ہے جو اپنی پیدائش کے وقت سے کسی صلاح الدین ایوبی کے منتظر بیٹھے ہوتے ہیں۔ کل "حبیب العلماء" نامی ایک فیک آئی ڈی نے ذاتی حملہ کیا تو خیال آیا کیوں نہ اپنی پولیس والا حربہ ہم بھی آزما لیں ؟ محض خدا وند قدوس کی عطا کردہ توفیق سے فرینڈ لسٹ پر کریک ڈاؤن کرکے 70 فیصد فیک آئی ڈیز کو ٹھکانے لگا چکا، ایسی ہی باقی ماندہ آئی

☺ ڈیز سے مغرب کے نمٹتا ہوں انشاء اللہ

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2809672082390102>

ایک رائٹر ہر چیز کے بارے میں رائے قائم کرسکتا ہے مگر ایک چیز ایسی ہے جس کے بارے میں رائے قائم کرنے کا اسے قطعاً حق حاصل نہیں۔ وہ چیز اس کے قلم سے نکلی تحریر ہے۔ جس دم اس کی تحریر شائع ہوجائے اب اس پر رائے کا حق صرف اور صرف قارئین کو حاصل ہے۔ میں فیس بک پر دن بھر بہت کچھ پڑھتا ہوں۔ جو پسند نہ آئے لائیک کئے بغیر گزر جاتا ہوں۔ جو پسند آئے اسے لائیک کرجاتا ہوں۔ جو بہت زیادہ پسند آجائے اسے پر دل والا ایموجی دے جاتا ہوں۔ جو طبیعت میں نشاط بھر دے اس پر تبسم والا ایموجی چھوڑ جاتا ہوں۔ خود اپنی تحریر کے حوالے سے پوسٹ کے پہلے نصف گھنٹے میں سولی پر لٹکا ہوتا ہوں۔ کیونکہ فیصلہ تو میرے ہاتھ میں نہیں بلکہ قاری کے ہاتھ میں ہے، اور میں نہیں جانتا کہ وہ اس تحریر کے لئے کیا فیصلہ جاری کرتا ہے۔ پوسٹ 30 منٹ ایک سو پچاس سے اوپر لائیکس لے لے تو مطمئن ہوجاتا ہوں۔ پوسٹ مجموعی طور پر چار سو سے کم لائیکس لے تو سمجھ جاتا ہوں کہ اس میں دم نہیں تھا۔ پوسٹ دن بھر میں تین سو سے بھی کم لائیکس لے پائے تو اسے مسترد شدہ پوسٹ سمجھتا ہوں۔ اتنی کڑی شرائط اپنی تحریر کے لئے مقرر کرنے کے لئے بھی حوصلہ چاہئے ورنہ یہاں تو ڈیڑھ سو لائیکس پر ہی لوگ پھولے نہیں سماتے۔ دھرنے کے اختتام پر ہر شخص کی طرح ہم نے بھی اپنا تجزیہ پیش کیا، اور آپ نے بھی پیش کیا۔ آپ کی پوسٹ سات گھنٹوں میں پونے دو سو لائیکس اور گیارہ شیئرز کے ساتھ کھڑی ہو اور آپ جج بن کر پانچ گھنٹوں میں ساڑھے چودہ سو لائیکس اور 819 شیئرز لینے والی پوسٹ کو "خواہشات" اور اپنی پوسٹ کو "حقائق" کہیں تو یہ سوال تو بنتا ہے کہ بطور رائٹر آپ کون ہوتے ہیں اپنی تحریر کو بدست خود "سند" عطاء کرنے والے؟ یہ کام تو قاری کا ہے۔ آپ کے حقائق والی پوسٹ جتنے لائیکس جس دن ہمیں مل گئے صلوٰۃ توبہ کی نیت باندھ لوں گا کہ ضرور کوئی خطا ہوئی ہوگی

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2809545935736050>

ہمارے ایک دوست نے اپنے آج کے کالم میں پوری تفصیل کے ساتھ یہ مقدمہ باندھا ہے کہ مولانا فضل الرحمن سیکولر سیاستدان ہیں۔ پھر چند گھنٹے بعد ایک پوسٹ میں سوال اٹھایا ہے کہ کیا جے یو آئی کے بزرگ بتا سکتے ہیں کہ راستے بند کرنے کے حوالے سے احادیث کیا کہتی ہیں؟ ویسے پوچھنا تھا یہ مذہبی کارڈ کیا ہوتا ہے؟ کیا یہ "پریس کارڈ" (-) کی طرح صرف ہم اخبار نویس ہی استعمال کر سکتے ہیں؟

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2816976588326318>

کسی نے پوچھا "چوہدری برادران، شیخ رشید، رازاق داؤد، ارشاد بھٹی اور صابر شاکر کے بعد اگر مراد سعید بھی گھبرا گیا تو "کیا کرے گا؟" عرض کیا "نان نفقے کا کیس دائر کرے گا"

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2816405265050117>

ایک یوتھ نے انیکس میں دریافت فرمایا "تیرے گنجے نے پاکستان میں ایسا ہسپتال کیوں نہیں بنایا جہاں اس کا علاج ہوسکے؟" عرض کیا "تیرے لمبو نے پاکستان میں ایسا گھر کیوں نہیں بنایا جہاں مراد سعید کی جگہ اپنی اولاد کو رکھ سکے؟"

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2817922184898425>

اگر کسی نے شیخ رشید کی بیماری کا مذاق اڑایا تو انفریڈ ہونے کا شکوہ نہ کرے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمیناگر کسی نے شیخ رشید کی بیماری کا مذاق اڑایا تو انفریڈ ہونے کا شکوہ نہ کرے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2817905714900072>

کوئی یوتھ بتا سکتا ہے کہ برطانیہ نے ایسا ہسپتال کیوں نہیں بنایا جہاں نواز شریف کے پیچیدہ امراض کا علاج ہوسکے؟ کوئی یوتھ بتا سکتا ہے کہ برطانیہ نے ایسا ہسپتال کیوں نہیں بنایا جہاں نواز شریف کے پیچیدہ امراض کا علاج ہوسکے؟

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2821269524563691>

جو قطری خط قبول کرنے کو تیار نہ تھے، انہیں "قطری طیارہ" قبول کرنا پڑ گیا جو قطری خط قبول کرنے کو تیار نہ تھے، انہیں "قطری طیارہ" قبول کرنا پڑ گیا

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2821223234568320>

دیکھ لینا کپتان واپسی پر شرط رکھ دے گا "14 ارب ٹپ" دو ورنہ ملک میں "نہیں چھوڑوں گا" دیکھ لینا کپتان واپسی پر "شرط رکھ دے گا "14 ارب ٹپ" دو ورنہ ملک میں "نہیں چھوڑوں گا"

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2822502834440360>

کے کو۔ پانی پلاتا دیکھ لیں۔ "رہسپیکٹ" کا ہیش ٹیگ لگ دیتے ہیں۔ کو۔ تو سب سے۔ زلمہ پانی۔ پش۔ ظہیر۔ اور۔ فیض۔ حمید نے پلائے اکتے کو پانی پلاتا دیکھ لیں "رہسپیکٹ" کا ہیش ٹیگ لگا دیتے ہیں۔ کتوں کو تو سب سے زیادہ پانی پاشا، ظہیر اور فیض حمید نے پلایا ہے

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2822434524447191>

کتب کی طرف پشت کرکے تصویر کھچوانے سے بندہ دانشور نہیں "کتابوں کا ناقدر" لگتا ہے۔ کتب کی قدر کیجئے ورنہ خیالات سے بدبو آئے گی کتب کی طرف پشت کرکے تصویر کھچوانے سے بندہ دانشور نہیں "کتابوں کا ناقدر" لگتا ہے۔ کتب کی قدر کیجئے ورنہ خیالات سے بدبو آئے گی

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2824608760896434>

کسی بھی زبان کی فصاحت و بلاغت کا معیار پرکھنے میں جو چیز سب سے پہلے دیکھی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ مافی الضمیر کے اظہار میں یہ زبان لفظ کتنے خرچ کرواتے ہے، اور یہ کہ اس کے لفظ تخلیق ہونے میں کتنے حروف استعمال ہوئے ہیں۔ چنانچہ اسی بنیاد پر روز مرہ کے موضوعات پر لکھنے والے رائٹر کی فصاحت و بلاغت کا معیار بھی اسی چیز سے پرکھا جاتا ہے کہ وہ اپنے موضوع پر اوسطاً کتنے لفظ خرچ کرتا ہے۔ 800 الفاظ کے اندر اندر بات سمیٹنے والا فصیح۔ ہزار الفاظ سے اوپر جانے والا غیر فصیح اور 1200 الفاظ سے اوپر جانے والے کے لئے تو پشتو میں ایسا لفظ استعمال ہوتا ہے جو اس خاتون نے بھی نہیں بتایا۔ ویسے یہ بتانا چلوں کہ یہ خاتون انگریزی جملوں کا جو ترجمہ بتا رہی ہیں، وہ ترجمہ نہیں

😊 محاورے اور ضرب الامثال کے قبیل سے ہیں

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2823864134304230>

یہ بات اچھی طرح سے سمجھ لیجئے کہ باجوه، فیض حمید، آصف غفور، کھوسہ، گلزار اور جاوید اقبال اگر پوری سلیکٹڈ کابینہ کو اس کے سرغنے سمیت الٹا بھی ٹانگ دیں تو ہمارے دلوں میں اپنے لئے ہمدردی پیدا نہیں کر سکتے۔ اس ملک، منتخب حکومت اور عوام کے ساتھ انہوں نے جو ظلم کیا ہے وہ ناقابل معافی ہے۔ اب سوال یہ آجاتا ہے کہ نواز شریف کے ساتھ جو کچھ ان لوگوں نے کیا وہی سلیکٹڈ وزیر اعظم کے ساتھ بھی کر دیا تو کیا ہمیں وہی ردعمل دینا ہوگا جو نواز شریف کی برطرفی پر دیا تھا؟ آپ کا مجھے نہیں پتہ لیکن میں وہ ردعمل ہرگز نہیں دوں گا۔ وجہ اس کی اصولی ہے۔ نواز شریف ایک منتخب حکمران تھا جسے ہٹانے کا انہیں کوئی حق نہ تھا۔ جبکہ سلیکٹڈ حکومت ان کا پھیلا ہوا گند ہے۔ جب کسی پارک میں کوئی گند چھوڑ کر چلتا ہوتا ہے تو ہم اسے آواز دے کر یہ کہتے ہیں کہ نہیں کہ "او بھائی یہ گند چھوڑ کر کہاں جا رہے ہو؟ اسے کون سمیٹے گا؟" سو جمہوریت کے پارک میں انہوں نے جو گند پھیلائی ہے اسے سمیٹنا ان کی ذمہ داری ہے۔ اپنا گند سمیٹنے پر یہ ہمدردی کے مستحق نہیں ہوسکتے۔ خود ان کے لئے بھی تاریخ نے ایک بڑی سی کچرا کنڈی تیار رکھی ہے

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2824780077545969>

آج صبح میں نے جرنیلوں، ججز اور چیئرمین نیب کے خلاف ایک پوسٹ لکھی کہ یہ ہماری ہمدردی نہیں سمیٹ سکتے۔ اس پر بشارت حامد نے درج ذیل کمنٹ کیا ہے۔ "سر بلاک کی امان پاؤں تو کچھ عرض کروں۔۔ جنرل جیلانی کی سلیکشن اور پھر جنرل ضیاء الحق کی عمر پا لینے والے صاحب کو آپ فرشتہ یا پیغمبر ثابت کرکے آخر کیا حاصل کرنا چاہ رہے ہیں۔ اللہ نے آپکو بہت اچھا لکھنے کی صلاحیت سے نوازا ہے۔ مجھ جیسے آپ کی تحریروں سے بہت کچھ سیکھتے ہیں۔ جب کبھی below the belt آپ لکھتے ہیں تو پڑھ کر مزہ آ جاتا ہے لیکن خدارا اپنا معیار اتنا نہ گرا لیا کریں کہ تھڑے والی جگتیں اور پوسٹس کرنے لگ جایا کریں۔ آپکو نوازشریف معصوم عن الخطا لگتا ہے جمہوری لگتا ہے عزیمت کا پہاڑ لگتا ہے تو یہ below the belt آپکی اپنی پسند ہے۔ ایک عرصہ ہو گیا آپکی علمی تحریروں کو مس کرتے ہوئے لیکن دلی دکھ ہو رہا ہے کہ یہ گندی سیاست کیسے کیسے اعلیٰ پائے کے لکھاری کھا گئی ہے اور وہ ہر وقت اسی گند کا حصہ بنے رہتے ہیں۔ میں آپکی کسی پوسٹ پر اختلافی تبصرہ ہرگز نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن مجبور ہو کر کرنا پڑ رہا ہے خدارا سیاست کو کچھ پیچھے لے جائیں" بشارت حامد کے اس کمنٹ کے حوالے سے میرے چار سوال ہیں سوال نمبر 1: کیا اس کمنٹ کا میری صبح والی پوسٹ سے کوئی بھی تعلق ہے؟ سوال نمبر 2: کیا میں نے پچھلے تیس سال میں کبھی بھی نواز شریف کو فرشتہ، فرشتہ صفت یا جانے کی تعریف کیا ہے؟ کیا شیخ سعدی کا اپنی ایک "below the belt" :معصوم عن الخطا لکھا؟ سوال نمبر 3: حکایت میں گدھے کے آلہ تناسل کو زیر بحث لانا، مولانا روم کا اپنی باندھی کو پیچش لگوانا اور پھر اسے لاغر حالت میں مرید کو دکھانا، متنبی کا اپنے شعر میں اپنے بادشاہ کی عقل کو اس کے خصلوں میں بتانا، یا منٹو کا ٹھنڈا گوشت اس تعریف کی زد میں آتے ہیں؟ اگر یہ اس کی زد میں نہیں آتے اور "ادب" کہلاتے ہیں تو پھر ادبی اسلوب میں میں ہی مراد سعید کو زیر بحث لانا کیسے قابل گرفت ہوسکتا ہے جبکہ یہ ایک ایسی مطبوعہ کتاب میں بیان شدہ حقیقت ہے جس پر عمران خان یا مراد سعید نے ہتک عزت کا کوئی مقدمہ دائر نہیں کیا؟ سوال نمبر 4: کیا میں نے آپ میں سے کسی بچے کی وال پر بھی کبھی آکر اس طرح کا لیکچر جھڑا ہے؟

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2825667397457237>

دانشوری ::::::::::: نیم دراز حالت میں فون پر فیس بک دیکھ رہا تھا۔ ٹائم لائن پر جس کی بھی پوسٹ سامنے آتی، وقت والی جگہ پر "یسٹرڈے" لکھا ہوتا۔ پندرہ منٹ تک تو حیران ہوتا رہا کہ کیا آج کسی نے بھی پوسٹ نہیں کی؟ فیس بک لاگ آؤٹ کر کے لاگ ان کر لی مگر فرق نہ پڑا۔ آخری چارہ کار کے طور پر فون ریستارٹ کر لیا مگر پھر بھی ہر پوسٹ یسٹرڈے رہی۔ بے قرار ہو کر اٹھ بیٹھا تو اتفاقاً گھڑی پر نظر پڑ گئی۔ شب کے 12 بج کر بیس منٹ ہو رہے تھے۔ بس بھائی! یہی وہ مقام ہوتا ہے جس تک رسائی "دانشوری" کہلاتی ہے

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2825551297468847>

! اس بجے کی عمر دیکھنے اور تحریر کا معیار دیکھئے۔ او بیٹا! کراچی سے لکھنؤ میں فلائنگ کس وصول کر

#####

https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2598283840195595?comment_tracking=%7B%22tn%22%3A%220%22%7D

تڑی" ::::::::::: مجھ میں یہ بڑی بیماری ہے کہ غصہ جلد آجاتا ہے۔ ایسے مواقع پر میں کبھی کبھار کسی ہاتھی " کو بھی تڑی لگا دیتا ہوں اور پھر سر پکڑ کر پریشان بیٹھا رہتا ہوں کہ اب اس تڑی کو پورا کون کرے گا؟ کسی بزرگ کی دعاء ہی لگتی ہے کہ ہر بار تڑی پوری ہونے کا فوری طور پر کوئی ذریعہ پیدا ہوجاتا ہے۔ پی ٹی سی ایل کی معمار ایکسچینج نے سروس موجود نہ ہونے کی بات کی تو فیوز اڑ گیا اور فیس بک پر ہی تڑی لگا بیٹھا کہ کنکشن تو ان کے ابے بھی لگائیں گے۔ پانچ دس منٹ میں غصہ ٹھنڈا ہوا تو حسب روایت سر پکڑ کر بیٹھ گیا کہ یا خدایا! اب یہ تڑی پوری کون کرے گا؟ اپنا تو لے دے کر پی ٹی سی ایل کے "اعلیٰ حکام" میں ایک حافظ صفوان ہی جاننے والا ہے اور اس کا تو آبائی نظریہ ہی یہ ہے کہ "اللہ سے سب کچھ ہونے کا یقین، بندوں سے کچھ نہ ہونے کا یقین" اسی شام فون کی گھنٹی بجی اور کسی اجنبی آواز نے کہا "میرا نام فواد شیروانی ہے، فرنود نے میرے متعلق آپ کو میسج کیا ہوگا۔ میں آپ سے ملاقات کا خواہشمند ہوں" میں تو اپنی پریشانی میں بیٹھا تھا کہ تڑی کیسے پوری ہوگی، اور یہاں لوگوں کو ملاقات کی پڑی تھی۔ دو ہفتے کے لئے ٹال کر جان چھڑا لی۔ کچھ دیر بعد فرنود کا میسج بھی آگیا تو میں نے ان صاحب کو میسج کر کے آگاہ کر دیا۔ ان کا جوابی میسج آیا "میں معمار میں ہی رہتا ہوں، میرے لائق کوئی خدمت ہو تو بلا تکلف کہئے گا" فرنود نے چونکہ اپنے میسج میں لکھا تھا کہ یہ مولانا مودودی مرحوم کے پرستار ہیں، تو خیال آیا کہ مولانا مودودی کے پرستار تو اب جماعت اسلامی میں بھی خال خال ہی ملتے ہیں۔ اب تو وہاں بھی ایک حلقہ قاضی حسین احمد مرحوم اور دوسرا سید منور حسن حفظہ اللہ کا پرستار ہے۔ ایسے دور میں اگر یہ بندہ مولانا مودودی کا پرستار ہے تو یقیناً بہت نیک بزرگ ہوگا، لہذا ان سے تو دعائیں لینی چاہئیں۔ چنانچہ ان کی آفر کے جواب میں میسج کرتے ہوئے عرض کیا "دعاء فرمائیے میرا پی ٹی سی ایل براڈبینڈ لگ جائے" بظاہر دعاء کی یہ معصوم سی درخواست اپنی روح میں ایک پوری واردات تھی۔ کیونکہ کنکشن تو تب ہی لگتا تھا جب میری تڑی پوری ہوتی اور ڈنڈا حرکت میں آتا۔ سو گویا اس دعاء کے نتیجے میں تڑی کی تکمیل ہی مطلوب تھی۔ میرا میسج پڑھتے ہی انہوں نے کال کی تو میں نے ساری تفصیل گوش گزار کر دی۔ اب یہ اللہ ہی جانے کہ اس بندے نے کیا کیا مگر گھنٹے کے اندر اندر مجھے پی ٹی سی ایل کے کسی اونچے مقام سے فون آیا اور خوشخبری دی گئی کہ آپ کو پی ٹی سی ایل کی جانب سے 3000 روپے جمع کرانے کا میسج موصول ہوچکا ہوگا۔ آپ وہ جمع کروائے تاکہ کنکشن لگ سکے۔ وہ جمع کروائے تو اگلے دن معمار ایکسچینج سے آنے والی کال پر کسی نے رعونت بھرے لہجے میں کہا "ہمارے پاس تو سروس ہی نہیں ہے، پتا نہیں آپ نے یہ آڈر کیسے بک کرا لیا، آپ کو پیسے ریفنڈ ہوں گے" میں نے فوراً فواد شیروانی کو آگاہ کیا تو وہ بولے "کنکشن تو ان کے اچھے بھی لگائیں گے، آپ بے فکر رہیں" میں جی جی میں بڑا خوش ہوا کہ تڑی پوری ہوتی جارہی ہے۔ اگلے دن فون پر ایک ایسی عاجزانہ آواز گونجی جیسے کوئی نیا نیا چلہ لگا کر لوٹا ہو۔ لائن مین کی آمد کی خوشخبری سنائی گئی۔ اسی روز لائن مین تار ڈال گیا، اس سے اگلے دن موڈیم لگ گیا اور آج نیٹ بھی آن ہو گیا۔ فواد شیروانی کل ایک اور دوست عاطف اللہ والا کے ہمراہ میرے غریب خانے کو رونق بخشنے آئے۔ پتا چلا کہ دونوں ہی جماعت اسلامی کے "ارکان" میں سے ہیں۔ خدا گواہ ہے میں نے اپنی حیات میں جماعت اسلامی کے دو سالم رکن پہلی بار اپنی چھت تلے دیکھے، ورنہ پچھلے 35 سال سے اکلوتے حافظ سلطان پر ہی گزارا چل رہا تھا۔ عاطف بھی مزے کے بندے لگے۔ اور مجھے خوشی ہوئی کہ کوئی "اللہ والا" کسی نیک کام سے بھی جڑا ہوا ہے ورنہ آخری بار فیس بک پر جو اللہ والا دیکھا تھا وہ امریکی ایجنڈے کے لئے لیپ ٹاپ سکیم چلا رہا تھا۔ فواد اور عاطف نے حکم دیا کہ گلشن معمار میں کسی بھی سرکاری یا نیم سرکاری ادارے سے کوئی کام پڑے تو آپ سیدھا ہم سے ہی کہئے۔ میں نے جی جی میں مالک کا شکر ادا کیا کہ اس نے معمار میں پہلے ہی ماہ تڑی پوری کرنے کا مستقل بنیاد پر انتظام فرما دیا ہے۔ الحمد للہ۔ ارے ہاں! ایک ضروری بات سنئے، اس بار قربانی کی کمال صرف الخدمت کو دیجئے گا

#####

https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2601911386499507?comment_tracking=%7B%22tn%22%3A%220%22%7D

اس تصویر کی جو تشریح دو روز قبل کی تھی اس پر ایک صاحب کا بہت جلا کٹا کمنٹ آیا ہے۔ سوچتا ہوں معمولی سی تشریح اور کردوں۔ یہ جو قالین پر رکھی ہے اسے سینٹر ٹیبل کہتے ہیں نا؟ ذرا غور سے دیکھئے کیا یہ "سینٹر" میں ہے؟ "سلیکٹڈ ہاؤس" کا سٹاف بھی جانتا ہے کہ ٹیبل کس کے قریب رکھنی ہے۔ اگر اس ملاقات کے دوران چائے کا دور چلا ہو تو اندازہ خود لگا لیجئے کہ کس نے کپ ہاتھ میں پکڑا ہوگا اور کس نے ٹیبل پر رکھا ہوگا

#####

https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2602386963118616?comment_tracking=%7B%22tn%22%3A%220%22%7D

سنجرائی کے خلاف ووٹ نہ دینے والے کس کے لوگ تھے؟

فيمنزم

♥ سوات میں طلبہ کا کشمیریوں سے شاندار اظہار یکجہتی

😊 عمر عالم آج ایک سال کا ہوگیا، ماشاء اللہ ♥ خوشی کے اس پر مسرت موقع پر ایک عدد کیک "نحر" کیا گیا

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2832223723468271>

آئینی اور غیر آئینی جد و جہد کا فرق :::::::::::::::::::: منظور پشتین کو نیشنل پریس کلب میں داخلے کی اجازت نہیں دی گئی۔ اس موقع پر کچھ بزرگ صحافیوں نے پریس کل کے باہر لان میں بیٹھ کر ان سے تبادلہ خیال کیا ہے جو اچھی بات ہے۔ ایک مخصوص فکری گروپ سے تعلق رکھنے والے بعض اخبار نویسوں نے سوشل میڈیا پر سوال اٹھایا ہے کہ نیشنل پریس کلب نے داخلے پر پابندی کیوں عائد کی؟ یہ ان دوستوں کو بھی معلوم ہے کہ ایسا کیوں کیا گیا مگر یہ سوال اٹھا کر یہ اسی معصومیت کا مظاہرہ کر رہے ہیں جس کا حسین ابن علی کے قاتل کرتے آئے ہیں۔ یہ آپ ہی تو تھے جو منظور اور علی وزیر کی ملک دشمن تقاریر پر واہ واہ کے ڈونگرے برسا کر انہیں اس مقام تک لائے ہیں۔ آپ کے ان تعریفی ڈونگروں اور کوفیوں کے امام حسین کو لکھے گئے خطوط میں فرق ہی کیا ہے؟ کیا وہ تقاریر یوٹیوب پر موجود نہیں؟ کیا آپ نے کبھی علی وزیر سے پوچھا تھا کہ آپ کے جلسوں میں پاکستان کے پرچم کے داخلے پر پابندی کیوں ہے؟ کیا آپ نے کبھی منظور پشتین سے سوال کیا کہ آپ کے جلسوں میں پاکستان زندہ باد کا نعرہ لگانے والے کو پیٹا کیوں کیا؟ کیا آپ نے کبھی پی ٹی ایم سے پوچھا کہ آپ کی جماعت سے وابستہ لوگوں نے قرآن مجید کی توہین کیوں کی تھی؟۔ بات یہ نہیں ہے کہ وہ فوج پر تنقید کرتے ہیں۔ فوج پر مجھ سے زیادہ تنقید کس نے کی ہے؟ فرق بس یہ ہے کہ میں اس کے سیاسی اور غیر آئینی کردار پر تنقید کرتا ہوں جبکہ علی وزیر کا بس چلے تو سرحدوں پر کھڑے ٹینکوں کے انجنوں میں بھی ایلفی بھر دے۔ یہی وجہ ہے کہ فوج کے سیاسی کردار اور غیر آئینی اقدامات پر تنقید کرنے والے ملک کے جس پریس کلب میں چاہیں داخل ہو سکتے ہیں۔ لیکن منظور کو یہ حق نہیں دیا گیا۔ اگر منظور کو یہ حق چاہئے تو اسے اپنی جد و جہد کو دیگر اینٹی اسٹیبلشمنٹ لوگوں کی طرح آئین کے دائرہ کار میں لانا ہوگا۔ کیا وہ پاکستان کی مین سٹریم پالیٹکس میں آکر فوج کے سیاسی کردار یا غیر آئینی اقدامات کے خلاف ہماری آواز سے آواز ملتا ہے؟ نہیں ملاتا۔ کیا پی ٹی ایم نے اس آزادی مارچ کی حمایت کی جس میں فضل الرحمن اور آصف غفور آمنے سامنے آ گئے تھے؟۔ نہیں کی۔ کیا پی ٹی ایم نے نواز شریف کی ووٹ کو عزت دو والے اس نعرے کا ساتھ دیا جو فوج کے سیاسی کردار کے مقابل ایک بیانیے کا درجہ اختیار کر گیا؟۔ نہیں دیا۔ کیوں؟ کیونکہ فضل الرحمن اور نواز شریف آئین کی حدود میں رہ کر اپنی جد و جہد کر رہے ہیں اور اس آئین کی حدود میں منظور یا علی وزیر آئے تو ان کا افغانی بابا اشرف غنی ان کا نان نفقہ بند کر دے گا

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2831055533585090>

دس سال پرانی پوسٹ جو لائیکس کے شر سے بالکل محفوظ ہے

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2833725719984738>

فیس بک پر ایک بڑا درد سر وہ بچے ہیں جو بہت کمزور تعلیمی یا سماجی پس منظر رکھتے ہیں۔ ان بچوں نے اپنے ارد گرد اپنے محلے کے دوست یا عزیز ہی فیس بک استعمال کرتے دیکھے ہیں۔ اور ان کا کل جہان بھی وہی سرکل ہے۔ سو انہیں لگتا ہے کہ فیس بک پر سب ان کے دوستوں کی عمر یا پس منظر والے ہیں۔ ایک تو یہ باپ کی عمر والے سے یوں بے تکلف ہوتے ہیں جیسے وہ ان کے ساتھ کنبے کھیلتا رہا ہو۔ اور دوسری مصیبت یہ کہ اپنے کمزور تعلیمی پس منظر کے سبب انہیں سنجیدہ پوسٹ پر مذاق اور مزاحیہ پوسٹ پر سنجیدگی سوجھ رہی ہوتی ہے۔ انصاف سے بتائیے، حقیقی زندگی میں ہم سب کا اصول کیا ہے؟ یہی نا کہ دوستی ہم پلہ لوگوں سے رکھتے ہیں؟ ہم بندے کی گفتگو اور چال چلن دیکھ کر ہی یہ طے کرتے ہیں کہ اسے دوستی کا مقام دینا ہے، صرف شناسائی کا، یا کوئی بھی نہیں۔ یقین کیجئے یہاں فیس بک پر بعض سمجھدار لوگوں نے حقیقی زندگی والا یہ ضابطہ ہی لاگو کر رکھا ہے۔ اور وہ بہت سکون سے بھی ہیں۔ شامت انہی کی آئی ہوئی ہے جنہوں نے دروازے سب کے لئے کھول رکھے ہیں۔ اگر آپ نے 19 سال کی عمر میں 50 برس کے شخص کو پوچھ کہہ کر۔ مطلب۔ کپڑے تو پہو۔ لہہ کی۔ فریڈ۔ ریکوئسٹ۔ قبول۔ کٹا۔ غلطی۔ ک۔ احساس۔ پیٹ کرے۔ گی۔ میں۔ نے اس وجہ سے نوجوانوں سے ملنا بھی بہت محدود کر دیا ہے کہ جب تصویر کے لئے ان کے ساتھ کھڑے ہوں تو یہ کاندھے پر ہاتھ ڈال لیتے ہیں۔ یعنی اتنا بھی شعور نہیں ہے کہ کاندھے پر ہاتھ صرف ہم عمر یا بچے کے ڈالا جاتا ہے۔ اب آپ میں

سے کئی یہ سوچیں گے کہ پتا نہیں یہ اپنے آپ کو کیا سمجھتا ہے۔ او بھئی اس کے سوا کچھ بھی نہیں سمجھتا کہ میری عمر بیس نہیں پچاس برس ہے۔ اگر میرے کہے پر یقین نہ آئے تو اپنے ہی بڑوں سے پوچھ لیجئے کہ باپ کی عمر کے آدمی سے اپنے ہم عمروں کی سطح والی بے تکلفی اختیار کرنا یا اس کے کاندھے پر ہاتھ ڈالنا کیسا ہے ؟

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2834604806563496>

فیس بک، پولیس اور خٹک ::::::::::::::::::::::::::::::::::::::: فیس بک کا ذوق ہر سطح پر پایا جاتا ہے۔ فیس بک صارفین میں ایسے احباب بھی شامل ہیں جو بہت اعلیٰ ملٹری یا سول افسران ہیں۔ ان میں سے بعض افسران نے پروفائل میں اپنا عہدہ بھی درج کر رکھا ہے اور بہت سوں نے نہیں بھی کیا، لیکن مجھے ذاتی طور پر ان کا تعارف میسر ہے۔ خود میرے ساتھ پولیس کے ہی تین ڈی آئی جی اور کئی ایس ایس پی آئیڈ ہیں۔ مصیبت یہ ہے کہ یہ حضرات پوسٹ نہ ہونے کے برابر کرتے ہیں۔ ورنہ ہر نماز میں دعاء کرتا "اے پروردگار ! یہ جو تیس مار خان اپنے کمٹس کی صورت ہم غریبوں پر ہی چڑھائی کر جاتے ہیں، انہیں ان پولیس افسران کی پوسٹوں پر بھی تو ایسے ہی کمٹس کی توفیق عطاء فرما" سوچئے کتنا مزہ آئے کہ ادھر دعاء قبول ہوئی، ادھر 36 انچ والا لٹر حرکت میں آگیا۔ اور اگلے دس دن فیس بک کا تیس مار خان الٹا لیٹا اوی اماں ! اوی اماں ! کرتے ہوئے ٹکور کرا رہا ہو۔ یہ عارف خٹک کو جب میں نے پہلی بار فیس بک پر دیکھا تو اس کی شکل و صورت سے اسی نتیجے پر پہنچا تھا کہ کوئی راشی قسم کا اے ایس آئی ہے۔ جی ہی جی میں سوچ لیا تھا کہ جس کے کمٹس سے بہت تنگ آئیں گے، عارف کی مٹھی میں پانچ سو کا نوٹ دبا کر اس کی چھترول کروا دیا کریں گے۔ چنانچہ تعلقات استوار کرنے کے لئے اسے کھانے پر گھر بلا لیا۔ مگر بیگم جان کو سختی سے ہدایت کردی "بیگم جان ! اچھی طرح سن رکھو کہ سبزی کے سوا کچھ نہ بنانا۔ یہ پولیس والے جس کے ہاں مرغن کھانا دیکھ لیں، اسے پیٹی بھائیوں سے اٹھوا لیتے ہیں اور پھر حوالات میں اتفاقاً آنا سامنا ہونے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے کان میں کہتے ہیں، یار ! یہ ایس ایچ او بہت ہی کمینہ آدمی ہے۔ آپ کو القاعدہ یا طالبان کے کیس میں فٹ کروا کر عمر قید کروا دے گا یا پھر راؤ انوار سے مروا دے گا۔ پچاس لاکھ سے کم پر تو راضی نہیں ہوتا مگر میرا جاننے والا ہے۔ دس لاکھ میں معاملہ کروا کر جان چھڑوا دیتا ہوں۔ سو بیگم جان ! خدا کا واسطہ ہے، سبزی کے سوا کچھ مت بنانا" عارف آیا تو آنکھوں میں بھرپو چمک تھی۔ لیکن جب دسترخولی پر چلو۔ طرح کی۔ سینیبل۔ چنہ۔ ہی۔ گئی۔ تو دیکھی۔ یہ سینیبل۔ کو۔ دیکھے۔ لڑو۔ کھی۔ اپنے پیٹہ کو۔ کسی پختوں کے ساتھ اس سے بڑا ظلم اور ہو ہی نہیں سکتا کہ اس کے سامنے بچھے دسترخوان پر سب کچھ ہو مگر گوشت نہ ہو۔ بیچارہ خٹک منہ بنا بنا کر سبزی بھی کھاتا گیا اور ساتھ ہی خونخوار نظروں سے مجھے گھورتا بھی گیا کہ اب ایسی بھی کونسی آفت ٹوٹ پڑی تھی کہ تم سے پاؤ بھر مرغی کا گوشت نہ خریدا گیا ؟۔ میں نے بھی پروا نہ کی اور ہونق بن کر یہی ظاہر کرتا رہا کہ گوشت ؟ وہ کیا ہوتا ہے ؟ وہ تو جب یہ سبزی کھا کھو کے فارغ ہوچکا، تب پتا چلا کہ یہ تو پولیس والا نہیں ہے۔ بلکہ ان میں سے ہے جو سڑک پر دور سے سارجنٹ دیکھ کر پتلی گلی کی طرف گھوم جاتے ہیں۔ سو پانچ سو کے عوض بیہودہ کمٹس والوں کی چھترول کا منصوبہ تو ان آرزوؤں کی فہرست میں درج ہوگیا جن کے نصیب میں خاک شد کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ ہاں ! اس سبزی کا ایک فائدہ ضرور ہوا۔ صرف یہ دکھانے کے لئے کہ دعوت کیسے کی جاتی ہے عارف نے تین بار مجھے دنبے والی شنواری کڑائی کھلا ڈالی ہے۔ اور ہر بار بل دینے کے بعد اس نے میری آنکھوں میں بغور دیکھتے ہوئے یہ جاننے کی بھرپور کوشش کی ہے کہ کیا یہ سیکھ چکا یا نہیں کہ دعوت میں سبزی نہیں گوشت بنایا جاتا ہے ؟ اب یہ خدا ہی جانے کہ یقین حاصل نہ ہونے کے سبب سبزی کے ہی ڈر سے یہ ہمارے ہاں نہیں آتا یا پھر اس خوف سے کہ اس گھر میں تو طارق بھی رہتا ہے

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2836739673016676>

یونیفارم کی شرٹ اتر گئی "پتلون" باقی ہے یونیفارم کی شرٹ اتر گئی "پتلون" باقی ہے

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2839888862701757>

پنجابی زبان اور سرائیکی موسیقی ::::::::::::::::::::::::::::::::::::::: میں تو پنجابی زبان والی پوسٹ کرکے فیس بک سے یہ سوچ کر کھسک لیا تھا کہ پنجابیوں نے میری ٹکا کر کلاس لینی ہے کہ تجھے ٹانگیں توڑنے کے لئے ہماری ہی زبان ملی تھی ؟ مگر جب خود پر بہت سا دم درود پھونک کر گھنٹہ دو بعد آکر دیکھا تو پنجابیوں نے تعریف کر رکھی تھی۔ اب یا تو پنجابی بھی عربوں جیسے ہوتے ہیں جو اپنی زبان کا بیڑا غرق کرنے والے سے متعلق یہ نہیں سوچتے کہ اس نے غلطیاں کیوں کی ہیں بلکہ جتنی بولی گئی ہو اسے اہمیت دیتے ہوئے اس کی داد دے کر حوصلہ افزائی کر دیتے ہیں کہ ایک باہر کے آدمی نے ہماری زبان ٹرائی تو کی۔ یا پھر کہیں خدا نخواستہ واقعی ہی درست پنجابی "سرزد" ہوگئی ہے۔ میں پچیس سال رہا تو پنڈی اسلام آباد میں ہوں لیکن مجھے وہاں والی پنجابی یعنی پوٹھواری زبان بالکل نہیں آتی۔ جو زبان آج ٹرائی کی وہ سینٹرل پنجاب والی ہے۔ اور یہ زبان مجھے جتنی آتی ہے اس کا سارا کریڈٹ سلطان راہی، مصطفیٰ قریشی، اقبال حسن، انجمن اور چکوری کو جاتا ہے جن کی کوئی پنجابی میں نے چھوڑی نہیں۔ اب یہ میرے لئے بھی ایک معمہ ہی ہے کہ میں ہوں پختون، رہتا کراچی میں تھا اور پھر بھی ستر کی دہائی کے آخر سے لے کر نوے کی دہائی کے آغاز تک فلمیں صرف پنجابی ہی دیکھتا رہا۔ پاکستانی اردو فلمیں دس سے بھی کم ی دیکھ رکھی ہوں گی جبکہ پشتو کی تو صرف ایک ہی فلم دیکھی ہے۔ اور اس سے بھی دلچسپ بات یہ ہے کہ موسیقی مجھے پنجابی نہیں سرائیکی اور سندھی زیادہ پسند ہے۔ اور سرائیکی میں بھی خاص طور پر عطاء اللہ کا بیحد اسیر رہا ہوں۔ اس حد تک کہ چار ماہ قبل کراچی شفٹ ہونے کے لئے گھر کا سامان پیک کرنے کے دوران اہلیہ نے ایک بھاری بھرکم کاٹن سرکاتے ہوئے پوچھا "اس کا کیا کرنا ہے ؟" میں نے پچھل "کے ہے یہ ؟" وہ بولی۔ "لپڈ کے سلیرے۔ ک سلیرے عطاء۔ اللہ عیسیٰ۔ خلیو پیک ہے لس۔ میں" یہ عطاء اللہ کی کیسٹیں تھیں جو میں نے سی ڈیز کا دور آنے سے قبل کے زمانے میں جمع کر رکھی تھیں۔ کافی دیر اس "انٹیک" مال کے بارے میں سوچتا رہا۔ اور پھر یہ سوچ کر گھر پر کام کرنے والی ماسی کو دیدیں کہ چلانے کے لئے ٹیپ ریکارڈ تو اسے بھی نہیں ملنا کم از کم کہیں ٹھکانے ہی لگا دے گی۔ یہ بلا مبالغہ سینکڑوں کیسٹیں تھیں۔ مگر بات

#####

منصفانہ تقسیم" میں نے ریوڑی ولا پیکٹ کھولا، اور اس میں سے ایک چوتھائی ریوڑیاں نکال کر اپنے سرہانے محفوظ کرلیں۔ باقی ماندہ ریوڑیاں پیکٹ سمیت بیگم جان کے سپرد کردیں۔ وہ پیکٹ لے کر بچہ پارٹی کی طرف چلی گئیں۔ کچھ ان میں بانٹ لیں اور باقی ماندہ پیکٹ سمیت سنبھال لیں۔ کچھ ہی دیر بعد میں ٹی وی لاؤنچ میں جا کر بیٹھ گیا، اور "باجوہ نیوز" سننے میں مگن ہوگیا۔ بیگم جان قریب سے گزریں تو عرض کیا "بیگم جان ! ریوڑیاں تو کھلاؤ !" وہ چونک اٹھیں، اور حیرت سے دیکھتے ہوئے بولیں "وہ جو اپنے سرہانے ڈھیر لگایا ہے، وہ کس لئے ہے ؟" عرض کیا "وہ تو عمر عالم کا حصہ ہے" یہ بات میں نے کس قدر سنجیدگی سے کہی ہوگی، اس کا اندازہ آپ اسی سے لگا لیجئے کہ بیگم جان فوراً ہی میرے لئے ریوڑیوں میں سے میرا حصہ لے آئیں۔ عرض بس یہ کرنا چاہتا ہوں کہ ریوڑیوں کی "منصفانہ تقسیم" کے لئے بندے کا اندھا ہونا اتنا بھی ضروری نہیں، جتنا دانشوروں نے مشہور کر رکھا ہے

#####

سسٹم" ::::::::::: بعض دوستوں نے پوچھا ہے کہ تم نے باجوہ ایکسٹینشن اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بحران پر اپنی کوئی سنجیدہ رائے کیوں نہیں دی؟ لے۔ کیوں نہیں دی؟ س۔ بچنے کی بہتر صورت یہی ہے کہ رائے ایک چیز ہے "سسٹم" جو آرمی چیف سے بھی زیادہ طاقتور ہے۔ پشاور ہائی کورٹ میں جنرل باجوہ کی ایکسٹینشن کے خلاف جو پٹیشن آئی تھی وہ سسسٹم کی جانب سے جنرل باجوہ کو واضح پیغام تھا کہ گھر کی راہ لو۔ باجوہ صاحب نے پیغام کو ہلکا لیا اور گھر کی راہ نہ لی تو سسسٹم نے انہیں سپریم کورٹ کے راستے اپنی طاقت دکھادی۔ اگر آپ کو لگتا ہے کہ وٹس ایپ پر چلنے والوں نے تین دن اپنے زور پر کچھ کیا ہے تو اس غلط فہمی سے نکل آئیں۔ یہ صرف اور صرف اس سسسٹم کی طاقت تھی جو آرمی چیف کو بھی بے بس کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ مجھے لگتا ہے اس بار باجوہ صاحب نوشتہ دیوار پڑھ چکے اور وہ چھ ماہ بعد گھر کی راہ لیں گے۔ اب ہوگا یہ کہ پارلیمنٹ مستقبل میں آنے والے چیفس کے حوالے سے تو قانون سازی کرے گی ہی لیکن "ایکسٹینشن" نامی لچ کی بھی سنجیدہ حد بندی ہوجائے گی۔ کیونکہ سسسٹم نے دیکھ لیا ہے کہ مشرف کے بعد والے تین غیر مارشلائی چیفس نے بھی خود کو "ناکزیئر" سمجھ کر اس فوجی ڈسپلن کی ایسی کی تیسری پھری ہے جس میں ہر چیف چوں چاں کئے بغیر مقررہ تاریخ پر ریٹائرڈ ہوکر گھر چلا جاتا تھا۔ کیا، راحیل اور باجوہ نے جو کچھ کیا اس سے قطار میں کھڑا ہر جرنیل اب مستقل بے یقینی کا شکار رہوگیا ہے۔ اس بے یقینی اور اضطراب کو ختم کرنے کی واحد صورت یہی ہے کہ قانونی حد بندی کرکے خود کو ناکزیئر سمجھنے کی مستقل بیخ کنی کردی جائے۔ اب یہ مت پوچھئے گی کہ "سسٹم" کیا چیز ہے؟ لے۔ کیوں۔ لہذا نہ ہوگی۔

#####

ابو جی، دانشور اور گیزر :::::::::::::::::::: 25 برس کے ایک نوجوان کو جب یہ یقین حاصل ہوا کہ وہ اب "دانشور" بن چکا ہے تو اپنے والد بزرگوار سے یوں گویا ہوا "ابو جی ! میں اب بڑا ہو گیا ہوں، خود کو سنبھال بھی سکتا ہوں اور اپنی زندگی کے فیصلے بھی خود کر سکتا ہوں" ابو جی نے ریموٹ سے ٹی وی آف کیا اور نابالغ دانشور کی جانب پوری سنجیدگی سے متوجہ ہوتے ہوئے بولے "بیٹا جی ! ایک باپ کے لئے اس سے زیادہ خوشی کی بات اور کیا ہوسکتی ہے کہ اس کا بچہ خود کو سنبھالنے کی صلاحیت حاصل کر جائے۔ کیا تم واقعی خود کو سنبھال سکتے ہو ؟"

دانشور بولا "جی ابو جی ! آپ کوئی باجوه تھوڑی ہیں جس کے بچے ایک سمری تک نہیں بنا سکتے۔ میں خود کو سنبھال سکتا ہوں" ابو جی نے تفہیمی انداز میں سر ہلاتے ہوئے فرمایا "بیٹا جی ! پھر تو تمہیں الگ گھر میں شفٹ ہوجانا چاہئے جہاں تم پوری طرح اپنے اختیارات کسی روک ٹوک کے بغیر استعمال کر سکو" یہ سن کر نابالغ دانشور کی آنکھیں خوشی سے بھر ائیں۔ اور وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولا "جی ابو جی ! میں اور نسرين یہی چاہتے ہیں" ابو جی نے اسے گہری سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا "پکی بات ہے کہ تم خود کو اور اپنے الگ گھر کو سنبھال لوگے نا ؟" دانشور نے ماں کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا "ماں قسم ! پکی بات ہے" ابو جی اٹھے تو نابالغ دانشور کو لگا اسے گلے لگانے کے لئے اٹھے ہیں، وہ سینے نال ٹھا کرکے لگنے کے لئے آگے بڑھا مگر ابھی دو قدم ہی اٹھائے تھے کہ ابو جی بولے "جاؤ ! کچن سے ماچس لے کر آؤ" نابالغ دانشور کھسیانی سی شکل لئے کچن گیا، اور ماچس لے آیا۔ ابو جی نے اسے ہاتھ سے پکڑا اور فرمایا "اؤ میرے ساتھ" وہ اپنے نابالغ دانشور کو گھر کی پچھلی جانب لے گئے اور گیزر کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا "بیٹا جی ! ماچس تمہارے ہاتھ میں ہے، یہ گیزر آن کرکے دکھائو" دانشور کبھی گیزر کو دیکھے، کبھی ابو جی کو اور کبھی ان کے پیچھے کھڑی نسرين کو۔ مورال آف دی سنٹوری یہ ہے کہ "میری رائے میں" فرماتے ہوئے احتیاط برتنے۔ موسم جاڑے کا ہے، یہ نہ ہو میں بھی آپ کو ماچس سمیت کسی "سوالیہ گیزر" کے سامنے کھڑا کروں

#####

تحریر اور اس کے ماں باپ :::::::::::::::::::: ایک بچے نے پوچھا ہے "سنا ہے لکھنا بھی قدرتی صلاحیتوں میں سے ہے۔ استاد کا کام صرف اس صلاحیت کو پالش کرنا ہے۔ میں قدرتی طور پر رائٹر ہوں یا نہیں اس کا پتہ کیسے چلے گا ؟" عرض کیا دو طرح سے پتہ چل سکتا ہے۔ سادہ صورت یہ ہے کہ دس سطریں لکھ کر کسی تجربہ کار صاحب قلم کو دکھائیے، اگر آپ میں صلاحیت ہوئی تو وہ بھانپ لے گا۔ دوسری شکل یہ ہے کہ آپ پر آب کے

ذہن کی وہ تخلیقی صلاحیتیں منکشف ہونے لگیں جو چھوٹے چھوٹے محرکات کے نتیجے میں کار فرما ہوتی ہیں۔ مثلاً آپ چائے خانے پر بیٹھے چائے پی رہے ہیں اور ایک مکھی بار بار آ کر کبھی آپ کے کپ کے کبھی گال پر بیٹھ رہی ہے۔ اگر یہ مکھی آپ کو کوئی کہانی سچھا رہی ہے تو آپ رائٹر ہیں۔ اور اگر وہ صرف تنگ کر رہی ہے تو آپ رائٹر نہیں ہیں۔ یہ بات سمجھنے کی ہے کہ تخلیقی ذہن لگے بندھے روایتی قسم کے موضوعات کی طرف رغبت نہیں رکھتا۔ ان موضوعات کی طرف تو اسے زبردستی لے جانا پڑتا ہے۔ یعنی آپ کو ارادہ کرنا پڑتا ہے کہ میں نے آج اخلاقی تنزل یا اسی طرح کے کسی اور موضوع پر لکھنا ہے۔ چنانچہ ہوتا پھر یہ ہے کہ آپ قلم پہلے اٹھا کر بیٹھتے ہیں اور دماغ بعد میں آپ کی مدد کو آتا ہے۔ بسا اوقات وہ صاف انکار بھی کر دیتا ہے کہ "بھاڑ میں جاؤ ! میں آج تمہاری کوئی مدد نہیں کرنے لگا" نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ رائٹر قلم ہاتھ میں پکڑے تخیل کی انگڑائی کا منتظر ہی رہ جاتا ہے مگر کاغذ پر اتارنے کے لئے کچھ بھی سچھائی نہیں دیتا۔ اس کے برعکس غیر روایتی موضوعات کے باب میں ذہن کی لپک، جھپک کا یہ عالم ہوتا ہے کہ اپنے ارد گرد کی ادنی ترین اور بظاہر بے معنی قسم کی حرکات سے بھی یہ معنویت کے عجیب و غریب دریچے کھول دیتا ہے۔ ایسی صورت میں چائے کے کپ پر منڈلاتی مکھی بھی کسی بڑی شاندار کہانی کا محرک بن جاتی ہے۔ یا گھر میں کسی بچے کا روٹین کے معاملات سے متعلق کوئی سوال آپ کو ایک موضوع یا کہانی سچھا دیتا ہے۔ اس کی تازہ مثال میری حالیہ پوسٹ "ابو جی، دانشور اور گیزر" ہے۔ میری اہلیہ گھر پر نہیں تھیں، اور گیزر بند تھا۔ اٹھارہ برس کا وقاص ماچس لئے میرے پاس آیا اور پوچھا "ابو ! گیزر کیسے آن کیا جاتا ہے ؟" میں نے جاکر اسے گیزر آن کرنا سکھادیا مگر جس لمحے اس نے سوال کیا، اسی لمحے میرے ذہن میں کہانی سوچھ چکی تھی۔ اور گیزر آن کر کے واپس آنے تک میں اس کی اینڈنگ تک بھی پہنچ چکا تھا لیکن کسی تگڑی پنچ لائن کے ساتھ اس کی پرفیکٹ لینڈنگ نہ سوچھی۔ چنانچہ میں نے اسے لکھنا تب تک کے لئے موقوف کر دیا جب تک کوئی پرفیکٹ لینڈنگ نہ سوچھ جائے۔ اب یہاں یہ بات بھی سمجھ لیجئے کہ تخلیقی طور پر سوچھی سٹوری، مضمون یا سطر کی یہ سب سے بڑی خاصیت ہے کہ یہ جب تک خود کو آپ کے دماغ سے آپ کے قلم یا کیبورد کی مدد سے باہر نہ لے آئے، آپ کو چین نہیں لینے دیتی۔ اس کی مثال عین اس بچے کی ہوتی ہے جو رحم مادر میں پیدائش کے لئے بالکل تیار ہوجائے۔ خدا را یہ مثال ہلکی نہ لے بیٹھئے گا۔ اگلی سطور میں اس کا بہت بڑا ریلیونس سمجھانے جا رہا ہوں جو آپ بچوں کے کام آئے گا۔ اگر بچہ پیدائش کے لئے تیار ہوجائے۔ اور کسی بھی سبب سے اس کی پیدائش نہ ہو۔ کوئی۔ رکٹ۔ پیٹ۔ پوچھ۔ لو۔ لے۔ ک۔ فوری۔ حل۔ نہ ڈھونڈ لیا جائے تو لبتہ تین۔ مہی۔ سے ایک۔ سلحہ۔ یا تو بچہ شکم مادر میں مر جائے گا یا ماں مرے گی اور یا دونوں ہی موت کا شکار ہوجائیں گے۔ حساسیت کا پہلو یہاں یہ ہے کہ ماں اور بچہ تو چونکہ حیات انسانی ہیں۔ سو افرا تقری مچ جاتی ہے۔ کہ جان بچانی ہے۔ لیکن تحریر اور اس کا شکم مادر یعنی ذہن وہ افرا تقری حاصل نہیں کرپاتا۔ چنانچہ کہانی کو اگر پیدائش کے عمل سے نہ گزارا جائے تو شروع میں تو صرف کہانیاں شکم مادر یعنی دماغ میں مرتی ہیں لیکن بہت جلد ماں کا رحم یعنی دماغ کی تخلیقی صلاحیت ہی بانجم پن سے دوچار ہوجاتی ہے۔ سو یاد رکھئے کہ جب کہانی پیدائش کے لئے تیار ہوگئی تو یہ آپ کے ذہن میں وہی پریشر برپا کرے گی جو شکم مادر میں پیدا ہوتا ہے۔ تب آپ نے اسے پیدائش کے عمل سے گزارنا ہے۔ اب یہ آپ کا نصیب کہ بچہ لگے۔ صحت۔ مند۔ لو۔ خصوصیت۔ پیٹ۔ ہوگا۔ تو صوم۔ مچل۔ دے۔ گ۔ لو۔ ٹمل۔ ٹمل۔ سل۔ پیٹ۔ پو۔ تو۔ ٹمل۔ سی۔ توجہ۔ ی۔ کھینچ۔ پائے۔ گ۔ لیکن بطور رائٹر آپ کی ذمہ داری اس کی ڈیلیوری کو ہر حال میں یقینی بنانا ہے۔ ہاں ! اگر فاسد قسم کے بیمار خیالات ہیں تو پھر "ابورشن" ہی بہتر آپشن ہے۔ مجھے گیزر والی کہانی کی پرفیکٹ لینڈنگ کے لئے دوسرے دن جا کر "میری رائے میں" والا کمنٹ ہاتھ لگا۔ تب تک میں جنین یعنی سٹوری اور ماں یعنی دماغ دونوں کی بھرپور نگہداشت کرتا رہا۔ اب آجائے اس آخری اور حاصل تخلیق نکتے کی جانب جسے پیش نظر نہ رکھنا پورے تخلیقی عمل کو خاک میں ملا دے گا۔ کیا اس کرہ ارض پر ایک بھی ایسی ماں ہے یا رہی ہے جس نے اولاد کو اس خیال سے پیٹ میں رکھا اور پھر جنا ہو کہ میں اس کے ذریعے کوئی منفی مقصد حاصل کروں گی ؟ ایک ڈاکو یا قاتل کی بیوی تو کیا خود ڈاکو اور قاتل بھی۔ لے۔ لبتہ۔ کے۔ لے۔ کسی۔ صورت۔ لقمہ۔ نہیں۔ پو۔ کہ۔ لے۔ کی۔ تخلیق۔ یعنی۔ لالہ۔ معشرے۔ پو۔ غلط۔ نتائج۔ مثبت۔ کرنے۔ ولا۔ بنے۔ بعینہ ایک رائٹر کو بھی یہ بات ہر حال میں پیش نظر رکھنی ہوگی کہ اس نے اور اس کی تخلیق کی ماں یعنی ذہن نے مل کر جس تحریر کو جنم دیا ہے وہ معاشرے میں مثبت کردار ادا کرنے والی ہو۔ اگر اس کی تخلیق مثبت کی جگہ منفی نتائج پیدا کرنے لگے تو پھر اس اولاد یعنی تخلیق کو عاق کرنے سے بھی گریز نہیں کرنا چاہئے۔ تحریر کو عاق کرنے کی صورت "اعلان رجوع" ہے۔ قلمی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ عاق شدہ تحریروں۔ کبھی۔ بھی۔ منہ۔ بند۔ نہ۔ نکلے۔ مثبت۔ نہیں۔ کر۔ پاتیں۔ یہ۔ غلے۔ پتے۔ ی۔ بے اثر۔ ہوگئی۔ ہیں۔

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2849738355050141>

ایک بہت ہی ادب نواز دوست نے فون کرکے پہلے تو اپنے مخصوص بے تکلف انداز میں دلجوئی فرمائی اور پھر گپ ہی گپ میں فرمانے لگے "جشن ریختہ میں مکالمے کا بھی سیشن ہوتا ہے جس میں ادب سے متعلق کسی اہم سوال کا جواب ڈھونڈا جاتا ہے۔ روایتی ادبی حلقوں میں کس نوع کے سوالات گردش کرتے ہیں وہ تو میں جانتا ہوں۔ تم روایتی حلقے سے باہر کے آدمی ہو۔ میں جانتا چاہتا ہوں کہ ایک غیر روایتی رائٹر کس قسم کے سوالات ذہن میں رکھتا ہے۔ لہذا تم مجھ کو بتاؤ، اگر اگلے جشن ریختہ میں ادیبوں کے مکالمے کے لئے تم سے سوال طے کروایا جائے تو وہ سوال کیا ہوگا ؟" میں پہلے تو بہت زور سے ہنسا، اور پھر ان کا مطالبہ پورا کرتے ہوئے یہ سوال پیش کیا "کیا بڑا ادیب بننے کے لئے بڑا ڈھکی بننا لازمی ضرورت ہے ؟"

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2851988568158453>

لیپ ٹاپ آف تھا ورنہ نابالغ دانشوروں کو اپنا امام ملنے ہی لگا تھا

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2854563324567644>

فیس بک تیزی سے "بازار" بنتی جا رہی ہے۔ کوئی شہد بیچ رہا ہے، کوئی کپڑے، کوئی عمرے کے پیکج، کوئی پودے، کوئی

سلاجیت اور کوئی خشک میوے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ساری دکانیں اسلامی ہیں جس کی وجہ سے مدنی مسجد کراچی والی فیلنگز آری ہیں۔ تین آپشنز زیر غور ہیں (01) موسم کی مناسبت سے میں بھی "اسلامی مونگ پھلی" کا ٹھیلہ لگا لوں (02) ساری دکانیں انفریڈ کر دوں (03) ساری دکانیں ان فالو کردوں

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2854239714600005>

فصاحت و بلاغت/ آخری حصہ :::::::::::::::::::::::::::::::::::::: انسان "علم" تک اپنی باہمی گفتگو کی مدد سے ہی پہنچا ہے۔ اس ضمن میں یہ بات تو درست ہے کہ وحی ماخذ علم نہیں ہے۔ لیکن اس بات سے انکار ممکن نہیں کہ انسان کے شعور کو علم تک رسائی کا سب سے مؤثر دھکا وحی نے ہی دیا ہے۔ چنانچہ مؤثر ترین گفتگو وہی سمجھی جاتی ہے جس میں فصاحت و بلاغت دونوں اعلیٰ معیار پر پائے جاتے ہوں۔ جتنی گفتگو غیر فصیح و غیر بلیغ ہوگی اتنا ہی مقصد تک پہنچنا مشکل تر ہوتا چلا جائے گا۔ یہ بات اس خدا سے بہتر کون جان سکتا تھا جس نے انسان کو تخلیق فرمایا ہے۔ چنانچہ خود خدا جب اس سے ہم کلام ہوا تو اپنے کلام کو فصاحت و بلاغت کی معراج پر پہنچا کر مخاطب ہوا۔ علم انسان کی بنیادی ضروریات کی تخلیق اور خود اس کی حیات کو بامقصد بنانے میں مدد فراہم کرنے والا بنیادی عنصر ہے۔ علم کا سب سے بڑا ذاتی وصف یہ ہے کہ یہ "سیکھنے سکھانے" کے لائق ہے۔ اس کے سیکھنے سکھانے میں رکاوٹ اسی صورت پیدا ہوسکتی ہے کہ یا تو سیکھنے والا غبی ہو۔ یعنی درکار ذہنی صلاحیت نہ رکھتا ہو۔ یا پھر سکھانے والا فصاحت و بلاغت سے محروم ہو۔ علم میں بنیادی کردار اس کے اصولوں کا ہوتا ہے۔ اور اصولوں کی درجہ بندی اصطلاحات کی صورت سامنے آتی ہے۔ اصطلاح "شناخت" قائم کرنے سے زیادہ کوئی مطلب نہیں رکھتی۔ ایک فصیح استاد کا کمال یہ ہوتا ہے کہ وہ اصطلاح کو اپنے لیکچر پر حاوی نہیں ہونے دیتا۔ بلکہ لیکچر کو اصطلاح پر حاوی رکھتا ہے۔ جس سے لیکچر نہایت سہل ہوجاتا ہے۔ ایک فصیح ترین استاد کی شناخت کیا ہے ؟ فصیح ترین استاد وہی کہلانے کا مستحق ہے جس کے سبق کے بعد طالب علم ایک نظر اس کتاب کی عبارت پر ڈالے جو استاد پڑھا کر اٹھا ہے۔ اور پھر ذرا سی توجہ اس لیکچر کی یادداشت پر مرکوز کرے جو استاد دے کر گیا ہے، تو اس نتیجے پر پہنچ جائے کہ میرا استاد سمجھانے کے باب میں اس صاحب کتاب سے زیادہ باصلاحیت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جو استاد صاحب کتاب پر حاوی ہوجائے "نامور" ہوجاتا ہے۔ اور طالب علم یہ بات عام کہتے پائے جاتے ہیں "دیکھو یار ! کتنی مشکل گتھی استاد نے کیسے چٹکی بجا کر سلجھادی" اب یہاں بنیادی طور پر کھلی بس یہ حقیقت ہے کہ استاد صاحب کتاب سے زیادہ فصیح و بلیغ نکلا ہے۔ جس سے آپ فصاحت و بلاغت کی اہمیت کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ یہاں یہ نکتہ بھی سمجھتے جائے کہ کتاب اللہ یعنی قرآن مجید اور شارح یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس اصول سے مستثنیٰ ہیں۔ وہاں چونکہ "کتاب" معجزہ ہے سو شارح بھی وہ بھیجا گیا جس کے ہاتھ پر معجزوں کا ظہور ہوا۔ مگر وہ مخلوق ہونے کے سبب اپنے خالق سے بڑا نہیں۔ جب معاملہ خدا، اس کے رسول اور اس کی کتاب کا ہوگا تو پھر یہ طے شدہ حقیقت ہے کہ معیارات انسانی نہیں خدائی لاگو ہوں گے۔ ایک "رائٹر" بنیادی طور پر اپنے سماج کا استاد ہی ہوتا ہے۔ استاد کسے کہتے ہیں ؟ سکھانے والے کو۔ رائٹر قلم اسی لئے اٹھاتا ہے کہ وہ اپنے سماج کو کچھ سکھانا چاہتا ہے۔ مگر یہاں سمجھنے کی بات یہ ہے کہ مضامین، مقالات، اور کتب ایسے حضرات کے قلم سے بھی نکلے ہیں جو زیر قلم علم پر تو کمانڈ رکھتے تھے لیکن وہ "رائٹر" کے لئے درکار صلاحیتیں نہ رکھتے تھے۔ نتیجہ اس کا یہ ہے کہ ان کا لکھا بس وہی سمجھ پاتے ہیں جو اس علم سے کسی مناسب درجے کی مناسبت رکھتے ہیں۔ ایک عام قاری کو وہ اپنا مافی الضمیر پہنچانے میں ناکام رہتے ہیں۔ کیونکہ فصاحت و بلاغت کی صلاحیتوں سے عاری تھے۔ لیکن اگر ایک آدمی کا دعویٰ یہ ہو کہ وہ زیر قلم علم اور رائٹر کے لئے درکار صلاحیتوں، دونوں ہی پر قدرت رکھتا ہے تو پھر اسے وہ ابلاغ کرکے دکھانا ہوگا جس میں رعایت اللہ جیسا گدھا بھی ہدایہ ثالث جیسی کتاب سمجھ لیتا ہے۔ جانتے ہیں استاد کے مقام پر فائز رائٹر ابلاغ میں کب ناکام ہوتا ہے ؟ جب وہ اصطلاحات پر اپنی تحریر کو غالب نہیں رکھتا بلکہ اصطلاحات کو تحریر پر غالب کردیتا ہے۔ اور پوری کوشش کرتا ہے کہ اصطلاح کا استعمال بھی سہل کے بجائے مشکل تر بنا کر کرے۔ یہ ایسا ہی ہے کہ کوئی شخص آئینہ لئے دھوپ میں کھڑا ہو اور آپ کی آنکھوں کو خیرہ کرنے کے لئے سورج کی روشنی منعکس کرکے آپ کی آنکھوں پر ڈالنا کمال سمجھ لے۔ اس شخص سے وہ شخص ہزار گنا افضل ہے جو سورج کی انہی کرنوں سے سولر ٹیکنالوجی کے ثمرات ہم تک منتقل کرتا ہے۔ علم کی روشنی سے ہماری آنکھیں خیرہ کرنے والوں کا مطلوب سکھانا ہے ہی نہیں۔ یہ صرف ہمیں اپنے رعب میں مبتلا کرنے کی کوششوں میں مگن ہیں۔ ایسے میں جب ہم کہتے ہیں "حضور ! بات سمجھ نہیں آ رہی، آپ کیا کرنا چاہتے ہیں ؟" تو انہیں اس بات کا صدمہ نہیں ہوتا کہ یہ ابلاغ میں ناکام ہوگئے۔ بلکہ یہ اپنا بہت بڑا عالم ہونا باور کرانے کے لئے فرماتے ہیں "کسی بھی علم کو اس کی اصطلاحات کے بغیر سمجھنا ممکن نہیں" اور ہم کہیں "میں تو سمجھا دیتا ہوں" تو ہمہتی کستے ہوئے فرماتے ہیں "تم صحافی ہو، صحافیانہ تحریروں لکھتے ہو" اگرچہ ان کی مراد یہ ہوتی ہے کہ تم کیا جانو کہ علم کیا ہوتا ہے، اصطلاحات کیا ہوتی ہیں اور علمی زبان کیا ہوتی ہے۔ لیکن یہ بنیادی طور پر ابلاغ کے آفاقی اصولوں کو مسترد کر رہے ہوتے ہیں۔ جانتے ہیں یہ "صحفی" "ولی" "بھیتی" "بوصغیر" پاکد و بدھ میں۔ لسی۔ مقصد کے لئے سب سے پہلے کس۔ پھر کسی۔ گئی۔ تھی۔ ؟ ایلکلام۔ لڈ۔

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2856835477673762>

کتا گیری" :::::::::::::::::::::::::::::::::::::: میں ایک آن لائن گیم کھیلتا ہوں، جس میں ہماری ٹیم میں 98 پلیئرز ہیں۔ پاکستانی ان میں کلا میں ہی ہوں، باقی سارے امریکہ، کینیڈا، یورپ اور لاطینی ممالک سے ہیں۔ گیم کے دوران ایک چیٹ بکس میں ہماری چیٹ بھی ہو رہی ہوتی ہے جس میں گیم کی پلاننگ اور ہدایات کے ساتھ ساتھ کہیں بھی چل رہی ہوتی ہیں۔ روز ہی ان میں سے کوئی یہ کہہ کر دس پندرہ منٹ کے لئے اے ایف کے (اے فرام کیبورد) ہوجاتا ہے "میں ذرا کتے کو واک کرا لاؤں" کوئی کہتا ہے "میں کتے کو پیشاب کرا کر ابھی آیا" کوئی کہتا ہے "کتے کی خوراک ختم ہوگئی ہے، ابھی آتا ہوں" ایک دن ایک پاکستانی بھی اس ٹیم میں شامل ہوگیا۔ جو گپوں کے دوران گوروں پر یہ انکشاف بھی کر بیٹھا کہ وہ عمران خان جیسے لیجنڈ کا پولیٹکل ورکر ہے۔ وہاں وہ میرے لئے صرف ایک پاکستانی تھا لہذا نہ تو میں نے اس کے عمران خان کو چھیڑا اور نہ ہی یہ بتایا کہ میں بھی ایک پاکستانی ہوں۔ لیکن ہوا یہ کہ اس نے جب گوروں کا روز کا یہ کتے والا سین

دیکھا تو خود بھی گوروں کی نقل شروع کر بیٹھا کہ کتے کو وہ کرانا ہے، یہ کرانا ہے۔ دو چار دن تو میں برداشت کرتا رہا لیکن آخر کار مجھ سے رہا نہیں گیا اور میں نے اسے رومن اردو میں ٹوکنے ہوئے لکھ دیا "اوے بوتھے ! ان کے تو ماں باپ نہیں ہوتے جن کے لئے یہ کچھ لا سکیں یا خدمت کر سکیں۔ تو کیوں پاکستانی ہو کر یہ "کتا گیری" کرتا ہے ؟" اس کے تو اچھوں نے بھی نہ سوچا ہوگا کہ یہاں اس کے علاوہ بھی کوئی پاکستانی بیٹھا ہے۔ سٹیٹا کر ٹیم ہی چھوڑ گیا۔ اور کچھ ہو

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2856543091036334>

اللہ کے بندو ! اس طرح کی مثالیں استعمال کرنے سے قبل تھوڑا سا سوچ بھی لیا کرو۔ اگر مقدسات کے ساتھ ہی جوڑنا ہے تو پھر پردہ صرف ماں کو کرنا چاہئے، کیونکہ زنانی رشتوں میں "مقدس" صرف وہی ہے۔ جس کے ساتھ رات کو سونے ہو اسے کعبے اور قرآن کی مثالوں سے جوڑوگے تو خود ہی مشکل میں آجاؤ گے۔ اور اگر کسی نے آگے سے کہ دیا کہ ہم تو اپنی گاڑی کو بھی ڈھک کر رکھتے ہیں مگر بازار جانے کے لئے اس کا کور اتار لیتے ہیں، تو ؟

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2859121037445206>

کمینے " ::::::::::: یار میں ایک عجیب راز تک پہنچا ہوں۔ چونکہ خود مولوی ہوں تو اپنے آپ کو بھی اندر سے جانتا " ہوں اور بہت سے مولویوں کو بھی اندر تک جانتا ہوں۔ خیال یہ سوچا کہ جب ہم مولویوں میں سے بھی اکثر صرف نیک ہونے کی ایکننگ کرتے ہیں، نیک ہیں نہیں۔ تو یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ یہ لبرل پاکستانی ہونے کے باوجود ایک دم خالص کمینے ہوں ؟ جب اس پہلو پر غور کرنا شروع کیا تو کچھ لبرل شکلیں اور ان کی حرکتیں یاد آتی چلی گئیں۔ یقین کیجئے میں دنگ رہ گیا کہ یہ تو ایک دم ہم مولویوں جیسے ہیں۔ دکھتے کمینے ضرور ہیں پر اندر سے کمینے ہیں نہیں۔ جانتے ہیں میں نے انہیں پکڑا ان کی کس حرکت سے ہے ؟ تین بار ایسا ہوا کہ میں بیمار ہوا تو بذریعہ فون اور گھر آ کر عیادت صرف لبرلز نے کی۔ مولوی اگر اندر سے بھی نیک ہوتا تو عیادت نہ کرتا ؟ اور یہ لبرل اگر اندر سے بھی کمینے ہوتے تو میری عیادت کرتے ؟

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2858919274132049>

میں بیگم جان سے یہ کہتے ہوئے غسل خانے میں گھس گیا کہ "بیگم جان کیڑے نکال دو" نہا دھو کر نکلا تو تیار رکھے جوڑے پر نظر پڑتے ہی چلا کر کہا "یہ کیا نکال رکھا ہے ؟ یہ تو ابھی دو دن قبل ہی اتارا ہے" آواز کچن تک پہنچ چکی تھی، وہ تشریف لائیں اور یوں گویا ہوئیں "چلا تو آپ یوں رہے ہیں جیسے وارڈروب میں جوڑوں کی قطاریں لگی ہوں" چپ کرکے جوڑا تو پہن لیا مگر طعنہ دل کے سنجیدہ امور والے خانے میں رکھ لیا۔ کچھ دن بعد صلاح الدین کو کیڑا دیا کہ یہ درزی کو دیدینا۔ صلاح الدین جا چکا تو بیگم جان قریب آئیں اور فرمایا "یہ جو اتنے سارے جوڑے وارڈروب میں لٹکے ہیں، یہ کم ہیں جو آپ مزید سلوا رہے ہیں ؟" یار پوچھنا یہ تھا کہ صرف میری والی ہی ایسی ہے یا سب کا ہی یہ حال ہے ؟

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2862917553732221>

آج کل کے بچے دعوت نامہ وٹس ایپ کرکے ساتھ اس طرح کا ایک میسج بھی کر دیتے ہیں "شرکت کی دعوت قبول فرمائیں گے یا آکر دعوت دینا ہوگی ؟" یہ وہ بچے ہوتے ہیں جنہیں عزت باپ کے ورثے کے طور پر ملی ہوتی ہے اور وہی ان کا کل سرمایہ ہوتا ہے۔ سیانے کہہ گئے ہیں کہ اگر دس ہزار کی شال بھی ورثے کی جس۔ ہو تو ولادہ لیں۔ سے۔ اپنا ایک بڑا۔ کھڑا صلف۔ کرتے لگی۔ ہے۔

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2860589203965056>

پوچھا گیا "ملک ریاض سے جو رقم برطانوی ایجنسی نے ضبط کرکے پاکستان کو دی وہ حکومت نے ملک ریاض کو واپس کر دی۔ آپ اس پر خاموش کیوں ہیں ؟" عرض کیا کیونکہ ایسا ایف اے ٹی ایف کے دباؤ سے نکلنے کے لئے کیا گیا۔ آپ بھی چپ کر جائیں منی لائننگ کے ایشو پر پاکستان سخت مشکل میں ہے۔ اور باجوہ صاحب پاکستان کو اسی دباؤ سے نکالنے کے لئے اسی طرح کی "درست سمت" میں لے جانے کے لئے خود کو ناگزیر سمجھتے ہیں 😊😊😊

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2864572590233384>

دو دن قبل کی پوسٹ "کمینے" پر جامعہ اشرفیہ کا ایک فاضل مجھے "اچھا مولوی" دکھانے آیا تھا۔ سوچا آپ سب کو بھی دکھا دوں

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2863700616987248>

اس منظر میں ان بچوں سے میں نے ایک بات کہی جو ان بچوں کے لئے بھی کار آمد ہوسکتی ہے جو اس منظر میں نہیں ہیں۔ وہ بات یہ تھی کہ کتابیں دو طرح کی ہوتی ہیں۔ ایک وہ جو ہمیں معلومات مہیا کرتی ہیں۔ اور دوسری وہ جو ہمارے شعور کی تشکیل کرتی ہیں۔ تم لوگ اس ایکسپو میں گھوم کر دیکھ لو۔ جو کتاب جتنی خالی ہوگی، وہ اتنی ہی آسانی سے دستیاب ہوگی۔ اور جو کتاب جتنی اہم ہے وہ اتنی ہی مشکل سے ملے گی، اور ہوسکتا ہے کہ ملے بھی نہیں۔ تم لوگوں نے دیکھ لیا ہوگا کہ رسو کی "معاہدہ عمرانی" (جس کی جانب تصویر میں اشارہ کر رہا ہوں) تم لوگوں کو

مشکل سے ملی جبکہ ایڈورڈ سعید کی استشرافیت اور محمد حسن عسکری کا ہمیں کچھ بھی نہ ملا۔ یہ وہ کتب ہیں جو شعور کی تشکیل کے کام آتی ہیں۔ ایسی کتب کوئی چھوڑتا کہاں ہے کہ آسانی سے ہاتھ آجائیں ؟

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2865816456775664>

رعب جھاڑنا" : : : : : بات فقط اتنی نہیں کہ کتاب آپ کا علم بڑھانے اور شعور کی تشکیل کے کام آتی ہے۔ کتاب اور اس کے مصنفین ایک اور اہم ضرورت بھی پوری کرتے ہیں۔ وہ ضرورت ہے "رعب جھاڑنا"۔ رعب جھاڑنا انسان کی وہ ضرورت ہے جو اس نے خود ہی خود پر مسلط کی ہے۔ کوئی اپنے غنڈے ہونے کا رعب جھارتا ہے، کوئی چچا کے فوج میں ہونے کا رعب، کوئی انبیاء کے وارث ہونے کا رعب تو کوئی تعویذ کے ذریعے برباد کرنے کا رعب۔ زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جہاں رعب جھاڑنے والے نہ ہوں۔ کتب کا شغف رکھنے والوں میں بھی رعب جھاڑنے والے "قابل قدر" تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ اس شعبے کے "رعب جھاڑو" افراد ہر کتاب یا ہر مصنف کا نام استعمال نہیں کرتے کیونکہ ہر مصنف یہ ضرورت پوری نہیں کرپاتا۔ مثلاً اگر آپ کسی سے یہ کہیں کہ آپ نے افلاطون، ارسطو اور سقراط کو پڑھ رکھا ہے تو کوئی رعب نہیں پڑتا۔ لیکن اگر آپ یہ کہیں کہ آپ نے ٹالسٹائی، دوستو فسکی، پابلو نرودا، ٹیگور اور مختار مسعود کو پڑھ رکھا ہے تو سننے والا ایک دم سیدھا ہو کر بیٹھ جاتا ہے۔ اب اس لسٹ میں اورحان پاموک بھی شامل ہو گیا ہے جو فیس بک مارکیٹ میں ان دنوں خاصا ان ہے۔ آپ کتب پڑھنے کا ذوق نہیں بھی رکھتے تو ان مصنفین کی کتب خرید کر شیلف کے اس خانے میں ضرور سجا لیجئے جس پر دیکھنے والے کی پہلی نظر پڑتی ہے۔ اور اپنی پوسٹوں میں ان کا بکثرت ذکر کیا کیجئے۔ شیلف میں رکھی یہ کتب آپ کے ملاقاتی کو یکہ فٹ پر رکھتی ہیں جبکہ پوسٹوں میں ان کے ذکر سے آپ کے دانشور ہونے کا بھرم قائم ہوتا ہے۔ کسی ناگہانی آفت سے بچنے کے لئے گوگل سے ان حضرات کے چند مشہور ون لائنر ضرور ازبر کر لیجئے کیونکہ ہماری پشتو میں کہتے ہیں "دہ شرم تڑ دہ کوئی پہ سر یی" یہ کہاوت پشتو کے انہی الفاظ میں سے ہے جن کے لئے یوسفی صاحب نے "پشتو کا بہت برا لفظ" کی ترکیب اختیار کی ہے۔ لہذا ترجمے کے لئے شاد مردانوی سے رجوع فرمائیے۔ درج ذیل کتب میں سے "اور لائن کٹ گئی" تو آج ایک بار پھر اس لئے خریدی کہ یہ اپنے وقت کے "کرنٹ افئیر" پر میرا پہلا مطالعہ تھا۔ باقی تمام کتب بھی پڑھ رکھی ہیں مگر سوچا سال میں ایک دن ہی سہی مگر ہم بھی کسی اور کے نام کا رعب جھاڑ لیں۔ ایسا ہرگز نہیں کہ یہ معمولی کتب ہیں۔ یہ بلاشبہ غیر معمولی کتب ہی ہیں۔ مگر ان کا اور ان کے مصنفین کا زیادہ کار آمد استعمال رعب جھاڑنا ہی ہے

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2865736196783690>

لگن سچی ہو تو مطلوب ملنے میں دیر نہیں لگتی۔ کل شب کی ایک پوسٹ میں ذکر کیا کہ بک فیئر میں عسکری صاحب صاحب فرینڈ Nofil Jellani کا کچھ بھی میرے ہاتھ نہ لگا۔ میری خوش قسمتی کہ "کتاب محل" اور "عکس" کے لسٹ میں تھے۔ انہوں نے آگہی بخشی کہ عسکری صاحب ان کے ہاں پائے جاتے ہیں۔ پہلے سے طے شدہ ایک ملاقات کل پر تالی اور آج ایک بار پھر ایکسپو سینٹر کا رخ کیا۔ نیت تو یہ کتب خریدنے کی کر کے گئے تھے مگر کتاب محل اور عکس کی عنایت کہ یہ کتب انہوں نے تحفہ پیش کر دیں۔ بہت شکریہ نوفل بھائی

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2865816456775664>

رعب جھاڑنا" : : : : : بات فقط اتنی نہیں کہ کتاب آپ کا علم بڑھانے اور شعور کی تشکیل کے کام آتی ہے۔ کتاب اور اس کے مصنفین ایک اور اہم ضرورت بھی پوری کرتے ہیں۔ وہ ضرورت ہے "رعب جھاڑنا"۔ رعب جھاڑنا انسان کی وہ ضرورت ہے جو اس نے خود ہی خود پر مسلط کی ہے۔ کوئی اپنے غنڈے ہونے کا رعب جھارتا ہے، کوئی چچا کے فوج میں ہونے کا رعب، کوئی انبیاء کے وارث ہونے کا رعب تو کوئی تعویذ کے ذریعے برباد کرنے کا رعب۔ زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جہاں رعب جھاڑنے والے نہ ہوں۔ کتب کا شغف رکھنے والوں میں بھی رعب جھاڑنے والے "قابل قدر" تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ اس شعبے کے "رعب جھاڑو" افراد ہر کتاب یا ہر مصنف کا نام استعمال نہیں کرتے کیونکہ ہر مصنف یہ ضرورت پوری نہیں کرپاتا۔ مثلاً اگر آپ کسی سے یہ کہیں کہ آپ نے افلاطون، ارسطو اور سقراط کو پڑھ رکھا ہے تو کوئی رعب نہیں پڑتا۔ لیکن اگر آپ یہ کہیں کہ آپ نے ٹالسٹائی، دوستو فسکی، پابلو نرودا، ٹیگور اور مختار مسعود کو پڑھ رکھا ہے تو سننے والا ایک دم سیدھا ہو کر بیٹھ جاتا ہے۔ اب اس لسٹ میں اورحان پاموک بھی شامل ہو گیا ہے جو فیس بک مارکیٹ میں ان دنوں خاصا ان ہے۔ آپ کتب پڑھنے کا ذوق نہیں بھی رکھتے تو ان مصنفین کی کتب خرید کر شیلف کے اس خانے میں ضرور سجا لیجئے جس پر دیکھنے والے کی پہلی نظر پڑتی ہے۔ اور اپنی پوسٹوں میں ان کا بکثرت ذکر کیا کیجئے۔ شیلف میں رکھی یہ کتب آپ کے ملاقاتی کو یکہ فٹ پر رکھتی ہیں جبکہ پوسٹوں میں ان کے ذکر سے آپ کے دانشور ہونے کا بھرم قائم ہوتا ہے۔ کسی ناگہانی آفت سے بچنے کے لئے گوگل سے ان حضرات کے چند مشہور ون لائنر ضرور ازبر کر لیجئے کیونکہ ہماری پشتو میں کہتے ہیں "دہ شرم تڑ دہ کوئی پہ سر یی" یہ کہاوت پشتو کے انہی الفاظ میں سے ہے جن کے لئے یوسفی صاحب نے "پشتو کا بہت برا لفظ" کی ترکیب اختیار کی ہے۔ لہذا ترجمے کے لئے شاد مردانوی سے رجوع فرمائیے۔ درج ذیل کتب میں سے "اور لائن کٹ گئی" تو آج ایک بار پھر اس لئے خریدی کہ یہ اپنے وقت کے "کرنٹ افئیر" پر میرا پہلا مطالعہ تھا۔ باقی تمام کتب بھی پڑھ رکھی ہیں مگر سوچا سال میں ایک دن ہی سہی مگر ہم بھی کسی اور کے نام کا رعب جھاڑ لیں۔ ایسا ہرگز نہیں کہ یہ معمولی کتب ہیں۔ یہ بلاشبہ غیر معمولی کتب ہی ہیں۔ مگر ان کا اور ان کے مصنفین کا زیادہ کار آمد استعمال رعب جھاڑنا ہی ہے

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2865736196783690>

لگن سچی ہو تو مطلوب ملنے میں دیر نہیں لگتی۔ کل شب کی ایک پوسٹ میں ذکر کیا کہ بک فیئر میں عسکری صاحب صاحب فرینڈ Nofil Jellani کا کچھ بھی میرے ہاتھ نہ لگا۔ میری خوش قسمتی کہ "کتاب محل" اور "عکس" کے

لسٹ میں تھے۔ انہوں نے آگہی بخشی کہ عسکری صاحب ان کے ہاں پائے جاتے ہیں۔ پہلے سے طے شدہ ایک ملاقات کل پر ٹالی اور آج ایک بار پھر ایکسپو سینٹر کا رخ کیا۔ نیت تو یہ کتب خریدنے کی کرکے گئے تھے مگر کتاب محل اور عکس کی عنایت کہ یہ کتب انہوں نے تحفہ پیش کر دیں۔ بہت شکریہ نوفل بھائی

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2869087939781849>

ہم مولویوں کی معصومیت کا اندازہ اس سے لگا لیجئے کہ کتاب ہم اردو زبان میں لکھتے ہیں اور نام اس کا عربی میں رکھ لیتے ہیں۔ اور نام بھی اتنا طویل کہ دمے کا مریض اسے لینے سے گھبرا جائے۔ یہ نام عام طور پر کچھ اس وزن پر ہوتے ہیں "بندوق الفاحشین فی صندوق الصادقین" عام آدمی بیچارہ تو ٹائٹل دیکھ کر ہی اس خیال سے ہاتھ نہیں لگاتا کہ عربی زبان کی کتاب ہے، میرے کس کام کی؟ اردو زبان میں لکھی کتاب کا نام کس طرح رکھا جاتا ہے یہ حضرت تھانوی رحمہ اللہ، حضرت لدھیانوی شہید اور مفتی تقی عثمانی صاحب کی کتب کے نام دیکھ کر سیکھا جاسکتا ہے۔ معصوم مصنفین کی خدمت میں گزارش ہے کہ جس طرح پشتو زبان میں لکھی کتاب کا نام سرائیکی میں نہیں ہوسکتا، بعینہ اردو زبان کی کتاب کا نام بھی عربی میں نہیں ہوسکتا

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2868187839871859>

سمگلنگ کی گنجائش تو کیپٹلزم میں ہے۔ ایشیا لال لال ہو گیا تو علی وزیر کیا کرے گا؟ "سمگلنگ" کی گنجائش تو "کیپٹلزم" میں ہے۔ ایشیا لال لال ہو گیا تو علی وزیر کیا کرے گا؟

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2870115583012418>

سعادت " :::::::::::::: مجھے حاصل بڑی سعادتوں میں سے ایک یہ ہے کہ بچپن سے لے کر اب تک ایک دن "بھی ایسا نہیں گزرا جب وقت کے بڑے اہل اللہ و اہل علم میں سے کسی کی بھی نگاہ شفقت میسر نہ رہی ہو۔ میرے تاج حضرت مولانا علیم الزمان رحمہ اللہ، سسر حضرت مولانا عنایت اللہ خان شہید، اور ماموں حضرت مولانا عطاء اللہ سدوخانی صاحب کی توجہ خاص تو بچپن میں ہی گھر سے نصیب ہو گئی تھی۔ اور یہ میں روایتی توجہ کی بات نہیں کر رہا بلکہ نگاہ خاص مراد ہے۔ بیس برس کی عمر میں حضرت لدھیانوی شہید کی ایسی شفقت کہ پیار سے پنجابی میں "او کاکا !" کہہ کر بلاتے اور حضرت مفتی نظام الدین شامزئی شہید کا پشتو کا "ملنگا" وہ سعادت ہے جس کے آگے دنیا کا ہر اعزاز بیچ ہے۔ یہ بزرگ دنیا چھوڑ گئے تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت مفتی تقی عثمانی صاحب کی توجہ خاص سے یوں نوازا کہ خود حضرت کراچی میں میری بابت لوگوں سے دریافت فرما رہے تھے "یہ رعایت اللہ فاروقی کون ہے؟" اور جب میں پہلی ملاقات کرکے رخصت ہونے لگا اور ان سے دعاء کی درخواست کی تو اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر فرمایا "یہاں سے نکلتی ہیں، یہاں سے" اگلے مرحلے میں استاد محترم احمد جاوید صاحب جیسے درویش کی نگاہ شفقت اور اس سے اگلے مرحلے میں حضرت مفتی منیب الرحمن صاحب کی توجہ خاص وہ سعادتیں ہیں جن پر سجدہ شکر لازم بھی ہے اور ادا بھی ہوتا ہے۔ تین چار روز قبل مفتی صاحب نے فون کرکے دریافت فرمایا "آپ کے کالم کیوں نہیں آرہے؟ آپ خیریت سے تو ہیں؟" عرض کیا "حضرت میں تو ڈاؤن سائز ہو گیا ہوں" "کیوں؟" "حضرت !" "تبدیلی" کی برکات ہیں" اسی موقع پر مفتی صاحب سے ملاقات کا وقت بھی مانگ لیا، اور یوں آج حضرت کی براہ راست زیارت و حصول دعاء کی سبیل پیدا ہو گئی۔ حضرت اور ان کی شفقت میں وہی مناسبت دیکھی جو چاند اور اس کی چاندنی میں ہے۔ کہ اس کی تاثیر پھلوں میں مٹھاس پیدا کرتی ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس چاند کی چاندنی ہمیں ہمیشہ میسر رکھے۔ آمین یا رب العالمین

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2869809429709700>

لال لال احق " :::::::::::::: پاکستان وہ ملک ہے جہاں کرائے پر صرف مکان، سواری اور زمین ہی نہیں ملتی بلکہ صحافی، ادیب، شاعر، شیخ الاسلام، قائد اور تحریکیں بھی دستیاب ہوجاتی ہیں۔ کرائے پر دستیابی کا یہ رجحان اس قدر عام ہے کہ جب بھی کوئی آواز یکاپیک غیر معمولی توانائی اختیار کرتے دکھتی ہے ہر جانب یہ سوال کھڑا ہوجاتا ہے "اس کے پیچھے کون ہے؟" اور کمال دیکھنے کہ 99 فیصد کیسز میں مالک مکان کی طرح "مالک تحریک" برآمد ہو ہی جاتا ہے۔ ہمارے ہاں مقامی و غیر مقامی این جی اوز کی بھرمار بھی اسی "کرایہ داری نظام" کا شاخسانہ ہے۔ سبب اس کا یہ ہے کہ ہم نے بودوباش کا معیار تو بہت بلند طے کردیا ہے جبکہ اس کے تقاضے پورے کرنے والے ذرائع یعنی قوت خرید پیدا کرنے والا روزگار باسانی میسر نہیں۔ جب زندگی کا کوئی بھی شعبہ ایسا نہیں جس سے کرائے دار دستیاب نہ ہوجاتے ہوں تو وہ طالب علم اس لعنت سے کیسے محفوظ رہ سکتے ہیں جن کا والدین سے سب سے بڑا جھگڑا ہی "جیب خرچ" کا رہتا ہے۔ لاہور سے اٹھنے والی طلبہ کی "لال لال" آواز بھی وہی پراسرار تقویت لئے نظر آئی جس پر چونک کر سب پوچھنے لگتے ہیں "اس کے پیچھے کون ہے؟" یہ سوال سب کی طرح میرے بھی ذہن میں آیا۔ جواب کی تلاش میں نکلا تو ایک فون 80 کی دہائی کی طلبہ تحریکوں کو قریب سے دیکھنے والے نعمان لاری کو بھی کیا۔ نعمان لاری کا تعلق کراچی کی ایسی فیملی سے ہے جو نہ صرف مضبوط تعلیمی پس منظر رکھتی ہے بلکہ اس فیملی کے بیشتر افراد صحافت سے اعلیٰ سطحی وابستگی رکھتے ہیں۔ میں نے نعمان لاری سے پوچھا "اس لال لال کے پیچھے کون ہے؟" وہ بولے تو تجربہ سر چڑھ کر بول رہا تھا "ارے بھئی ان کو لانچ کرنے والے تو کوئی پرلے درجے کے احق ہیں" "وہ کیسے؟" "دیکھئے ! الطائف حسین راتوں رات تھوڑی بن جاتا ہے۔ اس کے لئے ہوم ورک کرنا پڑتا ہے، زمین ہموار کرنی ہوتی ہے، ماحول اور ویل کیلکولیٹڈ بیانہ بنانا پڑتا ہے" "ہوسکتا ہے لال لال کے پیچھے بھی کوئی طویل ہوم ورک اور محنت موجود ہو !" "وہ تو صاف نظر آگیا نا کہ اس کے پیچھے کوئی ہوم ورک اور مضبوط منصوبہ بندی نہیں ہے" "وہ کیسے؟" "وہ یوں کہ اس قسم کی تحریکوں کے اصل مقاصد شروع میں چھپا کر رکھے جاتے ہیں۔ شروع میں تو ون پوائنٹ ایجنڈا سامنے لایا جاتا ہے، اور وہ ون پوائنٹ اتنا طاقتور ہوتا ہے کہ سب اس کی جانب متوجہ ہوجاتے ہیں۔ مثلاً الطاف حسین کا ون پوائنٹ یہ تھا

کہ مہاجروں کے ساتھ امتیازی سلوک ہو رہا ہے، انہیں ان کے حقوق نہیں دئے جا رہے۔ یہ ایک پوائنٹ اتنا پرکشش تھا کہ بہت بڑی تعداد کے تو دلوں کی آواز تھا۔ چنانچہ لوگ کھچے چلے آئے۔ جب لوگ جمع ہو گئے تو پھر بندریچ چمپے مقاصد بھی ظاہر کرنے شروع کر دئے گئے، جس میں دو تین سال لگے "کیا لال لال کے حوالے سے ایسا نہیں؟" "نہیں ہے نا ! وہ تو اپنا پورا ایجنڈا ہی پہلے روز کھول کر بیٹھ گئے ہیں۔ ابھی لوگ جمع ہی نہیں ہوئے اور یہ لالچنگ سٹیج پر "قانون توہین رسالت" کے خلاف کتبے اٹھا لائے، صرف یہی نہیں بلکہ لالچنگ لاہور میں ہو رہی ہے اور ایک صاحب اردو کے خلاف تقریر کر جاتے ہیں۔ اردو تو کبھی غفار خان اور ولی خان کا بھی مسئلہ نہیں رہی۔ آپ کو اردو سے تکلیف ہے تو کیا آپ لاہور میں پنجابی سے پنجابی زبان میں بات کریں گے ؟ یا آپ پشتو بولیں گے اور وہ پنجابی ؟ عجیب احمق لوگ ہیں انہیں لانچ کرنے والے" "قانون توہین رسالت اور لال لال کا آپس میں کیا ممکنہ جوڑ ہوسکتا ہے ؟" "ایک ٹکے نہیں۔ یہ قانون ختم کروانا تو امریکی ایجنڈا ہے۔ مارکس ازم، کمیونزم یا سوشل ازم کا اس سے کیا تعلق ؟ یہ عجیب احمقانہ آواز ہے جو نعرہ تو لال لال کا لگاتی ہے اور ایجنڈے میں امریکی اہداف شامل ہیں۔ اور اردو کے خلاف کی گئی تقریر تو اس سے بھی بڑی حماقت ہے" "وہ کیسے ؟" "ایک تو یوں کہ چلے ہیں آپ ایشیا کو لال لال کرنے اور حملہ ایشیا کی تین بڑی زبانوں میں سے ایک پر کر رہے ہیں، جو پاکستان کی قومی زبان بھی ہے۔ آپ خیبر پختون خوا سے باہر کے لوگوں سے کس زبان میں بات کریں گے بھئی؟۔۔۔۔۔ آپ کو ان کی ایک اور حماقت بتاؤں؟" "جی ضرور" "تقریر اردو کے خلاف فرما رہے ہیں اور پروگرام میں جو نظم پڑھی گئی وہ ایک بہاری شاعر کی ہے" "آپ یہ حماقتیں ان کی لانچنگ کرنے والوں کے کھاتے میں ڈال رہے ہیں۔ کس نے لانچ کیا ہے انہیں؟" "مجھے نہیں معلوم، لیکن جس درجے کی حماقتیں ظاہر کی گئی ہیں، انہیں دیکھتے ہوئے یہ یقین سے کہا جاسکتا ہے کہ یہ چند دن میں لانچنگ کرنے والے بھی اپنی احمقانہ حرکتوں سے ظاہر کر دیں گے" "نعان لاری سے اس گفتگو کے بعد میں نے لانچنگ کرنے والوں کے ظاہر ہونے کا انتظار شروع کیا ہی تھا کہ اگلے روز عروج وزیر علی وزیر کی بغل میں کھڑی نظر آگئی۔ علی وزیر اور اس کے ساتھی گالی کسے دیتے ہیں اور "بابا" کسے کہتے ہیں، یہ کوئی سربستہ راز نہیں۔ سو یہ لال لال احمق کہیں۔ ہیں۔ اور۔ کس۔ کہے۔ ہیں۔؟ یہ بھی۔ لال۔ کہیں۔ رہے۔ نہیں۔ رہے۔

#####

سچ۔ ک۔ قلندہ" :::::::::::::: گھر۔ کی۔ گھٹی۔ بجی۔ گیڈ۔ پر۔ گیا۔ لو۔ لوط۔ تو۔ میں۔ غل۔ خطے۔ سے۔ بلور۔ آجک۔ تہ۔ میں۔ نے۔ اس۔ سے۔ پوچھا۔ "کون۔ تھا۔ ؟" "گشت۔ پر۔ نکلے۔ تبلیغی۔ ہیں۔" "کیا۔ کہا۔ انہوں۔ نے۔ ؟" "پوچھا،۔ ابو۔ ہیں۔ گھر۔ پر۔ ؟" "تم۔ کیا۔ بتایا۔ ؟" "میں۔ نے۔ بتایا،۔ نہا۔ کر۔ نکلے۔ ہیں۔" "تم۔ نے۔ ایسا۔ کیوں۔ کہا۔ ؟ جاؤ۔ ان۔ سے۔ کہو۔ کہ۔ غلط۔ فہمی۔ ہوگئی۔ تھی،۔ ابو۔ یہاں۔ نہیں۔ بجے۔ عثیق۔ سوسائٹی۔ میں۔ بجے۔" "مجبے۔ حیت۔ سے۔ تک۔ پڑ۔ بلور۔ گیا۔ لو۔ انہی۔" "ہوست۔" بلد۔ بظ۔ کر۔ ولس۔ مگر۔ حیرت۔ بدستور۔ اس۔ کی۔ آنکھوں۔ میں۔ تھی۔ میں۔ نے۔ پاس۔ بلایا۔ اور۔ پوچھا۔ "میں۔ تمہارا۔ ابو۔ ہوں۔ ؟" "نہیں۔" "کیا۔ لگتا۔ ہوں۔ تمہارا۔ ؟" "تایا۔" "بس۔ تو۔ یہ۔ سبق۔ اچھی۔ طرح۔ سیکھ۔ لو۔ کہ۔ آئندہ۔ جب۔ بھی۔ تبلیغی۔ پوچھیں۔ کہ۔ ابو۔ ہیں۔ گھر۔ پر۔ ؟ تو۔ سچ۔ بتا۔ دیا۔ کرو۔ کہ۔ ابو۔ عثمانیہ۔ سوسائٹی۔ میں۔ ہیں۔ جب۔ وہ۔ تم۔ سے۔ ابو۔ کے۔ بارے۔ میں۔ پوچھ۔ رہے۔ ہیں۔ تو۔ انہیں۔ اطلاعات۔ تایا۔ کی۔ کیوں۔ دیتے۔ ہو۔ ؟۔ سچ۔ بولا۔ کرو،۔ تمہیں۔ سچ۔ کا۔ ثواب۔ ملے۔ گا۔ اور۔ میری۔ ان۔ سے۔ جان۔ بچ۔ جایا۔ کرے۔ گی۔ خبردار۔ جو۔ جھوٹ۔ بولا۔ ! 😊 (میرا۔ بھتیجا۔ سعد۔ ہمارے۔ ساتھ۔ رہتا۔ ہے۔ :-)

#####

اظہار افسوس : : : : : "سر آپ نے چوآن کی پٹائی والی ویڈیو دیکھی؟" "جی دیکھی" "سر افسوس ہوا آپ کو؟" "جی ہاں ، بہت زیادہ" "تو سر آپ نے اس پر پوسٹ کیوں نہیں کی؟" "نہیں کر سکتا، مجبوری ہے" "کیا مجبوری ہے سر؟" "نہیں بتا سکتا" "اداروں کے طرف سے کوئی تھریٹ ہے؟" "او نہیں بھئی !" "تو پھر؟" "آپ رہنے دیجئے نا" "سر اس کا تو سیدھا سا مطلب ہے کہ آپ کو اس کے پٹنے کا کوئی افسوس نہیں" "قسم لے لیجئے، جو دیکھا اس پر بہت افسوس ہوا" "پوسٹ میں نہیں تو یہاں انیکس میں ہی اظہار افسوس کر لیجئے" "ہاں یہ کر سکتا ہوں، مگر آپ نے کسی کو بتادیا تو؟" "نہیں بتاؤں گا، آپ کو اس میں افسوس کے جتنے پہلو نظر آئے ہیں، سب بتا دیجئے پلیز !" "زیادہ پہلو نہیں ہیں بس ایک ہی ہے" "انسانیت کا؟" "قلعہ نہیں" "تو پھر کیا ہے سر؟" "بس اس بات کا بہت دکھ ہوا کہ صرف وکیلوں نے کیوں بیٹھا۔ بندہ تو وکیلوں اور ان کے منشیوں، ڈاکٹرز اور ان کی نرسز، سب سے پٹنے لائق ہے"

#####

فیض صاحب کے ساتھ "کلچر" کے حوالے سے ہونے والی یہ گفتگو ہر صاحب قلم کو سننی چاہئے۔ اس سے جہاں آپ کو کلچر کے حوالے سے بہت کچھ سیکھنے کو ملے گا۔ وہیں آپ کو یہ بھی نظر آجائے گا کہ کلچر کے حوالے سے "پاکیزگی" کے جس تصور پر ہمیں "ملا" کی بھیتی کا سامنا کرنا پڑتا ہے وہ فیض صاحب کے ہاں بھی پوری قوت کے ساتھ پایا جاتا ہے۔ اور اس سے بھی زیادہ دلچسپ بات یہ کہ اس گفتگو کے تمام شرکاء جو سب کے سب اس عہد کے دانشور ہیں "بیرونی کلچر کی بلغار" کو ایک چیلنج اور ناقابل قبول چیز سمجھتے ہیں۔ خود فیض صاحب اس کا تدارک یہ پیش فرما رہے ہیں کہ "ہمیں اپنا ثقافتی پیالہ پر کرنا ہوگا، ورنہ خالی جگہ بیرونی بلغار پر کردے گی" یہ گفتگو سننے کے بعد آپ ایک نگاہ لمحہ موجود کے دانشوروں پر ڈالیں تو یہ المیہ بالکل واضح ہو جائے گا کہ فیض صرف رحلت نہیں فرما گئے بلکہ "کوچ" بھی کرچکے ہیں۔ آج کی تاریخ میں فیض صاحب بھی لعل شہباز قلندر اور بابا فرید کی طرح صرف "میلے" کی جنس بن کر رہ گئے ہیں۔ جہاں تک ان کی "تعلیمات" کا تعلق ہے تو اس سے خود "مگہ فیض" کے متغیٰ بھی منحرف ہوچکے۔

#####

تحائف اور فیس بک : : : : : ہمیں عام زندگی میں جب کوئی تحفہ ملتا ہے تو ہم دینے والے کا شکریہ بھی ادا کرتے ہیں اور اپنے عزیزوں اور دوستوں کے سامنے اس کا اظہار بھی کر دیتے ہیں کہ فلاں نے یہ تحفہ دیا ہے۔ سوشل میڈیا لائف چونکہ عام زندگی کے متوازی چلتی ایک سائبر لائف ہے تو اس لائف سے وابستہ احباب بھی جب کوئی تحفہ دیتے ہیں۔ اسے۔ سائبر۔ فیس۔ کے ساتھ شیئر۔ کرکٹ۔ ہیں۔ جس۔ کد۔ مقدس۔ لفظ۔ شکر۔ کے سوا کچھ نہیں۔ ایک عجیب طرح کا رویہ مسلسل یہ دکھنے میں آ رہا ہے کہ جب بھی کسی دوست کا تحفہ وال پر شیئر کیا جائے، فوراً ہی کچھ ماہرین اس پوسٹ پر کود کر یہ انکشاف کرنا اپنا فرض سمجھ لیتے ہیں کہ جو چیز آپ کو بھیجی گئی وہ اچھی والی نہیں، اچھی والی تو فلاں کمپنی کی ہے۔ یہ رویہ اس قدر عام ہے کہ دو تین روز قبل ڈھوڑے کے حوالے سے اظہار تشکر کی پوسٹ کی تو پوسٹ کرتے ہی اہلیہ کو یہ کہہ کر ساتھ بٹھا لیا کہ "دیکھ لینا ابھی کوئی نہ کوئی یہ انکشاف کرے گا کہ یہ تو اچھا والا ڈھوڑا نہیں ہے" اور غضب دیکھنے کے پہلا ہی کمٹس یہ آگیا کہ سب سے اچھا ڈھوڑا تو فلاں کا ہے۔ دست بستہ عرض ہے کہ اگر آپ اس طرح کے کمٹس "ماہرانہ رائے" سمجھتے ہیں تو میں آپ کو یقین دلانا ہوں کہ یہ کوئی ماہرانہ رائے نہیں بلکہ بڑے درجے کی بدتمیزی اور بد اخلاقی ہوتی ہے۔ اپنے اس طرح کے کمٹس کے ذریعے آپ تحفہ بھیجنے والے کو شرمندہ کرنے کی کوشش کر رہے ہوتے ہیں۔ دوسری گزارش یہ ہے کہ کبھی بھی کسی شخص کو اس کی کمٹس بار پر کوئی چیز آفر مت کیا کیجئے۔ اسے شو مارنا کہتے ہیں اور اس کے نتیجے میں خود آپ کے حوالے سے برا تاثر قائم ہوتا ہے۔ ایسا شخص اگر کبھی انیکس آ کر بھی تحفے کے لئے ایڈریس طلب کرتا ہے تو میں کسی صورت نہیں دیتا۔ تحفہ دینے اور لینے کا یہ قاعدہ یاد رکھئے کہ اس کا "ڈھول" پینٹا لینے والے کے ذمہ ہے، دینے والا جب خود اس کا ڈھول گلے میں ڈال لیتا ہے تو لینے والا ایسے تحفے پر تین حرف بھیجنا زیادہ مناسب۔ سمجھتے ہیں۔

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2876719305685379>

اس بچے کے لئے دعاؤں کی دردمندانہ درخواست ہے

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2879568545400455>

اگر نفسیات پر لکھی گئی کتب بھی میں نے ہی پتائی ہیں تو "گوگل" بے روزگار نہیں ہوجائے گا؟ کسی بھی نئے موضوع میں گھسنا مشکل ہوتا ہے کیونکہ دروازہ نظر نہیں آ رہا ہوتا۔ ایک بار آپ داخل ہوجائیں تو اس کے سارے کونے کھدے خود ہی سامنے آنے لگتے ہیں۔ آپ ایشیائی ہیں اور مسلمان ہیں تو یقیناً "یہودی سازش" سے بخوبی آگاہ ہوں گے۔ سازش کے لئے بہترین دماغ اور نفسیاتی مہارت درکار ہوتی ہے۔ دماغ اور اس سے وابستہ نفسیاتی مہارت کے معاملے میں سگمنڈ فرائیڈ کی حیثیت دروازے کی ہے۔ یہ بڑا ہی پلید قسم کا بندہ ہے مگر نفسیات کے باب میں اسے نظر انداز کیا ہی نہیں جاسکتا۔ لہذا جوں ہی آپ اس کا سب کچھ سیکھ چکیں تو بے شک فتویٰ داغ کر اسے رجم کردیجئے جس کے لئے اس کا یہودی ہونا ہی کافی ہے۔ یہ بات البتہ ذہن میں رکھئے کہ اس کے بہت سے نظریات علمی طور پر غلط ثابت ہوجکے ہیں، لہذا اس کی کبھی ہر بات قبول کرنے والی نہیں۔ ایک ضروری احتیاط یہ کیجئے گا کہ خواتین کے سامنے اس کا تذکرہ چھیڑنے سے گریز کیجئے کیونکہ یہی وہ خبیث ہے جس نے فرمایا ہے "عورت نامکمل مرد کا نام ہے" نفسیات کے باب میں جنسیت اس کا سپر فیوریٹ گوشہ ہے۔ سو دھوتی باندھ کر اس کی کتب پڑھنے سے گریز کیجئے گا :-) نفسیات کے معاملے میں بہت سنجیدہ اور خیرخواہانہ جذبوں کا مالک ڈیل کارنیگی ہے۔ اس کی کتب کی اہمیت کا اندازہ اسی سے لگا لیجئے کہ اکثر اردو میں ترجمہ ہوجکی ہیں۔ اگرچہ نفسیات کا دروازہ فرائیڈ ہے مگر آپ اس موضوع میں داخل ڈیل کارنیگی کی کھڑکی سے ہوکر فرائیڈ کے دروازے سے نکل جائیں تو زیادہ مناسب ہوگا۔ ان دو کے بعد نفسیت کے دیگر ملہین۔ تک لپہ خود ہی پہنچ جائیں گے۔

#####

<https://web.facebook.com/Riayat.Farooqui/posts/2879321965425113>

عالم دین کے پاس تین چیزوں کا علم ہونا ضروری ہے۔ * دین کا علم * انسان کا علم * دنیا کا علم مطابقت اس کی یہ ہے کہ چونکہ رہنمائی دینی و شرعی امور کی کرنی ہے لہذا اس کا علم ہونا ضروری ہے۔ ہم نے یہ چلن عام دیکھ رکھا ہے کہ لوگ اولاً داعی بن جاتے ہیں اور جب کچھ عرصے بعد دیکھتے ہیں کہ اب دین کی نسبت سے ایک معقول تعداد بات سننے لگی ہے تو فوراً فقیہ کے منصب پر جلوہ افروز ہوجاتے ہیں۔ لہذا پہلا تقاضا تو یہ ہے کہ دین کا علم بھی موجود ہو۔ چونکہ دینی رہنمائی انفرادی و اجتماعی دونوں حوالوں سے انسان کو مہیا کرنی ہے لہذا لازم ہے کہ انسان اور انسانی نفسیات دونوں کا اچھی طرح علم ہو۔ قرآن مجید کی آیت "ادع الی سبیل ربک بالحکمة و الموعظة الحسنہ و جادلہم بالتی ہی احسن" پر تب تک عمل ممکن ہی نہیں جب تک انسانی نفسیات کا علم نہ ہو۔ اور چونکہ انسان کو دینی رہنمائی اس کی اس دنیا کی زندگی۔ اللہ۔ لہ۔ لہ۔ کے رسولی۔ صلی۔ اللہ علیہ وسلم۔ کے تابع رکھنے کے لئے مہیا کی۔ جانی۔ ہے جس۔ میں۔ ہم۔ جی۔ ہے۔ لہذا جس زمانے میں ہم کھڑے ہیں اس زمانے کی دنیا کا اچھی طرح علم ہونا ضروری ہے۔ اگر دنیا کا ہی علم نہ ہوگا تو "دنیاوی زندگی دین کے مطابق گزارنے" کی رہنمائی کیسے مہیا کی جاسکے گی؟ ہمارے معاشرے میں عالم دین اور عام آدمی کے مابین پیدا ہونے والے فاصلے میں بنیادی کردار اسی چیز کا ہے کہ بیشتر علماء کے پاس دین کا علم تو ہے مگر انسان اور دنیا کے علم میں وہ پیچھے رہ گئے ہیں۔ اس کے نتیجے میں جو خلا پیدا ہوا ہے اسے پھر وہ نام نہاد داعی پر کرنے کی کوشش کرتے ہیں جن کے پاس انسان اور دنیا کا علم تو عالم دین۔ سے۔ زیادہ ہے مگر۔ خود ہیں۔ کے علم۔ سے۔ کوڑے۔ ہیں۔